ماہنامہ
نعت
لاہور
سرکار دی سیرت

جلد ۹ جون ۱۹۹۶ء شمارہ ۶

سرکار ﷺ دی سیرت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود
مشیرِ خصوصی: چوہدری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ
ڈپٹی ایڈیٹر: شہناز کوثر
اظہر محمود
مینیجر: اختر محمود

قیمت ۱۵ روپے (عام شمارہ)
۶۰ روپے (اشاعتِ خصوصی)
۲۰۰ روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے: ۱۰۰ ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر۔ جیم پرنٹرز۔ لاہور
پبلشر: راجا رشید محمود
کمپیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر
خطاط: منظر رقم
بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید۔ بک بائنڈنگ ہاؤس ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل۔ مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ
فون ۷۴۶۳۶۸۴ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

مقالۂ خصوصی

تحریر : رفیق احمد باجواہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ الملک

"لَا تَقرَبَا ھٰذِہِ الشَّجَرَۃَ" کے حُکمِ الٰہی کے باوجود کارِ ابلیس کارگر ہُوا' تو انسانیت فُرقتوں کے کرب میں گرفتار اور قُربتوں کے حصول کے لئے بے قرار ہوکر' ایک انتہائی طویل جدّوجُہد و کشمکش میں مبتلا ہوگئی۔ وہ کائنات جو وقت اور فاصلے کی پابندیوں کی نظم کی ہوئی تھی' ان پابندیوں سے ماورا تخلیقات سے آگاہ نہ رہی۔ اور انھی دوریوں اور نادانیوں نے توحید کی تخلیق کو خود تراشیدہ بُتوں اور اَن دیکھے مفروضی خداؤں کی پرستش پر لگا دیا۔ عبادت اطاعت کی بجائے محض پُوجا بن کر رہ گئی۔ خود آئی نے خدائی کا رُوپ دھار لیا۔ اور انسان اس حقیقت کو فراموش کرکے کہ جسے دیکھا نہ ہو' اس کا تصوُّر ممکن نہیں ہوتا' اپنے ادھورے تصوُّر کے سامنے ہاتھ باندھ کر اور آنکھیں بند کرکے اپنے سوالوں کا آپ ہی جواب دینے لگ گیا۔

آسمانی کتابوں اور پیامبروں کے نزولِ کے باوجود انسان نہ نظمِ کائنات سے کماحقہٗ آگاہ ہُوا' نہ فُرقتوں کے لئے کائناتِ حشر کی قُربتیں مہیا کرسکا۔ بالآخر وقت اور فاصلوں کی پابند کائنات کے نظم میں برپا سوز' اور وقت اور فاصلوں سے آزاد اور ماورا کائنات سے نور' کی آمیزش سے ایک ایسی ہستی ﷺ وجود میں لائی گئی جس کے وجود کی نوعیت عام انسانوں سے اس طرح مختلف تھی کہ اگر سوز اور نور کی آمیزش جو اُس کے بدن پر وارد کی گئی' کسی پہاڑ پر وارد ہوتی تو وہ ریزہ ریزہ ہوکر رُوئی کے گالوں کی طرح اُڑ گیا ہوتا۔
اسی سوز کو قرآن کی زبان میں رمضان اور اسی نور کو اسی زبان میں جبریل کہا گیا ہے۔

اس وحی کے حامل ﷺ نے فرمایا: میں تمھاری ہی طرح سے ایک بشر ہوں۔ فرق یہ ہے کہ میرا جسم وحی کا حامل ہے مگر تمھارا نہیں۔ یہ فرق کوئی معمولی فرق نہیں۔ یہ فرق تخلیقی فرق ہے۔ اگرچہ آج کی دنیا اجسام کے حرارت اور بجلی کے موصل و غیر موصل سے اچھی طرح آگاہ ہے۔ لیکن یہ راز ابھی تک پنہاں ہے کہ وجودی طور پر سوز
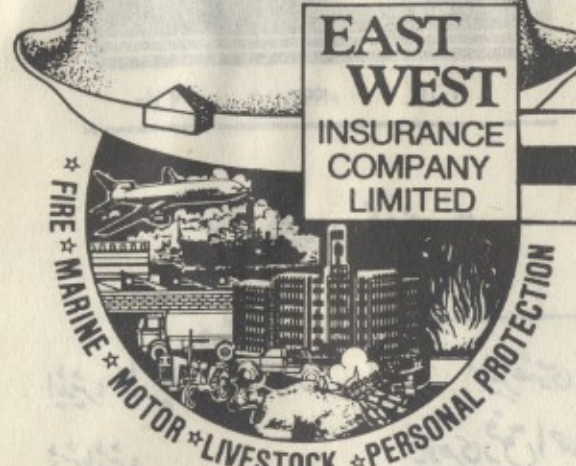
اور نور کی اصل بھی توحید ہی پر ہے۔ نور کے اپنے اجزائی خصائص و مدارج ہیں۔ جو ایک منزل پر سوز کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ نور کے تخلیقی قوٰی ہیں جو نظامِ ربوبیتِ کائنات میں ملائکہ کہلواتے ہیں۔ جان دار خاکی تخلیقات میں سے بعض، سوز اور نور کے امتزاج کے متحمل نہیں ہیں اور جس جسم میں سوز اور نور کے امتزاج سے یہ رو گزر کر زمین میں چلی جائے، وہ بھسم ہو جاتا ہے۔ اور جس جسم میں یہ رو سرکٹ ہو جائے، وہ منور ہو جاتا ہے۔ اور ہر کوئی جانتا ہے کہ نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ بجلی کا تار منور نہیں ہوتا بجلی کا بلب منور ہوتا ہے۔

نور کی رفتار سے آج کا انسان حتی الوسع اور حسبِ مقدور آگاہ ہو چکا ہے۔ اور سوز کی اس طاقت سے بھی جو خلاؤں کو عبور کر جاتی اور خلاؤں سے خلاؤں میں داخل ہو جاتی ہے۔ وقت اور فاصلوں پر کامیاب گرفت کے لئے سوز و نور کا یہ امتزاج رسولِ اکرم ﷺ پر پہلی وحی کے لئے استعمال کیا گیا۔ چنانچہ پہلی وحی کے نزول پر ہی چشمِ رسول ﷺ اور لوحِ محفوظ میں اتنا فاصلہ رہ گیا، جتنا کتاب پڑھتے وقت کتاب اور قاری میں ہوتا ہے۔ "اِقرأْ" لکھے ہوئے کو پڑھنے کو کہتے ہیں، اور کتاب ہمیشہ تحریر شدہ ہوتی ہے۔

ہر تخلیق کے رب کا ایک اسم ہوتا ہے۔ اس اسم سے قلبی و ذہنی پرورش حاصل کی جائے تو وہ رب جو ایک لوتھڑے سے انسان جیسی عظیم تخلیق وجود میں لا سکتا ہے۔ ایک اُمّی کو لکھا ہوا پڑھا بھی سکتا ہے اور قلم کے ذریعہ نامعلوم کو علم میں لا بھی سکتا ہے۔ اور انسان کو علم حاصل کرنے کا وہ طریقہ اور سلیقہ بھی بتا سکتا ہے جو انسان اِس سے پہلے نہیں جانتا تھا۔ "علم الاسماء" جو حضرت آدمؑ کو عطا ہوا، اس نے فرشتوں تک کو یہ تسلیم کر لینے پر مجبور کر دیا کہ ہمیں ہرگز علم نہیں۔ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا علم کے حصول کا وہی ذریعہ بڑے خوبصورت اختصار کے ساتھ پہلی وحی میں بیان ہوا۔

چنانچہ جس پہلے انسان کو جنّت سے زمین پر بھیجا گیا تھا، وقت اور فاصلے پر عبور عطا کر کے اُسی کی اولاد کے لئے آخری رسول ﷺ کو جنّت کی طرف دوبارہ بلائے جانے کے لئے راہ ہموار کر دی گئی۔ اور بالآخر معراج النبی ﷺ کے دوران وقت اور فاصلے کو شکستِ فاش ہوئی۔ اور رحمتؐ للعالمین نے عالمین کی سیاحت کے دوران عرشِ الٰہی تک کے نظارے کئے۔ اور اللہ نے تمام فاصلے اتنے مختصر کر دیئے کہ واپس آئے تو

ابھی دروازے کی زنجیر ہل رہی تھی اور بستر ابھی تک گرم تھا۔ اور قُربت کا یہ عالم ہوا کہ رُوبرو بھی ہوئے اور ہم کلام بھی۔

وقت اور فاصلے پر عبور وصفِ الٰہی ہے۔ وہ ہر تخلیق کو دیکھ بھی رہا ہے اور آواز کی ہر تخلیق کو سُن بھی رہا ہے۔ آواز جو وجہِ تخلیقِ کائنات بھی ہے اور وجہِ قیامِ قیامت بھی۔ ہمہ وقت دیکھنے اور سننے کا یہ نظام اگر کائنات میں موجود نہ ہوتا تو انسانوں کی آج کی ایجادات وجود میں نہ آئی ہوتیں۔ کائنات کی موجودات کے سہارے کسی بھی مقام پر بولتے ہوئے انسان کی آواز دوسرے مقامات پر سنی جا سکتی ہے۔ کوئی بھی حرکت کرتا انسان دنیا میں دیگر مقامات پر دیکھا جا سکتا ہے۔۔۔۔ تو یہ نظام لازماً کائنات میں اس کے خالق نے قائم کر رکھا ہے، انسانوں نے صرف اسے دریافت کیا ہے۔ ابھی تو کائنات میں یہ نظام بھی ایک دن دریافت ہو گا کہ بینائی ضائع ہو جانے کے باوجود انسان دوسرے انسانوں کو، فاصلوں سے قطعِ نظر، نہ صرف دیکھ سکے گا، بلکہ ایک انسان فاصلوں کے باوجود دوسرے انسان کی خوشبو بھی محسوس کرے گا۔ دیدۂ یعقوبؑ اور قمیصِ یُوسُفؑ کا بیان محض زیبِ داستان نہیں، بیانِ حقائق ہے، اور کائنات کے نظام میں ایک بڑے مخفی راز کا بیان ہے۔ اولاد کی دید والدین کی بینائی کی معاون ہوتی ہے۔ اولاد کو نورِ چشم لقب کرنے میں ایک حقیقت مخفی ہے، یہ محض محاوراتی ترکیب نہیں، نہ کوئی شاعرانہ مبالغہ ہے۔

آج کے مسلمانوں کی دانش کے لئے قرآنِ پاک کا ایک ایک لفظ تدبُّر و تفکُّر کا راہ نما ہے۔ مسلمانوں کے علمی راہ نما آسمانوں سے بھی ورے، خلاؤں اور فضاؤں کی سیر کر آئے۔ آج کے مسلمان نے عرشِ الٰہی کو ایک تخت پوش کی سی تصوُّراتی جسامت دے رکھی ہے۔ مگر انسانوں نے اس علم سے کتنا فیض حاصل کیا ہے، کتنے بے شمار رازہائے کائنات سے آگاہی حاصل کی، آج کا انسانی علم اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

روزِ تخلیقِ آدم سے لے کر نزولِ قرآن تک کی بے شمار صدیوں کے دوران علمی حصول اور گزشتہ فقط چودہ صدیوں میں حاصل کئے علم کا تقابُل عظمتِ قرآن کے منکروں پر بھی واضح کر دے گا کہ "علم القرآن" سے خالقِ کائنات کی مراد انسانوں پر مخفی رازہائے کائنات افشا کرنا تھا۔ آشکار کرنا تھا کہ یہ راز جانے بغیر خلافتِ الٰہی کا حق ادا ہوتا ہے، نہ تسخیرِ کائنات امکانی ہوتی ہے۔

انسانوں نے اپنی عقلِ نامکمل و فانی کو دانشِ کامل پر حاوی کرنے کی کوشش میں، ماضی میں کیا کیا مصائب انسانوں کے لئے مرتب نہ کئے۔ اور آج کا انسان رازہائے کائنات سے آگاہی کو انسانیت کی ہلاکت کے لئے مؤثر کر کے کس صورتِ حال کو ترتیب دے رہا ہے۔ اگرچہ یہ غور طلب امر ہے تاہم تفصیل کسی اور وقت مناسب رہے گی۔

اللہ تعالیٰ کسی وقتی وقفے یا فاصلے کا نہ محتاج ہے، نہ پابند۔ اللہ ہر انسان کی شہ رگ کے قریب ہے۔ ہر جگہ ہر گھڑی موجود ہے۔ سمیع ہے۔ بصیر ہے۔ مُجیب ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ جب یہ فرما رہے تھے تو دراصل وہ رازِ کائنات بیان فرما رہے تھے جس کو دریافت کر کے انسانوں نے ریڈیو، ٹیلی وژن، براڈکاسٹنگ سٹیشن اور ریسیونگ سیٹ ایجاد کئے۔ اور یہ راز افشا کر دیا کہ تمہاری پہلی چیخ سے لے کر آخری ہچکی تک نظامِ کائنات میں گویا تمہاری ویڈیو کیسٹ تیار ہو رہی ہے۔ تمہارے ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضا تم پر یوں گواہ ہوں گے کہ تم انکار نہ کر سکو گے۔

نظامِ کائنات اور حیاتِ انسان میں اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں۔ وہ عالمین کا رب ہے۔ جس کا ایک امر ہر انسان میں موجود ہے۔ قرآن ہر انسان کے اندر موجود امرِ رب یعنی اس کی روح، کی زبان میں ہے۔ قرآن کی آیات تدبّر و تفکّر و اطاعت کی طالب ہیں۔ قرآن ایک ذریعہ ہے انسانی زندگی کے نظام اور کائنات کے نظام کو ہم آہنگ کرنے کا۔ کائنات ابھی زیرِ پرورش بھی ہے اور زیرِ تکمیل بھی۔ انسان فرقتوں کے کرب کا مارا ہوا ہے اور اس کی آج تک کی تمام ایجادات وقت اور فاصلے پر عبور حاصل کرنے کی کاوش کی مظہر ہیں۔ انسان کے اندر اس کی روح نہ صرف قرآن کی لغت بلکہ اس کی دانش و حکمت کو بھی ایک بہترین حساب دان کی طرح ترتیب دیئے ہوئے ہے۔ یہ امرِ رب اگر عکس رہے تو روح ہے۔ معکوس ہو جائے تو حُور ہے۔

انسانیت پر کسی کا اس سے بڑا احسان اور کیا ہو گا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب معراج کے تمام مرحلے طے کر لئے تو عرض کی۔ میرے اللہ! تو نے جس طرح میرے اور اپنے درمیان وقت اور فاصلے کو ختم کیا، میری امت پر بھی یہی کرم فرما۔ مجھے مؤمنین کے معراج کے طریقہ سے بھی آگاہ فرما۔ چنانچہ صلوٰۃ عطا ہوئی ـــــ کہ لو، ہر مومن صلوٰۃ گزار کو ہم اس حق سے نوازتے ہیں کہ وہ دورانِ قیام ہم سے صیغۂ حاضر متکلّم میں گفتگو

کر لے۔ لو! سورۃ الفاتحہ کی بارہا دُہرائی ہوئی سات آیات کے تکلّم سے سات رنگ پیدا ہوں گے۔ جو مجتمع ہو کر روشنی بن جائیں گے۔ روشنی بھی وہ جو راہ نما بھی ہو اور ہادی بھی۔

آج کا انسان اس دانش سے بھی آگاہ ہے۔ کہ آواز یعنی "کُن" اصولِ تخلیق ہے۔ آواز سے رنگ پیدا ہوتے ہیں اور رنگوں سے آواز۔ اور یہ کہ روشنی کے سات رنگ ہوتے ہیں، اندھیرا بے رنگی کا دوسرا نام ہے۔ اللہ اور انسان کے مابین ایک مستقل رابطہ ہے: "تم میرا ذکر کرو، میں تمہارا ذکر کرونگا۔" شرط یہ ہے کہ ناشکرے یا منکر نہ ہو جانا۔ انسان اگر ناشکرا اور منکر ہو جائے تو یہ رابطہ منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر دو طرفہ منقطع نہیں ہوتا۔ حیف اس انسان پر جس کی اللہ تو سن رہا ہو، مگر وہ اللہ کی نہ سن رہا ہو، بہرہ بھی ہو چکا ہو اور اندھا بھی۔

اہلِ ذکر جانتے ہیں کہ دعا کسی غیر موجود، غیر حاضر، یا بہت دور موجود ہونے والے سے نہیں کی جاتی۔ یہ تو نزدیکیوں کی تسلیمات کی مظہر ہوتی ہے۔ دعا، صدا اور ندا میں وقت اور فاصلوں ہی کا تو فرق ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ جبرئیل اس قوت کا نام ہے جو اللہ اور محمدؐ رسول اللہ ﷺ کے درمیان رابطہ کو قائم رکھے ہوئے تھی۔ ملائکہ کا روابطی قوت ہونا اور رسولُ اللہ ﷺ کا پیغمبر ہونا مختلف کیفیتیں ہیں۔ صراط المستقیم دو نقطوں کے درمیان قلیل ترین فاصلے کے قیام کو کہتے ہیں۔ مقامِ انسان اس نقطہ کا مقام ہے جو نہ حلول ہے، نہ اتحاد۔ فاصلہ رہے گا مگر اتنا کم کہ گفتگو کی جا سکے۔ وقت حائل ہو گا مگر اتنا قلیل کہ احساس بھی نہ ہونے پائے گا۔

پھر افلاک میں ستارے بھی ہیں اور سیارے بھی۔ جو فراخئ افلاک میں یسبحون ہیں۔ ایک مقرر شدہ رفتار پر۔ اس رفتار میں کمی بیشی ان کے بس میں نہیں۔ ہر فاصلہ اور ہر وقت رفتار کا پابند ہوتا ہے۔ فاصلے، وقت اور رفتار پر صرف اللہ تعالیٰ قادر ہے۔ وقت، فاصلے اور رفتار کی پابندیوں سے آزادی کا دوسرا نام معراج ہے۔ حضرت آدم کو زمین پر پھینکا نہیں گیا تھا، اتارا گیا تھا۔ اور رسولُ اللہ ﷺ کو زمین سے اٹھایا نہیں، لے جایا گیا تھا۔ ہر صلوٰۃ ہر مومن کی معراج ہے۔ حاضر و ناظر و سمیع و مجیب اللہ کے رُو برُو کھڑا ہوا انسان اگر کوتاہ نظر و غیر حاضر ہو جائے تو اس کا یہ عمل نظمِ کائنات میں خلل

انسانوں نے اپنی عقلِ ناتمکمل وفانی کو دانشِ کامل پر حاوی کرنے کی کوشش میں،
ماضی میں کیا کیا مصائب انسانوں کے لئے مرتب نہ کئے۔ اور آج کا انسان رازہائے
کائنات سے آگاہی کو انسانیت کی ہلاکت کے لئے مؤثر کر کے کس صورتِ حال کو ترتیب
دے رہا ہے۔ اگرچہ یہ غور طلب امر ہے تاہم تفصیل کسی اور وقت مناسب رہے گی۔

اللہ تعالیٰ کسی وقتی وقفے یا فاصلے کا نہ محتاج ہے، نہ پابند۔ اللہ ہر انسان کی شہ
رگ کے قریب ہے۔ ہر جگہ ہر گھڑی موجود ہے۔ سمیع ہے۔ بصیر ہے۔ مجیب ہے۔ رسولِ
اکرم ﷺ جب یہ فرما رہے تھے تو دراصل وہ رازِ کائنات بیان فرما رہے تھے جس کو
دریافت کر کے انسانوں نے ریڈیو، ٹیلی وژن، براڈ کاسٹنگ سٹیشن اور ریسیونگ سیٹ ایجاد
کئے۔ اور یہ راز افشا کر دیا کہ تمہاری پہلی چیخ سے لے کر آخری ہچکی تک نظامِ کائنات
میں گویا تمہاری ویڈیو کیسٹ تیار ہو رہی ہے۔ تمہارے ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضا تم پر
یوں گواہ ہوں گے کہ تم انکار نہ کر سکو گے۔

نظامِ کائنات اور حیاتِ انسان میں اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ وہ عالمین کا رب
ہے۔ جس کا ایک امر ہر انسان میں موجود ہے۔ قرآن ہر انسان کے اندر موجود امرِ رب
یعنی اس کی روح، کی زبان میں ہے۔ قرآن کی آیات تدبّر و تفکّر و اطاعت کی طالب ہیں۔
قرآن ایک ذریعہ ہے انسانی زندگی کے نظام اور کائنات کے نظام کو ہم آہنگ کرنے کا۔
کائنات ابھی زیرِ پرورش بھی ہے اور زیرِ تکمیل بھی۔ انسان فرقتوں کے کرب کا مارا ہوا
ہے اور اس کی آج تک کی تمام ایجادات وقت اور فاصلے پر عبور حاصل کرنے کی کاوش
کی مظہر ہیں۔ انسان کے اندر اس کی روح نہ صرف قرآن کی لغت بلکہ اس کی دانش و
حکمت کو بھی ایک بہترین حساب دان کی طرح ترتیب دیئے ہوئے ہے۔ یہ امرِ رب اگر
عکس رہے تو روح ہے۔ معکوس ہو جائے تو حُور ہے۔

انسانیت پر کسی کا اس سے بڑا احسان اور کیا ہو گا کہ رسول اللہ ﷺ نے
جب معراج کے تمام مرحلے طے کر لئے تو عرض کی۔ میرے اللہ! تو نے جس طرح میرے
اور اپنے درمیان وقت اور فاصلے کو ختم کیا، میری امت پر بھی یہی کرم فرما۔ مجھے مؤمنین
کے معراج کے طریقہ سے بھی آگاہ فرما۔ چنانچہ صلوٰۃ عطا ہوئی ــــــ کہ لو، ہر مومن صلوٰۃ
گذار کو ہم اس حق سے نوازتے ہیں کہ وہ دورانِ قیام ہم سے صیغۂ حاضر متکلّم میں گفتگو

کر لے۔ لو! سورۃ الفاتحہ کی بارہا دُہرائی ہوئی سات آیات کے تکلُّم سے سات رنگ پیدا
ہوں گے۔ جو مجتمع ہو کر روشنی بن جائیں گے۔ روشنی بھی وہ جو راہ نما بھی ہو اور ہادی
بھی۔

آج کا انسان اس دانش سے بھی آگاہ ہے۔ کہ آواز یعنی "کُن" اصولِ تخلیق
ہے۔ آواز سے رنگ پیدا ہوتے ہیں اور رنگوں سے آواز۔ اور یہ کہ روشنی کے سات
رنگ ہوتے ہیں، اندھیرا بے رنگی کا دوسرا نام ہے۔ اللہ اور انسان کے مابین ایک مستقل
رابطہ ہے: "تم میرا ذکر کرو، میں تمہارا ذکر کروں گا۔" شرط یہ ہے کہ ناشکرے یا منکر نہ ہو
جانا۔ انسان اگر ناشکرا اور منکر ہو جائے تو یہ رابطہ منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر دو طرفہ منقطع
نہیں ہوتا۔ حیف اس انسان پر جس کی اللہ تو سن رہا ہو، مگر وہ اللہ کی نہ سن رہا ہو، بہرہ
بھی ہو چکا ہو اور اندھا بھی۔

اہلِ ذکر جانتے ہیں کہ دعا کسی غیر موجود، غیر حاضر، یا بہت دور موجود ہونے والے
سے نہیں کی جاتی۔ یہ تو نزدیکیوں کی تسلیمات کی مظہر ہوتی ہے۔ دعا، صدا اور ندا میں
وقت اور فاصلوں ہی کا تو فرق ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ جبرئیل اس قوت کا نام ہے جو
اللہ اور محمدؐ رسول اللہ ﷺ کے درمیان رابطہ کو قائم رکھے ہوئے تھی۔ ملائکہ کا
روابطی قوت ہونا اور رسولُ اللہ ﷺ کا پیغمبر ہونا مختلف کیفیتیں ہیں۔ صراط المستقیم
دو نقطوں کے درمیان قلیل ترین فاصلے کے قیام کو کہتے ہیں۔ مقامِ انسان اس نقطہ کا
مقام ہے جو نہ حلول ہے، نہ اتحاد۔ فاصلہ رہے گا مگر اتنا کم کہ گفتگو کی جا سکے۔ وقت
حائل ہو گا مگر اتنا قلیل کہ احساس بھی نہ ہونے پائے گا۔

پھر افلاک میں ستارے بھی ہیں اور سیارے بھی۔ جو فراخیٔ افلاک میں یسبحون
ہیں۔ ایک مقرر شدہ رفتار پر۔ اس رفتار میں کمی بیشی ان کے بس میں نہیں۔ ہر فاصلہ
اور ہر وقت رفتار کا پابند ہوتا ہے۔ فاصلے، وقت اور رفتار پر صرف اللہ تعالیٰ قادر ہے۔
وقت، فاصلے اور رفتار کی پابندیوں سے آزادی کا دوسرا نام معراج ہے۔ حضرت آدم کو
زمین پر پھینکا نہیں گیا تھا، اتارا گیا تھا۔ اور رسولُ اللہ ﷺ کو زمین سے اٹھایا نہیں،
لے جایا گیا تھا۔ ہر صلوٰۃ ہر مومن کی معراج ہے۔ حاضر و ناظر و سمیع و مجیب اللہ کے رُو
بُرو کھڑا ہوا انسان اگر کوتاہ نظر و غیر حاضر ہو جائے تو اس کا یہ عمل نظمِ کائنات میں خلل

لوکی خوشحال ہو گئے۔

حضور پاک ﷺ نوں اپنی والدہ ماجدہ، حضرت آمنہؓ توں اڈ حضرت ثویبہؓ نے وی دُودھ پیایا۔ ثویبہؓ ابولہب دی لونڈی سن تے جد حضور پاک ﷺ ایس دنیا تے تشریف لیائے، ابولہب نوں ایہ خبر ثویبہؓ نے جا دتّی سی۔ ابولہب نے بھتریجے دے جمّن دی خوشی وچ ثویبہ نوں آزاد کر دتا سی۔

عرباں دا طریقہ ایہ سی جے وڈے لوکی اپنے بچیاں نوں پنڈاں دی صاف تے کُھلی ہوا وچ بھیج دیندے سن۔ بنی سعد دیاں عورتاں بچے گود لین واسطے مکے آئیاں تے حضور پاک ﷺ نوں بنو سعد دے ابو ذوہیب دی دھی حلیمہؓ دے سپرد کیتا گیا۔ بعضے سیرت لکھاری کہندے نیں جے ہفتے مگروں ای حضور ﷺ نوں حضرت حلیمہؓ لے گئیاں سن تے کئی لکھدے نیں جے اوہ مہینے بعد آئیاں سن۔ بہرحال، ملّاں معین واعظ کاشفی دا کہنا اے جے اوہ وی سوموار دا دن ای سی۔

"سیرتِ حلیمہ" وچ اے کہ حضور پاک ﷺ اٹھاں مہیناں دے ہوئے تے گلاں کرن لگ پئے سن۔

حضور پاک ﷺ نوں حضرت حلیمہؓ دی دھی حضرت شیماؓ لوری دیندی سی۔

دُوجا ورہہ

بنو سعد طائف دے نیڑے اباد سن۔ حضور پاک ﷺ دے اتھے اون تے اتھے رہن پاروں، ایہ علاقہ سرسبز ہو گیا۔ امام قسطلانیؒ نے "المواہب اللدنیہ" وچ لکھیا اے جے بنو سعد وچوں کوئی بندہ بیمار ہُندا سی تے حضور پاک ﷺ دے ہتھ لان نال اوہنوں شفا ہو جاندی سی۔

امام جلال الدین سیوطیؒ لکھدے نیں کہ دوجے ورہے حضور پاک ﷺ

آپ کھان پین لگ پئے سن۔ آپ ﷺ تیزی نال وڈے ہوئے۔ حضرت حلیمہ سعدیہؓ فرماوندیاں سن بھئی اللہ پاک سانوں حضور ﷺ دیاں برکتاں نال وڈیا وندا رہیا۔ دل تے نہیں سی، پر مجبوری سی۔ دو ورہے ہوئے تے حضرت حلیمہؓ حضور پاک ﷺ نوں لے کے مکّے آئیاں۔ مکّے وچ گرمی وی بڑی سی، نالے بیماری وی پھیلی ہوئی سی۔ حضرت حلیمہؓ نے گزارش کیتی کہ حضور پاک ﷺ نوں ہور دو ورہیاں واسطے چنگی صاف ستھری آب و ہوا وچ واپس بھیج دیو۔ حضرت آمنہؓ دا دل تے نہیں سی کردا، پر حالات نوں ویکھدیاں ہوئیاں تے حضرت حلیمہؓ دی ضد پاروں، اوہناں اجازت دے دتی۔ حضرت حلیمہؓ دوہناں جہاناں دے سردار ﷺ نوں واپس لے گئیاں۔

تیجا ورہہ

حضور پاک ﷺ اپنی عمر مبارک دے تیجے ورہے اپنے دُودھ شریک بھین بھائی نال بکریاں دے چھیڑو بن گئے۔ حضرت حلیمہؓ تے اوہناں نوں اپنیاں اکھاں توں دُور کرناں نہیں سی چاہوندی۔ پر آپ سرکار ﷺ نے زور دتّا تے اوہناں اجازت دے دتّی۔

حضور پاک ﷺ نوں شیماؓ تے عبداللہؓ دوہناں نال بڑا پیار سی۔ دونویں اوہناں دی ماں حضرت حلیمہؓ دے دھی پُتّر جُو سن۔ زینی دحلان اپنی کتاب وچ لکھدے نیں بھئی حضرت حلیمہؓ نوں ایہ برداشت نہیں سی جے حضور پاک ﷺ بچیاں نال فجریں بکریاں لے کے تُرجان تے راتیں گھر آ اپڑن، پر سرکار ﷺ نہیں منّے۔

کتاباں وچ ہے، حضور پاک ﷺ دے اُجّڑ نال جان پاروں، ہریالی وَدھ گئی، حلیمہؓ دیاں بکریاں دودھ وی ودھ دین لگ پئیاں تے موٹیاں تازیاں وی ہو

ڈالنے کے مترادف ہے۔ حاکم اور اس کے حکم سے غیر آگاہی اطاعت کی نفی ہے۔ جو غیر متعلق ہوتے ہیں، وہ مغضوب اور ضالین ہونے کے اندیشوں کے احاطے میں ہوتے ہیں۔

ولایت ہو یا علم الاشیاء کی جہانگیری، ایمان بالغیب کی وہ تفسیریں ہیں جو اِھدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے جواب میں عطا ہوتی ہیں۔ صلوٰۃ عالمِ فرقت میں یکایک وصال کا عمل ہے۔ انسان ابھی عرصۂ تخلیق میں ہے، عرصۂ قیامت میں نہیں۔ اس کے لئے لازم ہے کہ اپنے قیام کو وقت اور فاصلے کی گرفت سے آزاد کرلے۔ انسان نے اپنے اذہان کی تخلیق کے احتساب یعنی اسے کمپیوٹرائز کرنے کے سلیقہ کی ابتدا تو کرلی۔ اپنے قلوب کی تخلیقات پر اس عمل کا سلیقہ اسے ابھی تک سجھائی نہیں دیا۔ جس دن وہ اس عمل سے بھی آگاہ ہو گیا، علمی واسطہ سے دینِ اسلام سے آگاہ ہو جائے گا۔ اگرچہ سارے کے سارے دینِ اسلام سے آگاہی کے لئے انسانی قلب و ذہن کو ابھی بہت سی منازل طے کرنا ہوں گی۔ پھر وہ مقام یٰسٓ سے آگاہ ہو گا۔

ادخالِ کآفّۃ انسانِ کامل ہونے کے لئے ضروری بھی ہے اور لازم بھی۔ مرتبۂ سائنس اور مراتبِ قرآن میں یہی فرق ہے کہ سائنس کو کسی بھی مرحلہ پر آخری ہاں کہنے کی استطاعت نہیں اور قرآن میں ہر حقیقت پر آخری ہاں مرتّب ہے۔ اگر اَن جانے کو جان جانا سائنس ہے تو پھر "عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ" کی دعویدار لاریب کتاب کو کتابِ کائنات کے بابِ سوالات کا بابِ جوابات تسلیم کرلینا علمِ سائنس کی لابُدی ضرورت ہے۔ جو وسوسے پیدا کرے، وہ نہ صحیح علم ہوتا ہے، نہ لاریب۔ وسوسے ہمیشہ غیر کامل علم کے پیدا کردہ ہوتے ہیں۔ قرآن کی زبان میں اسی کو "اَلْخَنَّاس" کہتے ہیں۔

اگر ان وسوسوں کے شر سے انسانیت کو محفوظ رہنا ہے تو وقت اور فاصلوں پر عبور حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ سائنسی ایجادات کا استعمال آیاتِ قرآن کے مطابق کرنا ہو گا۔ یہی اِیَّاکَ نَعْبُدُ کا منشا ہے اور یہی منتہا۔ یہی وہ حقیقت ہے۔ جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میں منعکس ہے۔ اور محمدٌ رّسولُ اللہ میں متصوّر ہے۔ دیکھتے نہیں، اللہ تعالیٰ اپنی تخلیقات پر فخر کرتا ہے اور انسان اپنی ایجادات کے خوف سے اقوامِ متحدہ تشکیل کئے تھر تھر کانپ رہا ہے۔ اور فطرت انسانوں کو قومِ واحد قرار دینے پر تُلی بیٹھی ہے۔

سرکار دی سیرت ﷺ

(سال وار)

اطہر محمود

"سرکار ﷺ دی سیرت" میں پہلی مرتبہ حضور رحمتِ ہر عالم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے ۶۳ برسوں کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے، عربی سے لے کر، کسی زبان میں، آج تک ۶۳ برسوں کا الگ الگ تذکرہ نہیں کیا گیا تھا۔

زیرِ نظر تالیف پنجابی زبان کی ایسی سیرت ہے جس میں سیرتُ النبی ﷺ کے تمام واقعات مجملاً" بیان کر دیئے گئے ہیں۔ سال کا تعیُّن ۱۲ ربیع الاول سے ۱۱ ربیع الاول تک کیا گیا ہے۔

آئندہ شمارہ : نعت میں تخاطب کی ایک صورت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلا ورہہ

اللہ پاک دے محبوب پاک ﷺ ابرہہ دے کعبے شریف اُتے حملے توں کوئی چالیہ پنجاہ دن مگروں، ایس دنیا تے تشریف لیائے۔ آپ حضور ﷺ دے اباجی، حضرت عبداللہؓ تے اللہ نوں پیارے ہو چکے سن۔ داداجی، حضرت عبدالمطلبؓ زندہ سن جیہڑے مکے دے سرکڈھویں بندے سن۔ خانہ کعبہ دی نگرانی وی اوہناں دے ای ذمے سی۔

حضور پاک ﷺ ۱۲ ربیع الاول شریف نوں، سوموار دے دن پیدا ہوئے۔ حضرت عبدالمطلبؓ نوں پتا لگا تے بڑے راضی ہوئے، آپ ﷺ نوں خانہ کعبہ لے گئے، رب دا شکر کیتا تے دعاواں منگیاں۔

جھنڈ لُوائی تے حضرت عبدالمطلبؓ نے غریباں فقیراں نوں سونا ونڈیا، نالے بہتے سارے اونٹھ کوہ کے اوہناں دا گوشت وی مسکیناں منگتیاں نوں دِتا۔

ستویں دن حضور ﷺ دا عقیقہ کیتا گیا۔ قبیلے قریش دیاں ساریاں بندیاں دی دعوت کیتی گئی۔ حضور ﷺ دا ناں "محمدؐ" ﷺ رکھیا گیا۔ امام جلال الدین سیوطیؒ لکھدے نیں 'لوکاں پچھیا، ایہ ناں اگے کسے نہیں رکھیا، ایہ نواں ناں کیوں؟'۔ تے حضرت عبدالمطلبؓ فرماون لگے، 'میں چاہوناں بئی اُتے رب سچا، تے تھلے ساری مخلوقات ایہناں دی تعریف کرے۔

جس سال حضور پاک ﷺ جمے، مکے وچ قحط پیا ہویا سی، لوکی بڑے تنگ سن۔ حضور پاک ﷺ پیدا ہوئے تے رج کے مینہ وریہا، قحط مُک گیا تے

لوکی خوشحال ہو گئے۔

حضور پاک ﷺ نوں اپنی والدہ ماجدہ، حضرت آمنہؓ توں اڈ، حضرت ثویبہؓ نے وی دُدھ پیایا۔ ثویبہؓ ابولہب دی لونڈی سن تے جد حضور پاک ﷺ ایس دنیا تے تشریف لیائے، ابولہب نوں ایہ خبر ثویبہؓ نے جا دتّی سی۔ ابولہب نے بھتریئے دے جمّن دی خوشی وچ ثویبہ نوں آزاد کر دتا سی۔

عرباں دا طریقہ ایہ سی جے وڈے لوکی اپنے بچیاں نوں پنڈاں دی صاف تے کھُلی ہوا وچ بھیج دیندے سن۔ بنی سعد دیاں عورتاں بچے گود لین واسطے مکے آیاں تے حضور پاک ﷺ نوں بنو سعد دے ابو ذوہیب دی دھی حلیمہؓ دے سپرد کیتا گیا۔ بعضے سیرت لکھاری کہندے نیں جے ہفتے مگروں ای حضور ﷺ نوں حضرت حلیمہؓ لے گئیاں سن تے کئی لکھدے نیں جے اوہ مہینے بعد آئیاں سن۔

بہر حال، ملّاں معین واعظ کاشفی دا کہنا اے جے اوہ وی سوموار دا دن ای سی۔

"سیرتِ حلبیہ" وچ اے کہ حضور پاک ﷺ اٹھاں مہینیاں دے ہوئے تے گلاں کرن لگ پئے سن۔

حضور پاک ﷺ نوں حضرت حلیمہؓ دی دھی حضرت شیماؓ لوری دیندی سی۔

دُوجا ورہہ

بنو سعد طائف دے نیڑے اباد سن۔ حضور پاک ﷺ دے اِتھے اون تے اِتھے رہن پاروں، ایہ علاقہ سر سبز ہو گیا۔ امام قسطلانیؒ نے "المواہب اللدنیہ" وچ لکھیا اے جے بنو سعد وچوں کوئی بندہ بیمار ہُندا سی تے حضور پاک ﷺ دے ہتھ لان نال اوہنوں شفا ہو جاندی سی۔

امام جلال الدین سیوطیؒ لکھدے نیں کہ دوجے ورہے حضور پاک ﷺ

آپ کھان پین لگ پئے سن۔ آپ ﷺ تیزی نال وڈے ہوئے۔ حضرت حلیمہ سعدیہؓ فرماوندیاں سن بھئی اللہ پاک سانوں حضور ﷺ دیاں برکتاں نال وڈیاوندا رہیا۔ دل تے نہیں سی، پر مجبوری سی۔ دو ورہے ہوئے تے حضرت حلیمہؓ حضور پاک ﷺ نوں لے کے مکّے آئیاں۔ مکّے وچ گرمی وی بڑی سی، نالے بیماری وی پھیلی ہوئی سی۔ حضرت حلیمہؓ نے گزارش کیتی کہ حضور پاک ﷺ نوں ہور دو ورہیاں واسطے چنگی صاف ستھری آب و ہوا وچ واپس بھیج دیو۔ حضرت آمنہؓ دا دل تے نہیں سی کردا، پر حالات نوں ویکھدیاں ہوئیاں تے حضرت حلیمہؓ دی ضد پاروں، اوہناں اجازت دے دتی۔ حضرت حلیمہؓ دوناں جہاناں دے سردار ﷺ نوں واپس لے گئیاں۔

تیجا ورہہ

حضور پاک ﷺ اپنی عمر مبارک دے تیجے ورہے اپنے دُدھ شریک بھین بھائی نال بکریاں دے چھیڑو بن گئے۔ حضرت حلیمہؓ تے اوہناں نوں اپنیاں اکھاں توں دُور کرناں نہیں سی چاہوندی۔ پر آپ سرکار ﷺ نے زور دتّا تے اوہناں اجازت دے دتّی۔

حضور پاک ﷺ نوں شیماؓ تے عبداللہؓ دوناں نال بڑا پیار سی۔ دونویں اوہناں دی ماں حضرت حلیمہؓ دے دھی پُتر جو سن۔ زینی دحلان اپنی کتاب وچ لکھدے نیں بھئی حضرت حلیمہؓ نوں ایہ برداشت نہیں سی جے حضور پاک ﷺ بچیاں نال فجریں بکریاں لے کے ٹُرجان تے راتیں گھر آ اپڑن، پر سرکار ﷺ نہیں منّے۔

کتاباں وچ ہے، حضور پاک ﷺ دے اُجڑ نال جان پاروں، ہریالی وَدھ گئی، حلیمہؓ دیاں بکریاں دودھ وی ودھ دین لگ پئیاں تے موٹیاں تازیاں وی ہو

گئیاں۔

چوتھا ورھہ

ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی کہندے نیں بئی پہلیاں چونہہ ورہیاں وچ حضور پاک ﷺ ڈاہڈے صحت وند سن۔ جیہڑا بندہ آپ سرکار ﷺ نوں ویکھدا سی، ویکھدا ای رہ جاندا سی۔

سیرت دیاں کئی کتاباں وچ لکھیا ہویا اے، بئی چوتھے ورہے حضور پاک ﷺ دے "شقِ صدر" دا واقعہ پیش آیا۔ آپ ﷺ اجّڑ نال گئے ہوئے سن، حضرت حلیمہؓ تے حارث دے پُتّر عبداللہ نے ویکھیا جے دو بندیاں نے حضور پاک ﷺ نوں لمیاں پا کے سینہ چیریا، تے دل نوں صاف صوف کر کے فیر سینے وچ رکھ دتا۔ محمد حسین ہیکل نے اپنی کتاب وچ لکھیا اے بئی کئی غیر مسلم تے کئی مسلمان شقِ صدر دے قائل نہیں۔ شبلی نعمانی نے اپنی کتاب "سیرت النبی ﷺ" وچ شقِ صدر دا ذکر ای نہیں کیتا۔ تیجی جلد وچ سید سلیمان ندوی نے ایہدے تے بحث کیتی اے تے ایہنوں نہیں مَنیا۔

ساڈا دل وی نہیں مَن دا۔ حضور پاک ﷺ دے دل وچ کیہڑی ایہو جہی گندگی (نعوذُ باللہ) وڑی ہوئی سی، جنھوں کڈھن واسطے بعضے سیرت نگار تن واری، تے بعضے چار واری آپ سرکار ﷺ دے سینے کی چیر پھاڑ ضروری سمجھدے نیں۔ سید سلیمان ندوی نے اوس روایت تے تفصیلی گل بات کیتی اے جیہڑی ملدی اے، تے ثابت کیتا اے کہ ایہدی کوئی اصل نہیں۔

بعضیاں کتاباں وچ اوندا اے جے نِتاں چونہہ ورہیاں دی عمر وچ ای حضور پاک ﷺ دیاں سچّیاں گلّاں توں آپ سرکار ﷺ صادِق مشہور ہو گئے سن۔

کئی کتاباں وچ ایہ ذکر وی ملدا اے جے ایس عرصے وچ اک یہودی عالم تے اک ادھ ہور سیانے نے حضور پاک ﷺ نوں ویکھیا تے ایہ کہیا بئی ایہ تے نبی نیں۔ سیانے دشمناں نے رولا پایا جے ایہناں نوں قتل کر دیو، نہیں تے وڈیاں ہو کے ایہ بُتاں دی پُوجا پاٹ توں منع کرن گے تے تہاڈے پیو داوے دے مذہب دا ککھ نہیں جے رہناں --------- پر، حضرت حلیمہؓ حضور پاک ﷺ نوں لے کے اپنے گھر اپڑ جاندیاں رہیاں۔

آپ سرکار ﷺ کھیڈن مَلّن وچ حصہ نہیں سن لیندے۔ عبداللہؓ کہندے وی سن تے حضور پاک ﷺ فرماوندے سن، اسیں کھیڈن تے گلان کرن واسطے نہیں جے۔

طبقاتِ ابنِ سعد وچ اے کہ آپ ﷺ نے کدی بُھکھ یا تریہہ دی شکایت نہیں کیتی، کدی کھان پین والی کسے شے وچ عیب نہیں کڈھیا۔

پنجواں ورہہ

حضور پاک ﷺ دی عمر مبارک چار سال ہوئی تے حضرت حلیمہؓ اوہناں نوں لے کے مکے آ گئیاں۔ مکے شہر دے وڈے بوہے کول پہنچیاں تے آپ ﷺ نوں کجھ چِر واسطے اک جگہ بٹھا گئیاں۔ بھوں کے آئیاں تے سرکار ﷺ نہ لبھے۔ پریشان ہو گئیاں۔ بتھیرا ایدھر اودھر ڈھونڈیا، مجبور ہو کے حضرت عبدالمطلبؓ کول آ گئیاں۔ نموشی تے بڑی سی، پر کیہ کر دیاں۔ گل پتا لگی تے برادری گُنبے دے سارے بگ وَل ڈھونڈھے چڑھ پئے۔ حضرت عبدالمطلبؓ نے خانہ کعبہ دا طواف کر کے دعا منگی۔ فیر ڈھونڈن نکلے تے اک رُکھ تھلّے حضور پاک ﷺ بیٹھے ہوئے سن۔ حضرت عبدالمطلبؓ نے خوشی نال حضور ﷺ نوں موڈھیاں تے چک لیا، تے خانہ کعبہ دا فیر طواف کیتا۔ زینی دحلانؒ تے شیخ عبدالحق

محدث دہلویؒ لکھدے نیں بھئی حضرت عبدالمطلبؓ نے ایس خوشی وچ بکریاں تے گاواں ذبح کر کے مکے والیاں دی دعوت کیتی' بے شمار اونٹھ تے بہتا سارا سونا اللہ دی راہ وچ ونڈیا' نالے حضرت حلیمہؓ نوں بڑا انعام اکرام دتا۔

"شرفُ النبی ﷺ" وچ اے' جے حضرت حلیمہؓ ہمیشہ اپنی خوشحالی دا ذکر کردیاں سن تے کہندیاں سن کہ سرکار ﷺ دی خدمت بدلے مینوں جو جو کچھ ملیا اے' میں اوہدا بیا نہیں دے سکدی۔

پنجویں ورہے توں خدمت دا شرف حضرت برکہؓ نوں ملیا۔ ایہ حضور پاک ﷺ دے والد ماجد حضرت عبداللہؓ دی کنیز سن۔ ایہ اکلّی اوہ خاتون نیں' جیہڑی حضور پاک ﷺ دی حیات پاک وچ ساریاں توں ودھ' آپ دے نیڑے رہیاں۔ ایہوای اوہ عظیم خاتون نیں جنھاں نوں سرکار ﷺ نے حضرت خدیجۃُ الکُبریٰؓ نال اپنے ویاہ دے موقعے تے آزاد کیتا۔ فیر' ایہناں دی شادی عبید حبشیؓ نال ہوئی' تے فیر ایہناں دا پہلوٹھی دا پتر ایمن جمیا۔ عرباں دے دستور موجب اوس ویلے ایہناں دا ناں "اُمّ ایمن" ہو گیا۔

حضرت برکہؓ (اُم ایمن) نے حضور پاک ﷺ دی بڑی خدمت کیتی۔ ہر ویلے خبر گیری وچ رہندیاں سن۔ کپڑے دھوندیاں' پواندیاں سن۔ حضور ﷺ نے ایہناں نوں "اُمّی بعدَ اُمّی" فرمایا' بھئی' میری ماں توں بعد' ایہ میری ماں نیں۔

چھیواں ورہہ

ایس سال ساڈے پیارے' تے رب سچے تے پیارے ﷺ پہلی واری یثرب گئے۔ اوس ویلے ایس شہر دا ایہوای ناں سی۔ "مدینۃُ النبی ﷺ" تے ایہ اوس ویلے بنیا' جد حضور پاک ﷺ مکے توں ہجرت کر کے مدینے شریف اپڑے۔

عمر مبارک دے چھیویں ورہے' میرے سرکار ﷺ نوں آپ حضور ﷺ دی والدہ کریمہ اپنے نال یثرب لے گئیاں۔ حضرت اُمِ ایمنؓ نال سن۔ یثرب وچ آپ سرکار ﷺ دے نانکے سن۔ بنو عدی دے علاقے وچ اوہ مکان سی جتھے حضور ﷺ اپنی والدہ پاک نال ٹھہرے۔ اوتھے اک تلا سی۔ اوہدے وچ حضور ﷺ تردے سن تے ٹبیاں اتے اپنے مامے دے پتراں' تے نانکے دی اک بچی انیسہ نال کھیڈدے سن۔ "الوفا باحوالِ المصطفیٰ ﷺ" وچ اے' سرکار ﷺ نے فرمایا' اک پکھیرو ٹبے تے بہندا سی' تے اسیں اوہنوں اُڈا کے خوش ہندے سال۔

یثرب توں مکے ول واپسی ہوئی تے راہ وچ حضور پاک ﷺ دی والدہ حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا بیمار ہو گئیاں۔ بیماری ودھ گئی تے ابوا دے مقام تے ایہناں نوں رُکنا پیا۔ ام ایمنؓ نے بتھیری خدمت خاطر کیتی' پر حضرت آمنہؓ اپنے رب نال جا ملیاں۔ ابوا پنڈ دے نال ای اک پہاڑی اُتے اوہناں نوں دفن کیتا گیا۔ میرے اباجی' راجا رشید محمود نے ۱۹۹۲ وچ اپنے اتھاں سنگیاں سمیت اِس مقدس مقام دی زیارت کیتی اے۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا دی زندگی وچ وی حضرت عبدالمطلبؓ حضور پاک ﷺ دی پرورش وچ شریک رہے' پر جد اوہ فوت ہو گئیاں تے دادا جی ای سرپرست تے نگران رہ گئے۔

ستواں ورہہ

"الخصائص الکُبریٰ" تے ہور کئی کتاباں وچ ایہ ذکر اے بھئی حضرت عبدالمطلبؓ دی کوئی چیز گواچ جاندی تے اوہ آپ حضور ﷺ نوں لبھن واسطے کہندے سن' تے اوہ اوسے ویلے لبھ جاندی سی۔ اک واری بہتے سارے اونٹھ

گواچ گئے تے حضور ﷺ نوں اوہناں دی گوہڑ واسطے بھیجیا گیا۔ پچھوں حضرت عبدالمطلبؓ آپ پریشان ہو گئے۔ بیت اللہ شریف جا کے دعاواں منگن لگ پئے۔ اودھروں حضور پاک ﷺ اونٹھ لے کے آ گئے۔

"سیرتِ دحلانیہ" وچ لکھیا اے، اک واری یہودیاں نے چوری دا کُکڑ کوہیا۔ پکا کے حضور پاک ﷺ نوں کھان دی دعوت دتی۔ اوس ویلے آپ ﷺ دی عمر پاک ست ورھے سی۔ آپ سرکار ﷺ نے فرمایا۔ رب سچا مینوں حرام شے کھان توں بچا لیندا اے۔ فیر اوھناں اک گواہنڈی دا کُکڑ پھڑ کے، نیت کیتی بھئی بعد وچ قیمت دے دیاں گے۔ حضور ﷺ نے اوہدے ول وی ہتھ ناں ودھایا۔ فرمایا، شُبے والی شے میں نہیں کھاندا"۔

ستاں سالاں دی عمر وچ، آپ سرکار ﷺ دیاں اکھاں آ گئیاں۔ دادا جیؓ اک راہب کول لے گئے جیہڑا بڑا سیانا سی۔ اوہنے سرکار ﷺ نوں ویکھیا، تے کہن لگا، ایہ تے آپ دنیا جہان دیاں دُکھاں تے بیماریاں دا علاج نیں۔ تُسیں ایہناں دی تُھک شریف ای اکھاں تے لا دیو۔ راہب نے حضرت عبدالمطلبؓ نوں مُبارکاں دتیاں کہ اوہ ایڈی وڈی ہستی دے دادے نیں۔

ایس سال قحط پے گیا، مینہ نہیں سی وَرھدا۔ حضرت عبدالمطلبؓ نے حضور پاک ﷺ نوں موڈھیاں تے چُکیا، تے آپ ﷺ دے وسیلے نال دعا منگی۔ اجے ایہ پہاڑی توں نہیں سن لتھے، جے بدّل نے جل تھل کر دتا۔

اٹھواں ورھہ

ایس سال حضرت عبدالمطلبؓ فوت ہو گئے تے حضور اکرم ﷺ دی ذمہ داری حضرت ابو طالبؓ دے سپرد ہوئی۔

کتاباں وچ موجود اے، بھئی حضرت ابو طالبؓ جیہڑے حضور پاک ﷺ دے سکّے چاچے سن، آپ سرکار ﷺ نال بڑی محبت فرماندے سن، تے اندر باہر ہر ویلے اپنے نال رکھدے سن۔ اوہناں دی بیوی، حضرت علیؓ دی ماں، حضرت فاطمہ بنتِ اسدؓ وی حضور ﷺ دا بڑا خیال رکھدیاں سن۔ حضور پاک ﷺ نے ایہناں واسطے وی ایہو ای فرمایا، کہ ایہ میری ماں توں بعد میری ماں نیں۔ جس ویلے ایہ فوت ہویاں تے آپ سرکار ﷺ پہلوں خود قبر وچ اتر کے لے پئے، تے فیر ایہناں نوں دفن کیتیو نیں۔

حضرت ابو طالبؓ فرماوندے نیں کہ میں کدی حضور پاک ﷺ نوں جھوٹ بولدیاں یا کسے نوں دکھ تکلیف دیندیاں، یا مُنڈیاں نال کھیڈدیاں، نہیں ویکھیا۔

مکّے وچ اجیاد دے کول اک جگہ "قراریط" سی، حضور پاک ﷺ اوتھے اپنیاں بکریاں وی چُگاوندے رہے۔ ابنِ ماجہ نے قراریط دا مطلب سکّہ لیا اے، مطلب ایہ بھئی حضور ﷺ مزدوری تے بکریاں دے چھیڑُو رہے۔ پر ابنِ جوزی، شیخ ابنِ ناصر تے دوجے، قراریط دے مقام تے بکریاں چُگاون دی گل کردے نیں۔ تے لکھدے نیں کہ لوکاں دیاں بکریاں مزدوری تے لے کے جان دی کوئی گل نہیں۔

ناواں ورھہ

طبری لکھدے نیں بھئی حضور پاک ﷺ نے اپنے چاچے حضرت ابو طالبؓ نال شام دا سفر تیرہ سال دی عمر وچ کیتا، ابنِ جوزی بارہ سال کہندے نیں، پر امام قسطلانی دا قول اے بھئی زیادہ تر عالم کہندے نیں کہ آپ سرکار ﷺ کی عمر پاک اوس ویلے نو سال سی۔

شام دے سفر وچ بصریٰ دے کول "تیما" دے کول ایہ قافلہ اُتریا، تے بحیرا راہب نے ویکھیا جے قافلے اُتے بدّل نے چھاں کیتی ہوئی اے۔ نالے وَنے اُتے

رکھ "السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ" پئے کہندے نیں۔ اوہنے حضرت ابو طالبؓ نوں کہیا، جے ایہ بچہ اوہوای اے جہدے بارے اسیں کتاباں وچ پڑھدے آ رہے آں۔ اوہنے کہیا، تہاڈا ایہ بھتریا نبیاں دا سردار ہووے گا، تسیں اہنوں سفر وچ ناں لے جاؤ تاں جے کوئی ایہنوں نقصان نہ پہنچا سکے۔ حضرت ابو طالبؓ واپس مکّے مُڑ آئے۔

ابنِ عساکر لکھدے نیں، لوکی حضرت ابو طالبؓ کول آئے بھئی قحط پے گیا اے، کیہ کریئے۔ حضرت ابو طالبؓ اپنے ابّا جان حضرت عبدالمطلبؓ وانگر حضور ﷺ نوں نال لے کے کعبے آئے۔ حضور پاک ﷺ دے اشارے نال بدّل آئے تے خوب ورہے۔ بعضے لکھدے نیں بھئی حضرت ابو طالبؓ دا ایہ شعر ایسے موقعے دی یاد وچ لکھیا گیا اے:

"اوہ ایہو جیہے نورانی چہرے والے نیں جے اوہناں دے وسیلے نال مینہ منگیا جاندا اے۔ اوہ یتیماں دے سرپرست تے رنڈیاں دی پناہ نیں"۔

کتاباں وچ اے کہ حضرت ابو طالبؓ حضور پاک ﷺ نال اپنے بچیاں توں ودھ پیار کردے سن، اپنے نال سُواندے سن۔ جناں چر حضور ﷺ دستر خوان تے نہیں سن بہندے، کھانا شروع نہیں سن کردے۔

دسواں ورہہ

اللہ پاک دے سوہنے، نبیاں دے نبی ﷺ دساں ورہیاں دے ہوئے تے بارشاں موجب خانہ کعبہ دیاں کندھاں ڈھے پیاں۔ مکّے والیاں مُرمّت شروع کیتی تے حضور ﷺ وی دوجیاں بچیاں نال مل کے ایس مرمت وچ شریک ہوئے۔ "انساب الاشراف" وچ اے بھئی اک واری حضرت ابو طالبؓ تے ابولہب وچ ہتھو پائی ہو گئی۔ ابولہب نے ابو طالبؓ نوں ڈھاہ لیا۔ حضور ﷺ اگے

ودھے، ابولہب نوں دھکا دے کے تھلّے سُٹ دتو نے۔ تے ابو طالبؓ نے اوہنوں چنگی کُٹ چاڑھی۔

طبرانی دی روایت اے بھئی حضرت ابو طالبؓ کے والیاں واسطے کھانا تیار کرواکے، اوناں چر ایس کم واسطے نہیں بیٹھدے سن، جد تیکر حضور ﷺ نہیں سن بہہ جاندے۔ ایس طرح سارے لوکی حضور ﷺ کا مقام مرتبہ ویکھدے سن۔

ایسے سال حضور ﷺ آپنے چاچے حضرت ابو طالبؓ نال ذوالمجاز دے بزار گئے سن تے ایہ تجارتی منڈی ویکھی سانے۔

۱۱واں ورہہ

بعضے سیرت نگار لکھدے نیں بھئی حضور پاک ﷺ دس سال تے کجھ مہینیاں دے ہوئے تے فیر اوہناں دا "شقِ صدر" ہویا۔ بہتے لوکی ایس دوجے "شق صدر" دا ذکر نہیں کردے۔ پر کجھ بندے حضرت ابو ہریرہؓ دی اک روایت ایہو جہی لیاندے نیں۔ ہِک دی ایہ چیر پھاڑ ساڈی سمجھ وچ تے اوندی نہیں۔ اسیں پہلوں ذکر کر چکے آں، جے سیّد سلیمان ندوی نے "چیر پھاڑ" دیاں ایہناں روایتاں دی دلیلاں دے خنجر نال چیر پھاڑ کیتی اے۔ (ویکھو "سیرت النبی"۔ تیجی جلد)

۱۲واں ورہہ

ابو الجلال ندوی "آنحضرتؐ کی مکّی زندگی" وچ شقِ صدر توں مگروں، تے شام دے سفر توں پہلوں اک واقعہ بیان کردے نیں۔ واقعہ ایہ اے، بھئی بوانہ ناں دے بُت نوں پُوجن دا دیہاڑا آیا۔ قریش سال وچ اک واری، ایس بُت دے گِردے

جگراتے دا پربندھ کردے سن۔ بُت نوں ہتھ لاندے سن تے منتاں مَندے سن۔ حضور پاک ﷺ دے عزیز رشتے دار آپ سرکار ﷺ نوں وی کجھ کجھ کے، نال لے گئے۔ بت دے نیڑے لے گئے تے حضور پاک ﷺ بیہوش ہو گئے۔ مجبوراً ایہناں نوں واپس گھر اپڑاونا پے گیونے۔

۱۳واں ورھہ

اللہ معاف کرے، سیرت نگار کسے اک گل تے متفق تے ہندے نہیں۔ بعضیاں نے اوس سفر ویلے، جدے وچ حضور پاک ﷺ حضرت ابو طالبؓ نال شام گئے سن۔ آپ ﷺ دی عمر پاک بارہ سال کجھ مہینے لکھی اے۔ مطلب ایہ بھئی، ایہ حیاتی پاک دا تیرھواں سال سی۔ نو سال، بارہ سال، تیرہ سال، چودہ سال کہن والے وی ہے نیں۔ ابوالجلال ندوی کہندے نیں کہ تیرہ چودہ سال دی عمر پاک سی، اَتے تجارت دے ایس قافلے دے آگو حارث بن عبدالمطلب تے ابو طالب سن۔ میرے خیال وچ امام قسطلانی دی راء ٹھیک اے۔ حضور ﷺ نے ایہ سفر نو سال دی عمر پاک وچ کیتا سی۔

۱۴واں ورھہ

قریش تے بنو قیس وچ جیہڑی جنگ ہوئی، اوہنوں "حربِ فُجّار" کہندے نیں۔ ابنِ ہشام دا خیال اے، بھئی ایس جنگ ویلے حضور پاک ﷺ دی عمر پاک ۱۴ سال سی، ابنِ اسحاق کہندے نیں، ویہہ ورھے سی۔ علامہ عینی تے عبدالرحمان سُہیلی دی ویہہ ورھے ای لکھدے نیں۔ عبدالمصطفیٰ محمد اشرف نے ایہ کاڈھ کڈھی اے بھئی جس ویلے ایہ جنگ چھڑی، اوس ویلے سرکار ﷺ بارہ

ورھیاں دے سن، تے جس لڑائی وچ حضور پاک ﷺ نے شرکت کی، اوہ ویہہ سالاں دی عمر پاک وچ ہوئی سی۔ عبدالرحمان ابنِ جوزی "الوفا باحوالِ المصطفیٰ" وچ لکھدے نیں، ایہ جنگ تن واری ہوئی۔ پہلی واری حضور پاک ﷺ دساں ورھیاں دے سن، دوجی لڑائی ویلے چودہ دے تے تیجی ویلے ویہاں دے۔

الوفا باحوالِ المصطفیٰ"، سیرتِ دحلانیہ، سیرتِ ابنِ ہشام، طبقاتِ ابنِ سعد، العقد الفرید تے کئی دوجیاں کتاباں وچ "حربِ فجّار" دا ذکر اے۔ پیر محمد کرم شاہ نے "العقد الفرید" نوں زیادہ معتبر منیا اے۔

ابراہیمی شریعت موجب محرّم، رجب، ذی قعدہ تے ذی الحجہ، ایہ چارے مہینے حرمت والے سن، تے ایہناں مہینیاں وچ لڑائی جھگڑا منع سی۔ حربِ فجار شروع ایہناں مہینیاں وچ ہوئی سی۔ ایس واسطے ایہدا ناں "حربِ فجّار" پیا۔ ابنِ سعد کہندے نیں، جس لڑائی وچ حضور پاک ﷺ شریک ہوئے، اوہ شوّال وچ لڑی گئی سی۔ ایہدے وچ بنو ہاشم دے آگو حضرت زبیرؓ بن عبدالمطلب (حضورؐ دے چاچے) سن۔ دوجے پاسے قبیلہ قیس دے لوکی سن۔ کتاباں وچ اے بھئی حضور ﷺ اپنے چاچیاں نوں تیر پھڑاندے رہے، آپ کوئی تیر نہیں چلایا۔

۱۵واں ورھہ

عبدالرحمان ابنِ جوزی کہندے نیں، حضور پاک ﷺ دی عمر پاک دا پندرھواں سال سی، جد سُوقِ عکاظ وچ تشریف لے گئے۔ "ضباحۃ الطرب" وچ اے جے ایہ بزار عرب دیاں ساریاں منڈیاں توں وڈّا تے مشہور سی۔ پہلی ذی قعدہ نوں ایہدا افتتاح ہندا سی تے اک مہینہ ویہہ دن ایہ کُھلا رہندا سی۔ مُسندِ احمد، معجم طبرانی تے اصابہ فی تمیز الصحابہ وچ لکھیا اے، جے حضور پاک ﷺ نبوت دے اعلان توں مگروں وی عکاظ اور ذوالمجاز دیاں منڈیاں وچ تشریف لے جاندے سن، تے توحید

دی تبلیغ فرماندے سن۔

سُوقِ عکاظ اوہ مشہور بزار یا منڈی اے، جتھے قُس بن ساعدہ حضور پاک ﷺ توں پہلوں، آخر الزمان نبی ﷺ دے تشریف لیاون دیاں خبراں دیندا رہیا۔ ایس منڈی دے موقعے تے، تجارتی لین دین وی ہندا سی، شاعر اپنے قصیدے سُناوندے سن، خطیب تقریراں کردے سن۔ قبیلیاں دے سربراہ فیصلے سناوندے سن تے تاجراں دے کاروبار دیاں شرطاں طے ہندیاں سن۔ حضور پاک ﷺ پہلی واری ایس منڈی وچ اپنی عمر پاک دے پندرھویں سال تشریف لیائے۔

ساڈا خیال اے، بھئی حضور پاک ﷺ دے والد پاک، حضرت عبداللہؓ وی تاجر سن، چاچے ہوری (حضرت ابو طالبؓ) بھی تجارت کردے سن۔ حضور پاک ﷺ دے والد شام وچ کاروبار کر کے یثرب آئے، اوتھوں کھجوراں لینیاں سن نیں۔ اوتھے ای فوت ہو گئے۔ تے اوہناں دا تجارت دا سامان حضور پاک ﷺ دے حساب وچ حضرت عبدالمطلبؓ کول آیا ہوئے گا۔ فیر حضرت ابو طالبؓ دے ذمے پیا ہوئے گا۔ تے، حضور پاک ﷺ جیہڑا تجارتی منڈیاں وچ جاندے سن، ایہدا مقصد تجارت ہُندا سی۔ تماشے ویکھن دے تے آپ سرکار ﷺ شوقین ای نہیں سن۔ ایس واسطے عکاظ دی منڈی وچ وی حضور ﷺ تجارت واسطے ہی آئے سن۔

۱۶واں ورہہ

شیخ محمد رضا مصری تے کجھ ہور سیرت نگار لکھدے نیں، بھئی حضور پاک ﷺ اپنے چاچے حضرت زبیر بن عبدالمطلبؓ نال سولہ سال دی عمر چ یمن گئے۔ ایس سفر دا مقصد وی تجارت سی۔ "روضۃ الاحباب" وچ ایس سفر ویلے عمر مبارک ۱۷ سال درج اے تے "سیرتِ دحلانیہ" وچ ۱۹ سال۔ عبدالرحمان ابن جوزی ۱۳ سال

یا زیادہ عمر دَسدے نیں۔

"روضۃ الاحباب" وچ اے کہ اک روایت دے مطابق حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب نے حضرت ابو طالبؓ (جیہڑے سرکار ﷺ دے سرپرست سن) کولوں اجازت لئی تے حضور پاک ﷺ نوں اپنے نال یمن لے گئے۔ ایہدے توں پتا لگدا اے جے سرکار ﷺ نے یمن دا اک سفر اپنے چاچے حضرت عباسؓ نال وی کیتا۔

ایس سال حضور پاک ﷺ دی پھُپھی اُمیمہ بنتِ عبدالمطلبؓ دے گھر عبداللہ پیدا ہوئے۔ ایہ عبداللہ بن جحشؓ اُحد دی جنگ وچ چالی سال دی عمر وچ شہید ہوئے۔ ہن ایہناں دی قبر سیّد الشہدا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تے حضرت مُصعب بن عمیرؓ دی قبر دے نال، جبلِ اُحد دے تھلے اے۔

۱۷واں ورہہ

"اَصَحُّ السِّیَر" وچ عبدالرؤف دانا پوری لکھدے نیں، بھئی قریش وچ وڈّی عمر دے لوکی وی ہے سن، قبیلیاں دے سردار وی سن، پر کئی خاص موقعیاں تے حضور ﷺ دی گھٹ عمر دے باوجود، ایہناں نوں ثالث بنایا گیا۔ عرب اپنے وچوں گِنے مِتھے لوکاں نوں ثالث بناوندے سن، تے اوہناں تے فخر کردے سن۔ کجھ قبیلے اپنے ثالثاں دی وجہ توں بڑے مشہور سن۔ مثلاً" تمیم، ابی عینیہ، قریش، مکرک، کنانہ، قیس وغیرہ۔ "نقوش" رسولؐ نمبر دی یارھویں جلد وچ ڈاکٹر محمد یُوسف گورایہ دے مضمون وچوں ایہ مطلب نکلدا اے جے ثالثی دا طریقہ "حلف الفضول" توں بعد جاری ہویا، پر ایہ گل ٹھیک نہیں۔ ایہ طریقہ تے بہت پہلوں تو چل رہیا سی۔ یعقوبی نے مختلف قبیلیاں دیاں ثالثاں دی فہرست دتی اے، جہدے وچ کجھ زنانیاں وی ہے نیں۔

ابو الحسن علی ندوی نے "نبیِ رحمت ﷺ" وچ تے عبدالرؤف دانا پوری نے "اصح السیر" وچ لکھیا اے کہ حضور پاک ﷺ لڑکپن توں ای صادق تے امین مشہور سن۔ سچے تے امانت دار۔ نوجوانی وچ تے حضور پاک ﷺ دیاں ایہ صفتاں لوکاں وچ عام ہو گئیاں سن، تے نزدیک دور والے چنگیاں صفتاں تے اُچے اخلاق دی وجہ توں، آپ سرکار ﷺ دی بڑی عزت تے تعظیم کردے سن۔

۱۸واں ورہہ

اثر فاضلی نے اپنی کتاب "تاجدارِ حرم" وچ لکھیا اے جے حضور پاک ﷺ نے اٹھارہ سال دی عمروچ تجارت دا پیشہ اختیار کیتا۔ پر ایہ گل اِنج غلط اے، کہ آپ سرکار ﷺ نے ایس توں پہلا، حضرت ابو طالب، حضرت زبیرؓ تے حضرت عباسؓ نال شام تے یمن دے سفر کیتے تے جیہڑیاں تجارتی منڈیاں وچ شرکت کیتی، اوہ وی تجارت واسطے ای سی۔ سچ ایہ اے بھئی حضور پاک ﷺ ایس عمر تک پہنچدیاں پہنچدیاں تجارت دے پیشے وچ خاصے مشہور ہو چکے سن۔

۱۹واں ورہہ

حضور پاک ﷺ اُنھیاں ورہیاں دے ہوئے تے عبدالرحمان ابن جوزی مطابق ہرمز بن کسریٰ مر گیا، تے اوہدا پُتر پرویز فارس دی بادشاہی تے قابض ہویا۔ ایہ پرویز اوہو ای کم بخت اے، جنھے آپ سرکار ﷺ دا رُقعہ پاڑ دِتا سی تے حضور پاک ﷺ دے ارشاد موجب اَنت اوہدی بادشاہی وی اوسے طرح ٹوٹے ٹوٹے ہوئی سی۔

حضور پاک ﷺ ۱۹ سال دے سن، جد حضرت ابو طالب دے گھر

حضرت جعفر طیارؓ پیدا ہوئے۔ ایہ حضرت جعفرؓ حضرت علیؓ دے وڈے بھرا سن۔ ایہناں نے حبشہ دے بادشاہ اصحمہ نجاشی دے سامنے قریش دے کافر سفارت کاراں دے جواب وچ بڑی زبردست تقریر کیتی سی۔ ایس تقریر نوں سن کے ای اصحمہ نجاشی نے مسلماناں نوں پناہ دِتی تے کافر ذلیل ہو کے واپس ہوئے سن۔ حضرت جعفرؓ جنگ مُوتہ وچ شہید ہوئے سن۔

۲۰واں ورہہ

مُسندِ احمد وچ ہے کہ ویہہ سال دی عمر مبارک وچ وی حضور پاک ﷺ دا سینہ چیریا گیا، نعوذ باللہ فیر اک واری صفائی ہوئی، فیر اک واری فرشتیاں نے سینے وچ نور بھریا۔ احمد بن زینی دحلان لکھدے نیں کہ ایہ واقعہ ویہہ سال دی عمر وچ نہیں، دس سال دی عمروچ ہویا سی۔ فیر وحی شروع ہون لگیاں ہویا، تے بعدوں، معراج دے موقعے تے پیش آیا۔

اِنج، ساڈیاں سیرت نگار مہرباناں نے حضور پاک ﷺ دا سینہ چار پنج واری چِرا دِیا، تاں کدھرے جا کے (نعوذ باللہ) صفائی ستھرائی ہوئی۔ اللہ معاف کرے۔

"المواہب اللدُنیہ" وچ امام قسطلانی تے "سیرتُ المصطفیٰ" وچ میر ابراہیم سیالکوٹی لکھدے نیں، جے حضور پاک ﷺ نے شام دا اک سفر ویہاں سالاں دی عمر مبارک وچ وی کیتا، جدھے وچ آپ سرکار ﷺ دے نال حضرت ابوبکرؓ سن۔ حضرت ابوبکرؓ دی عمر اوس ویلے اٹھارہ ورہے سی۔

عبدالرحمان ابن جوزی "الوفا" وچ لکھدے نیں کہ حضور پاک ﷺ دی ویہہ سال دی عمروچ "حلف الفضول" ہویا۔ ایہدے تحت، ساریاں لوکاں نے قسم کھادی سی کہ ہر مظلوم دی مدد کیتی جاوے گی، اوہنوں اوہدا حق دلوایا جائے گا تے

ظالم دے خلاف ایہ ہتھ اودوں تیکر اُٹھے رہن گے، جد تیک ظلم دا ناں نشان نہ مٹ جاوے۔ حلف الفضول وچ بنو ہاشم، بنو زہرہ تے بنو تیم شامل سن۔ ڈاکٹر محمد یُوسف گورایہ بنو اسد تے بنو حارث نوں وی شامل لکھدے نیں۔ پیر محمد کرم شاہ "ضیاء النبی" دی دوجی جلد وچ حلب یونیورسٹی دے پروفیسر، ڈاکٹر التونجی مطابق لکھدے نیں جے حلف الفضول دے منصوبے دی تجویز ای حضور پاک ﷺ نے دِتّی سی۔

۲۱واں ورھہ

سر ولیم میور "لائف آف محمد ﷺ" وچ لکھدے نے جے تحقیق کرن والے غیر مسلم ایس نتیجے تے اپڑے نیں کہ حضور پاک ﷺ اپنی جوانی وچ بڑے چنگے اخلاق والے، بڑے سچّے، گھٹ بولن والے تے ہر گل پکّی پیڈی کرن والے تے شریف سن۔ مطلب ایہ بھئی ویہہ اکی سال دی عمر وچ آپ سرکار ﷺ دیاں ایہ صفتاں ہر جانن والے نوں معلوم سن تے لوکی ایہناں عادتاں پاروں حضور ﷺ دی عزت کردے سن۔

۲۲واں ورھہ

آر، وی، سی باڈلے "دی میسنجر" وچ حضور ﷺ دے کئی اوہناں تجارتی سفراں دا وی ذکر کیتا اے جنھاں وچ حضرت خُزیمہؓ حضور ﷺ دے نال گئے۔ "سیرت الرسولؐ مِنَ القران" وچ یمن نال حضور پاک ﷺ دے تجارتی تعلقات، اُتے کئیاں سفراں دا ذکر ملدا اے۔ جرش ول تجارتی سفر دا ذکر وی ملدا اے۔ شبلی، مولانا مودودی تے ڈاکٹر نور محمد غفاری لکھدے نیں، جے جرشؔ وی یمن

وچ اے۔

مارگولوس نے لکھیا اے کہ حضور پاک ﷺ نے بحیرہ مردار (ڈیڈ سی) وی و یکھیا۔ سید سلیمان ندوی کہندے نیں، کہ جے حضور پاک ﷺ دے بحرین جان والی روایت ٹھیک اے تے خلیج فارس حضور پاک ﷺ نے ویکھی ہووے گی۔ بحیرہ مردار والی گل وی ٹھیک ای لگدی اے، کیوں جے آپ سرکار ﷺ عرب تے شام دے درمیان کئی واری تجارت واسطے گزرے سن۔

مسند احمد وچ اے، "عام الوفود" وچ (جس سال حضور ﷺ دی بارگاہے عرب دی دُور دُراڈیاں بھاں توں لوکاں دے وفد حاضر ہوئے) بحرین توں عبدالقیس دا وفد آیا تے آپ سرکار ﷺ نے بحرین دیاں کئی بھاں دا ناں لے کے اوہناں دا حال پچھیا۔ وفد والے کہن لگے، تسیں تے ساڈے ملک توں ساڈے توں وی زیادہ جان دے او۔ آپ سرکار ﷺ نے فرمایا، میں تہاڈے ملک دی بتیری سیر کیتی اے۔

محمد احسان الحق سلیمانی تے پروفیسر اختر راہی لکھدے نیں جے حضور پاک ﷺ نے حبشہ ول وی کئی سفر کیتے۔ ایسے طرح، نجد، نجران، دبا، فلسطین، عمان، مصر دیاں سفراں دا ذکر کتاباں وچوں ملدا اے۔ باڈلے نے تے حلب، انطاکیہ، بیروت، پامیرا تے بعلبک تک دے سفر لکھے نیں۔ ظاہر اے، آپ سرکار ﷺ نے ایہ سارے سفر اپنی حیاتی پاک دے مختلف ورھیاں وچ کیتے جنھاں وچوں کئی سفر اِکّی بائی سال دی عمر مبارک وچ کیتے ہون گے۔

۲۳واں ورھہ

ایہناں تجارتی سفراں دا نتیجہ ایہ نکلیا کہ آپ سرکار ﷺ دی تجارتی سیانف دی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ اوس ویلے تجارت ایس طرح کیتی جاندی

سی جے کوئی بندہ اپنا سامان لے کے عرب دے کسے دُوجے شہر' (یا منڈی) یا کسے
دوجے ملک وچ جاندا سی تے اوہدے شہر گراں دے دُوجے تاجر اپنا سامان وی اوہدے
سپرد کر دیندے سن۔ اوہ بندہ اوہناں دا سامان وی ویچدا سی تے فیر اوتھوں ہور اوہ
سامان خرید کردا سی جیہڑا اوہدے اپنے شہر یا راہ وچ اون والے دوجیاں شہراں وچ
نفعے تے وِک سکدا ہووے۔

جنہاں دا سامان کوئی ہور لے جاندا سی' تے اوہناں واسطے ہور سامان خرید
کے لے اوندا سی' کسے ویلے اوہ تجارتی سفر تے ٹرپیندے تے ایہو ای طریقہ اوہ
کردے سن۔

حضور پاک ﷺ کدی خود سفر تے جاندے سن تے کدی آپ سرکار
ﷺ دا سامان دُوجے لے جاندے سن۔

۲۴واں ورہہ

سیرت دیاں کتاباں وچ لکھیا ہویا اے جے حضور پاک ﷺ دی تجارت
وچ مہارت' سچائی تے امانت داری دی شہرت سُن کے حضرت خدیجہؓ نے آپ
حضور ﷺ نوں پیشکش کیتی کہ آپ ﷺ اوہناں دا سامان وی تجارت
واسطے لے جان۔ ایہ گل بات ایس طرح لکھی جاندی اے جیویں حضور پاک
ﷺ بڑے غریب تے حضرت خدیجہؓ بڑیاں امیر سن' تے آپ ﷺ دی شہرت
خدیجہؓ تیکر اپڑی تے اوہناں آپ سرکار ﷺ دے سپرد کم کیتا۔ اِنج لگدا اے
جس طرح حضرت خدیجہؓ کسے ہور قوم نال تعلق رکھدیاں سن تے سرکار ﷺ دا
کسے اور خاندان نال تعلق سی' تے آپس وچ قربت دا کوئی سلسلہ نہیں سی۔

اصلیت ایہ ہے کہ حضور پاک ﷺ دی سکی پیاری پھُپھی حضرت صفیہؓ
حضرت خدیجہؓ دی سکی بھرجائی سن۔ حضرت خدیجہؓ دے بھرا عوّام حضرت صفیہؓ دے

شوہر سن۔ حضرت خدیجہؓ دے بھتریجے حکیم بن حزامؓ جوانی توں حضور ﷺ
دے بڑے بیلی سن۔ مسلمان تے ایہ فتح مکّہ توں بعد ہوئے سن' پر حضور ﷺ
دے نال ایہناں دی محبت کدے وی نہیں گھٹی۔ حضرت خزیمہؓ وی حضرت خدیجہؓ
دے رشتے دار سن تے حضور ﷺ دے دوست سن۔ حضرت خدیجہؓ دی بھابھی
حضرت صفیہؓ دے بھائی حضرت حمزہؓ حضور پاک ﷺ دے دوست' پیارے
چاچے تے دُدھ شریک بھرا وی سن۔ آپ سرکار ﷺ دی حضرت حمزہؓ نال محبت
تے دُنیا جاندی اے۔

پتا نہیں' ایہ ساریاں رشتے داریاں ساڈے سیرت نگار حضرات نوں کیوں نظر
نہیں آئیاں۔ اصل گل اینی اے جے حضور ﷺ دی پاک حیاتی حضرت خدیجہؓ
دے سامنے سی۔ اوہناں حضور ﷺ نوں کہیا' بھئی اپنے مال اسباب نال اوہناں
دا تجارتی سامان وی شام لے جان' تے اوسے طرح ویچن جس طرح لوکاں دا
ویچدے نیں۔ ایہدے وچ مزدوری یا ملازمت دا کوئی سوال نہیں سی۔

۲۵واں ورہہ

حضرت خدیجۃ الکُبریٰؓ نال حضور پاک ﷺ دا نکاح ۱۹ جمادی الاوّل نوں'
پیر کے دن ہویا۔ شاہ مصباح الدین شکیل "سیرت احمدِ مجتبیٰ ﷺ" وچ لکھدے
نیں کہ آپ سرکار ﷺ دے نال ابو طالبؓ حمزہؓ ابوبکرؓ توں اڈ' مضر اتے قریش
دے سردار ایس نکاح وچ شریک سن۔ نکاح دے موقعے تے حضرت ابو طالبؓ' ورقہ
بن نوفل تے حضرت خدیجہؓ دے چاچے عمرو بن اسد نے خطبے پڑھے۔ معین واعظ
کاشفی دے بقول' پنج سو مثقال یا پنج ہزار مثقال سونا مہر مقرر ہویا۔ شیخ عبدالحق محدث
دہلوی "مدارج النبوت" وچ بارہ اوقیہ سونا لکھدے نیں۔ ابنِ ہشام' احمد بن زینی
دحلان' مُلّا معین واعظ کاشفی تے علامہ قسطلانی ایہدے نال ویہہ اونٹھ وی دسدے

نیں، عبدالحق دہلوی اُنج اوتھ کہندے نیں۔ حضور پاک ﷺ نے ایس موقعے تے ولیمے دی دعوت دی کیتی۔ حضور پاک ﷺ نے شادی دے موقعے تے حضرت برکہؓ (امِ ایمن) نوں آزاد کر دتا۔ شادی توں بعد حضور ﷺ حضرت ابوطالبؓ توں وکھرے رہن لگ گئے۔

"روضتہ الاحباب" وچ لکھیا ہویا اے کہ وحی نازل ہون توں پندرہ سال پہلوں، آپ سرکار ﷺ نے کوئی آواز سُنی سی، پر کوئی شے نظریں نہیں سی آئی۔

ایسے سال حضور پاک ﷺ دی پیاری پھپھی حضرت صفیہؓ دے گھر پتر جمیا جمدا ناں زبیر رکھیا گیا۔ ایہ حضرت زبیر بن عوامؓ ۶۴ سال دی عمر وچ ۳۶ھ وچ شہید ہوئے سن۔

۲۶واں ورہہ

ابن اثیر لکھدے نیں، حضور پُرنور ﷺ دے عزیز دوست حضرت ابوبکر صدیقؓ دے گھر ہجرت توں ستائی سال پہلوں بیٹی پیدا ہوئی جنھاں دا ناں اسماء رکھیا گیا۔ ایہ اوہوای اسماء نیں جیہڑیاں ہجرت دے موقعے تے ہر روز غارِ ثور تیکر جا کے آپ سرکار ﷺ تے حضرت ابوبکرؓ نوں روٹی اپڑاندیاں سن۔

کتاباں وچ ہجرت دے موقعے دا ذکر کردیاں، حضرت اسماء نوں کُڑی لکھیا جاندا اے۔ جے ابنِ اثیر دی گل سچ ہے جیہڑی اوہناں ابو نعیم دے حوالے نال لکھی اے، تے فیر کُڑی والی گل سچ نہیں۔ ہاں، ایہ ثابت ہو جاندا اے کہ اسماء حضرت زبیر بن عوامؓ توں سال کُو چھوٹیاں سن۔

سیرت دیاں کتاباں وچ ایہ لکھیا ہویا اے بھئی حضور ﷺ دا نکاح عرب دی مشہور تاجر خاتون حضرت خدیجہؓ نال ہویا تا آپ ﷺ دے سارے معاشی مسئلے حل ہو گئے۔ ہاں، ضیاء الدین کرمانی نے اپنی انگریزی کتاب "دی لاسٹ

میسنجرودِ دی لاسٹنگ میسیج" وچ لکھیا اے کہ حضرت خدیجہؓ دا آپ سرکار ﷺ دا معاشی سہارا بننا بے اصل اے۔ آپ سرکار ﷺ تے خود بڑے وڈے تاجر سن۔ میرا خیال اے، حضور ﷺ بیوی دا مال کھاندے ہُندے، تے دشمناں وچوں کوئی نہ کوئی ایہ طعنہ ضرور دیندا، پر اج تیکر کوئی ایہو جہی گل سامنے نہیں آئی۔

فیر، سرکار ﷺ نے حجتہ الوداع دے موقعے تے خود فرمایا، جے وہٹیاں دا روٹی کپڑا بندیاں دی ذمہ واری اے۔ سُننِ ابو داؤد وچ حدیث اے: آقا حضور ﷺ نے فرمایا، عورت دا نان نفقہ ادا کرنا مرد تے واجب اے۔ بخاری شریف وچ اے، خاوند دا، بیوی تے خرچ کرنا خیرات اے، "اُسد الغابہ فی معرفتِ الصحابہ" وچ اے، حضور پاک ﷺ نے فرمایا، مرد دا کمان دا ذریعہ نہ ہووے تے وہٹی شوہر تے خرچ کرے، تے ایہ صدقہ اے۔ اودھر بخاری شریف وچ اے جے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے تے میرے خاندان والیاں تے صدقہ حرام اے۔

ایہناں حُکماں دے ہُندیاں سُندیاں ایہ ممکن ای کتھے اے کہ آپ سرکار ﷺ حضرت خدیجہؓ دا مال جیہڑا صدقہ بندا اے، استعمال فرماون۔

ایس موضوع تے تفصیلی بحث میری بھین شہناز کوثر نے اپنی کتاب "حضور ﷺ کی معاشی زندگی" وچ کیتی اے۔

۲۷واں ورہہ

حضور پاک ﷺ ایہناں ساریاں ورہیاں وچ تجارت توں غافل نہیں رہے۔ آپ سرکار ﷺ اپنا پیو داوے والا کم کردے رہے۔ آر، وی، سی، باڈلے حضور ﷺ دے حضرت خدیجہؓ دے سامان نال شام دے اک سفر دا ذکر وی کردے نیں۔

عبدالقدوس ہاشمی کہندے نیں کہ حضور پاک ﷺ حضرت خدیجہؓ نال ویاہ توں بعد' دس سال تک خود تجارتی لین دین کردے نظریں اوندے نیں۔ اوہ لکھدے نیں' آپ سرکار ﷺ نے یمن' نفود (نجد) اور نجران دے سفر ایسے عرصے وچ کیتے۔ باڈلے لکھدا اے کہ حضور ﷺ نے حضرت خدیجہؓ دے مال نال میسرہ نوں نال لے کر' شام توں بعد کئی ہور تھاں دا سفروی کیتا۔

حضور پاک ﷺ نے ایس سال حضرت برکہؓ دا نکاح حضرت عبید بن زید حبشیؓ نال کردتا۔ ایہ یثرب رہندے سن' پر جاہلیت دے زمانے وچ ای اوتھوں مکے آکے رہن لگ پئے سن۔ حضرت برکہؓ دے گھر بعد وچ ایمن جمیا جیہڑا عبید دا پتر ہی سی۔ ایسے ایمن دی وجہ توں برکہ دا ناں اُمِ ایمن پیا۔

۲۸واں ورہہ

زرقانی کہندے نیں' حضور پاک ﷺ دی اولاد وچوں' ساریاں توں پہلاں حضرت قاسمؓ پیدا ہوئے۔ اوس وقت سرکار ﷺ دی عمر مبارک ۲۸ سال سی۔ قاسم دو سال زندہ رہے' فیر فوت ہو گئے۔ حضور پاک ﷺ دی کُنیّت "ابوالقاسم" ایہناں دی نسبت نال ای بنی۔

۲۹واں ورہہ

حضور پاک ﷺ ۲۹ سال دے سن' جد حضرت ابوطالبؓ دے گھر حضرت علیؓ پیدا ہوئے۔ لکھدے نیں' جے اوس دن ۱۳ رجب (جمعہ) سی۔ عام الفیل نوں تیہ سال ہو گئے سن۔ جنھاں بچیاں نوں جمدیاں ای حضور پاک ﷺ دی بارگاہ وچ لیاندا گیا' اوہناں وچ حضرت علیؓ وی نیں۔ آپ سرکار ﷺ نے

ایہناں نوں گودی چُکیا اور اپنی جیبھ مبارک ایہناں دے مُنہ وچ پائی۔ حضور پاک ﷺ نے پُچھیا' ناں کیہ رکھیا جے؟ حضرت ابوطالبؓ کہیا' زید' فاطمہ بنتِ اسد بولیاں' اَسد۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا' نہیں' ایہدا ناں علی اے۔

حضرت ابوطالبؓ نے حضور پاک ﷺ دی پرورش کیتی' سرپرستی رکھی تے ساتھ دتا۔ حضور پاک ﷺ نے حضرت علیؓ نوں نکیاں ہُندیاں ای' کوئی چونہ پنجاں ورہیاں دے سن' تے اپنی سرپرستی وچ لے لیا' اتے آپ ہی ایہناں دی پرورش کیتی۔ خود حضرت علیؓ فرماوندے سن جے میں آپ سرکار ﷺ دے پچھے پچھے انج پھردا ساں' جیویں بکری پچھے لیلا پھردا اے۔

۳۰واں ورہہ

ڈاکٹر غلام جیلانی برق نے نقل کیتا اے کہ اللہ پاک دے محبوب پاک ﷺ نوں تیہ (۳۰) سال دی عمروچ قوم ولوں "امین" کالقب ملیا۔

سیرت نگار لکھدے نیں جے حضور پاک ﷺ دی وڈی دھی' حضرت زینبؓ اوس ویلے پیدا ہوئیاں جدوں آپ سرکار ﷺ دی عمر مبارک تیہ سال سی۔

ایسے سال حضور پاک ﷺ دی پھپھی اروی بنت عبدالمطلب دے گھر پُتر جمیا' طلیب بن عمیر۔ ایہ سن ۱۳ ہجری وچ جنگ اجنادین وچ شہید ہوئے تے ایہناں دی عمر اوس ویلے ۳۵ سال سی۔ ایہناں نوں آقا حضور ﷺ نال بڑی محبت سی۔ اک بندے بارے پتا لگیونے بئی حضور ﷺ نوں مارن دی تیاری پیا کردا اے۔ گئے تے اوہدا سر لے آئے۔ ابولہب ایہناں دا ماما سی' اک واری اوہنوں جا کے کُٹاڑ چاڑھ آئے۔ ماں (حضرت ارویؓ) نوں پتا گیا تے اوہناں وی شاباش دتی۔

۳۱واں ورہہ

عبدالقدوس ہاشمی تے ہور وی کئیاں نے ایہ لکھیا اے' (ناں وی لکھیا ہووے تے حقیقت ایہو ای اے) کہ حضور پاک ﷺ حضرت خدیجہؓ نال ویاہ توں مگروں دس ورہے تجارت دے سلسلے وچ ملک دی منڈیاں وچ تے ملکوں باہر تشریف لے جاندے رہے۔

حقیقت ایہ اے کہ حضور پاک ﷺ نے ساری حیاتی تجارت کیتی۔ جدوں تیکر اسلام دی تبلیغ وچ زیادہ رُجھ نہیں گئے' خود تشریف لے جاندے رہے۔ مصروفیت وَدھ ہو گئی تے فیر آپ سرکار ﷺ دا سامان دوجے لے جاندے رہے۔ مکے پاک وچ وی تے مدینے شریف وچ وی ایہو طریقہ رہیا۔ ایس لئی ایس گل وچ کوئی شک شُبہہ نہیں کہ اوہناں ساریاں ورہیاں وچ جنہاں بارے کتاباں وچ کجھ نہیں لبھدا' حضور پاک ﷺ نے تجارت ضرور کیتی' لوکاں دے کم ضرور آئے' چنگیاں کماں وچ شریک ہوندے رہے۔

۳۲واں ورہہ

امام بُخاری نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ توں روایت کیتی اے کہ حضور پاک ﷺ دی زید بن عمرو بن نفیل نال بلدح دے مقام تے ملاقات ہوئی۔ اوتھے بُتاں دے ناں تے ذبح کتے ہوئے جانور دا گوشت پکا کے آپ سرکار ﷺ اگے رکھیا گیا تے سرکار ﷺ نے کھان توں انکار کر دتا۔ زید بن عمرو نے وی کہیا' میں وی صرف اللہ دے ناں تے کوہے ہوئے جانور دا گوشت کھاناں۔ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نے اپنی سیرت دی کتاب وچ لکھیا اے کہ زید کہندے سن' شرم کرو'

بکری نوں اللہ نے پیدا کیتا' اُہدے پین واسطے پانی اسمان توں تے کھان واسطے کھاہ بلُوٹ زمین چوں اللہ پاک نے اُگایا' تے تسیں اوہنوں اللہ دے ناں تے نہیں' بُتاں دے ناں تے کوہندے او۔

ایہ زید جاہلیت دے زمانے وچ لوکاں دیاں دِھیاں نوں زندہ زمین وچ گڈن توں بچا کے خود پالدے سن' ایہناں دے پُتر سعیدؓ بن زید حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بھنوئیے سن جنہاں دے اسلام توں گرمی کھا کے حضرت عمرؓ نے ایہناں نوں تے اپنی بھین نوں کُٹ چاڑھی سی' تے نتیجے وچ آپ اسلام لیونا پیا سانے۔

اک واری حضرت سعید بن زیدؓ نے حضور پاک ﷺ نوں عرض کیتی' جے میرے اباجی جیوندے ہندے تے تہاڈے تے ضرور ایمان لے اوندے۔ اوہ تے تہاڈی تلاش وچ کئی مُلکاں وچ پھردے رہے سن۔ میں اوہناں دی بخشش دی دعا کراں؟۔ آپ سرکار ﷺ نے فرمایا' ضرور۔ اوہناں نوں تے اللہ تعالیٰ نے قیامت نوں اک امت دی صورت وچ اٹھاونا ایں۔

۳۳واں ورہہ

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری دی کتاب "رحمتُ للعالمین ﷺ" وچ اے بھئی پہلی وحی توں ست ورہے پہلوں اک روشنی جیہی نظریں اون لگ پئی سی۔ اواز شواز کوئی نہیں سی ہُندی' صرف چمک ہندی سی۔

ایس ورہے آقا حضور ﷺ دی پیاری دھی حضرت رُقیہؓ پیدا ہوئیاں۔ امام قسطلانی نے لکھیا اے' اوس ویلے آپ سرکار ﷺ کی عمر مبارک ۳۳ سال سی۔ حضور پاک ﷺ نے ایہناں دی شادی حضرت عثمان غنیؓ نال کر دتی سی۔ ایہناں دی وفات توں بعد ایہناں دی نِکّی بھین حضرت اُم کلثومؓ نال حضرت عثمانؓ دا نکاح ہویا سی۔ ایسے لئی اوہ "ذُوالنورین" کہلاوندے نیں' دُوں نوراں والے۔

ایسے سال اللہ پاک دے محبوب ﷺ دے چاچے حضرت زبیرؓ دے گھر پُتّر ہویا جنھاں دا ناں عبداللہ رکھیا گیا۔ ابنِ اثیر "اُسد الغابہ" وچ لکھدے نیں کہ آپ سرکار ﷺ دے وصال ویلے ایہ تریہہ ورہیاں دے سن۔ سرکار ﷺ ایہناں بارے فرماوندے سن "ایہ میرے چاچے دا پُتّر تے میرا یار اے"۔

۳۴واں ورہہ

ایس سال حضور پاک ﷺ دی تیجی پیاری دھی اُمِّ کلثومؓ پیدا ہوئی۔ اُمِ کلثومؓ رقیہؓ توں نِکّی، پر فاطمہؓ توں وڈی سن۔ ایہناں دی کُنیت اُمِ کلثوم اے، بعضے لکھدے نیں کہ ناں آمنہ سی۔

حضرت رقیہؓ دی وفات توں بعد حضور پُرنور ﷺ نے ایہناں دا نکاح حضرت عثمان غنیؓ نال کر دِتّا سی۔

ایس سال حضور پاک ﷺ نے حضرت علیؓ نوں اپنی سرپرستی وچ لے لیا۔ "سیرت الرسول مِنَ القرآن" وچ اے بھئی حضرت علیؓ پنجاں چھیاں ورہیاں دے سن جد حضور پاک ﷺ نے اوہناں دی پرورش دا ذمہ لے لیا۔ حضرت علیؓ نے بچیاں وچوں ساریاں توں پہلاں، اسلام قبول کیتا۔ تے بعدوں آپ سرکار ﷺ نے اپنی پیاری دھی حضرت فاطمہ الزہراؓ دا ساک ایہناں نوں دے دتا۔ تے ایہناں وچوں جیہڑی نسل چلی، اوہ سیّد کہلاوندی اے۔

۳۵واں ورہہ

ایس سال مینہ پیا، سیلاب نے خانہ کعبہ دی عمارت نوں نقصان پہنچایا۔ نویں سریوں کعبے دی تعمیر ہوئی تے حضور پاک ﷺ وی ایہدے وچ شریک

ہوئے۔

مشہور واقعہ اے، تعمیر وچ جس ویلے حجرِ اسود رکھن دا معاملہ آیا تے قریش دے سارے قبیلے ایہو ای چاہوندے سن بھئی ایہ سعادت اوہناں نوں ملے۔ ایس گل تے لڑائی ہو چلی۔ اوس ویلے آپ سرکار ﷺ اوتھے اپڑ گئے تے سارے ایس گل تے متفق ہو گئے بھئی محمد ﷺ جو فیصلہ کرن، اوہ منیا جائے گا، کوئی اوس دے خلاف نہیں کرے گا۔

ایس طرح حضور پاک ﷺ نوں ثالث منیا گیا۔ آپ سرکار ﷺ نے چدّر وچھا کے حجرِ اسود اوہدے تے رکھیا تے ساریاں قبیلیاں دے آگوآں نوں کہیا جے اوہ پلّے پھڑ لین۔ جس ویلے پتھر اپنی رکھن والی جا دے ساہویں ہو گیا تے سرکار ﷺ نے آپ چُک کے دیوار وچ چُن دتا۔ ایس طرح سارے قبیلے ایس سعادت وچ شریک ہو گئے، کوئی محروم وی نہ رہیا، تے جھگڑا وی مُک گیا۔

کتاباں وچ اوندا اے، بھئی ایسے سال حضور پاک ﷺ نے غار حرا وچ جانا اونا شروع کر دتا۔

ایس سال حضور پاک ﷺ دی نِکّی دھی حضرت فاطمہؓ پیدا ہوئیاں۔ ابوبکر رازی، ابنِ عبدالبر ہوریں تے کجھ ہور کہندے نیں، پر ابنِ جوزی دے مطابق حضرت فاطمہ پہلی وحی توں پنج ورہے پہلاں پیدا ہوئیاں سن۔ ایہدی تائید وچ حضرت عباسؓ دا قول وی ملدا اے بھئی حضرت فاطمہؓ اوس سال پیدا ہوئیاں جس سال کعبے دی تعمیر ہو رہی سی۔

۳۶واں ورہہ

گھٹ ای کوئی ایسا واقعہ ہووے گا، جیہدے بارے سیرت نگاراں وچ اختلاف نہ ہووے۔ حضور ﷺ دے چاچے حضرت زبیرؓ دی وفات دے متعلق

وی ایہوای حال اے۔ سلمان منصور پوری تے ہور کئی' ایہناں دی عمر ۳۴ ورہے دسدے نیں۔ کئیاں نے سولہ توں لے کے '۲۱' '۲۲' تے ۳۵ سال وی لکھی اے۔

عبدالرحمان ابنِ جوزی' شیخ عبدالحق محدّث دہلوی تے ہور کئی اہم سیرت نگار لکھدے نیں جے کعبے دی تعمیر ویلے حضور پاک ﷺ دی عمر مبارک ۳۵ ورہے سی۔ ابنِ ہشام کہندے نیں' ایس موقعے تے حضرت زبیرؓ وی شامل سن تے اوہناں کجھ شعر وی کہے سن۔ ابنِ ہشام نے اوہ شعر نقل وی کیتے نیں۔ مطلب ایہ بنیا کہ حضرت زبیر بن عبدالمطلبؓ حضور پاک ﷺ دی ۳۵ سال دی عمر تیکر جیوندے سن' پر نبوت دے اعلان ویلے وفات پا چکے سن۔

۳۷واں ورہہ

ڈاکٹر غلام جیلانی برق لکھدے نیں کہ حضور پُرنور ﷺ دی عمر مبارک ۳۷ سال سی جس ویلے آپ سرکار ﷺ نے حرا دی غار وچ عبادت شروع کر دتی سی۔

پیر محمد کرم شاہ کہندے نیں کہ جُندب بن جنادہ جیہڑے ابوذر غفاریؓ دے ناں تے مشہور نیں' قدرتی طور تے کفر شرک دے بڑے مخالف سن۔ تے حضور پاک ﷺ تے پہلی وحی اون توں تن ورہے پہلوں ای اللہ تعالیٰ دی عبادت کرن لگ پئے سن۔ اصل وچ ایہ ابوذرؓ دا کفر تے کافروں دے خلاف عملی جہاد سی۔

۳۸واں ورہہ

علامہ جلال الدین سیوطی لکھدے نیں بھئی حضور پاک ﷺ صادق تے امین تے پہلوں ای مشہور ہو گئے سن۔ جس ویلے کوئی بندہ اونٹ ذبح کردا سی' یا

ہور کوئی اجیہا چنگا کم کردا سی' آپ سرکار ﷺ نوں دعا واسطے کہیا جاندا سی۔ سیوطی کہندے نیں' کعبے دی دوبارہ تعمیر توں بعد ایہ طریقہ عام ہو گیا سی۔

۳۹واں ورہہ

گویڑ اے بھئی ایہناں ورہیاں وچ حضور پاک ﷺ تجارت توں وی غافل نہیں رہے' لوکاں دے کم وی اوندے رہے' غار حرا وچ دی اون جان ہو گیا'۔ ----- تے حضور پُرنور ﷺ دے اخلاق تے آپ دی سیرت پاروں لوکی آپ نوں سچّا تے امین وی آکھدے سن۔ جدوں کوئی اونٹھ کوہندے سن تے دعا آپ سرکار ﷺ کولوں کراندے سن۔ نالے جس ویلے آپو وچ کوئی لڑائی جھگڑے دی حالت پیدا ہندی سی تے فیصلہ وی سرکار ﷺ کولوں ای کراندے سن۔ ابنِ سعد کہندے نیں' حضور پاک ﷺ دے اعلانِ نبوت تو پہلاں لوکی آپ ﷺ کولوں فیصلے کراندے سن۔ آپ ﷺ نوں ثالث تے حَکم بنایا جاندا سی' تے کوئی بندہ وی ایہو جیہا نہیں سی ہندا سی' جیہڑا آپ ﷺ دے فیصلے نُوں ناں منّے۔

ابنِ اسحاق کہندے نیں۔ پہلی وحی نازل ہون توں پہلاں ای راہب تے کاہن آپ سرکار ﷺ دے تشریف لیاون تے نبوت دا اعلان فرماون بارے خبراں بیان کرن لگ پئے سن۔

۴۰واں ورہہ

ایس ورہے حضور پاک ﷺ دا بہتا ویلا حرا غار وچ گزردا رہیا۔ آپ ﷺ اوتھے اللہ پاک دی عبادت کردے رہے۔ ایس عرصے وچ توریت زبور دیاں عالماں' کاہناں تے دوجے پیشین گوئیاں کرن والیاں نے حضور ﷺ دی نبوت

دے اعلان دیاں خبراں دِتیاں۔ کتاباں وچ اوندا اے بھئی کئی جِنّاں نے وی ایہ اطلاواں دتیاں۔

حضور ﷺ نے زندگی وچ ہمیشہ تجارت کیتی۔ عرب وچ تجارت دے دو طریقے سن۔ یا تے بندہ آپ اپنا تے دوجیاں دا سامان تے رقم لے کے دوجی منڈی یا دوجے ملک جاندا سی۔ سامان اوتھے ویچ کے، جیہڑیاں شیواں اوتھوں سستیاں لبھدیاں سن، اوہ اوتھے لے جاندا سی، جتھے اوہناں دی مانگ ہووے تے اوہ مہنگیاں وِک سکن۔ واپس اوندیاں وی آپنے علاقے دی ضرورتاں مانگاں مطابق چیزاں لے اوندا سی۔ دوجا طریقہ ایہ سی کہ جیہڑا بندہ سامان لے کے ٹردا سی، اوہنوں آپنا سامان دِتا جائے تے اوہنوں ویچن تے ہور سامان خریدن دی ساری ذمے داری اوسے دوجے بندے دی ہووے۔

حضور ﷺ ۳۹ویں ورہے تیکر تے آپ وی سامان لے کے عرب دیاں منڈیاں وچ جاندے رہے، دوجیاں ملکاں وچ وی تشریف لے جاندے رہے۔ پر جد حرا غار وچ عبادت زیادہ کیتی تے تجارت دا اوہ دُوجا طریقہ اختیار فرمایا، کہ اپنا تجارت دا سامان اپنے دوجے شریک تجارت بندیاں ہتھیں باہر بھیجنا، تے باہروں منگاؤنا شروع کیتا۔ تے زندگی وچ فیر ایسوای طریقہ اختیار کیتی رکھیا۔

۴۱واں ورہہ

ایس سال رمضان وچ حضور پاک ﷺ حرا غار وچ سن جے فرشتہ جبرئیل (علیہ السلام) حاضر ہویا۔ اوہنے حضور پاک ﷺ تیکر پہلی وحی اپڑائی۔ ایس موقعے تے جو کجھ کہیا جاندا اے کہ حضور ﷺ نوں جبریلؑ نے کہیا، "پڑھو" تے آپ ﷺ نے فرمایا، "میں پڑھیا لکھیا نہیں" ایہ ٹھیک نہیں۔ "ما انا بقارئ" دا معنا ایہ اے کہ میں نہیں پڑھدا۔ جس ویلے جبریلؑ نے "اقرأ" توں ودھ کے

"اقرأ باسم ربک الذی خلق" — کہ اپنے پیدا کرن والے رب دے ناں تے پڑھو، کہیا تے حضور ﷺ نے پڑھیا۔

جبریلؑ دے کہن اُتے کوئی کم کرن دی حیثیت کوئی نہیں سی، ایس لئی انکار کیتا۔ تے جس ویلے رب سچے دا ناں آیا تے پڑھن لگ پئے۔ ابنِ ہشام تے سیّد جمال حسینی لکھدے نیں کہ جبریلؑ دے ہتھ وچ ریشمی کپڑا سی جہدے اُتے لکھیا ہویا پڑھن واسطے کہیا گیا سی۔ مطلب ایہ ہویا کہ ایہ زبانی سبق پڑھن دی گل نہیں سی، لکھیا ہویا پڑھن دی گل سی۔ حضور پاک ﷺ کسے سکولے نہیں سن گئے، پر پڑھے لکھے ہوئے آئے سن۔ ایس واسطے جیہڑے ویلے اللہ دے ناں تے پڑھن دی گل آئی تے آپ ﷺ نے پڑھ لیا۔

عام طور تے کتاباں وچ لکھیا ہوندا اے جے حضور پاک ﷺ نوں ایس موقعے تے نبوت دتی گئی۔ اصل حقیقت ایہ اے کہ ایس موقع تے نبوت دے اعلان دی تیاری کیتی گئی، وحی دا اونا شروع ہویا سی۔ نبی تے حضور ﷺ اوس ویلے وی سن جد حضرت آدم علیہ السلام دا اجے پُتلا ہی تیار ہویا سی، روح وی نہیں سی پھُوکی گئی۔

ایس موقع تے ایہ وی کہیا جاندا اے کہ حضور ﷺ گھر آئے تے کنب رہے سن۔ اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے آپ ﷺ تے کمبل دے دِتا۔ کنبنی ای نہیں سی لہندی۔ ساڈی اماں ہوراں نے کجھ تسلّی دِتّی۔ بعدوں اوہ آپ سرکار ﷺ نوں ورقہ بن نوفل کول لے گئیاں۔ اوہناں نے کہیا، تسیں تے نبی او، تہانوں ڈرن کنبن دی کیہ لوڑ اے۔ تاں آپ ﷺ دی کنبنی تھمی۔ ایسو جیہیاں روایتاں بارے تحقیق کرن دی ضرورت اے کہ کتھوں تیکر درست نیں۔ نبی تے پنگھوڑے وچ وی ہووے تے قرآن موجب اعلان کردیندا اے کہ میں (حضرت عیسیٰؑ) اللہ دا بندہ واں، تے کتاب لے کے آیا ہویا نبی آں۔ کنبنی دی روایت من لیئے تے اوہ بہت ساریاں روایتاں جھٹلاونیاں پیندیاں نیں جنہاں

پاروں، بچپنے توں لے کے چالیہ سال دی عمر تیکر سیکڑے واری ایہ گلاں سامنے اوندیاں رہیاں جے حضور ﷺ نبی نیں۔

ایس موقع تے ورقہ بن نوفل نے جیہڑا قصیدہ حضور پاک ﷺ دی شان وچ کہیا، اوہدے وچ اوہناں دے نبی ہون، اَتے اپنے مَن دی گل کیتی۔ ایسے لئی کئی لوکی ورقہ بن نوفل نوں مسلمان مَندے نیں۔ بھاویں اوہ حضور ﷺ دے اعلان تیکر زندہ نہیں سن رہے۔

حضورؐ تے پہلی وحی نازل ہوئی تے آپ ﷺ نے اپنے گھروالیاں تیکر دعوت پہنچائی۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ فوراً ایمان لے آئیاں۔ حضرت علیؓ حضور ﷺ دے کول ای پرورش پا رہے سن۔ اوہناں اُتے آپ سرکار ﷺ کے اخلاق، کردار تے نیکیاں دا پرچھاواں سی۔ اوہ نکّے سن، پر اوہناں ایمان لیاؤن وچ ذرا سوچ وچار نہیں کیتی۔ کیوں جے حضرت خدیجہؓ اور حضرت علیؓ کولوں ودھ کنہوں پتا سی کہ حضور ﷺ نبی نیں۔ اوہ جھوٹھ بولدے ای نہیں، تے اوہناں اُتے وحی اون وچ کوئی اچنبھے دی گل ای نہیں۔

حضرت ابوبکرؓ نے ایمان لیاؤن وچ ذرا وقت نہیں لایا۔ اوہ حضور ﷺ دے دوست سن۔ حضور ﷺ دیاں خوبیاں اچھائیاں توں واقف وی سن، تے اینہاں خوبیاں دا اثر وی حضرت ابوبکرؓ دے مزاج تے بہت سی۔ حضرت زید بن حارثؓ حضور ﷺ دے ازاد کیتے ہوئے غلام سن، اوہ وی پہلیاں مسلماناں وچوں نیں۔

۴۲واں ورھہ

ایس سال ساڈی سوہنے سچّے رسول ﷺ نے اندرواندری تبلیغ دا کم جاری رکھیا۔ ایس خُفیہ تبلیغ دے نتیجے وچ جیہڑے بندے ایمان لیائے، اوہناں وچ

حضرت عثمان غنیؓ سن جیہڑے حضرت ابوبکرؓ دی تبلیغ نال مسلمان ہوئے۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ تاجر سن، ایہ وی پہلیاں ایمان لیاون والیاں وچ نیں۔ اینہاں وی بتھیریاں سختیاں جھلّیاں۔ ایہ اوہو ای طلحہؓ نیں جنہاں اُحد دی جنگ وچ حضور پاک ﷺ دی حفاظت واسطے جان لڑائی تے آپ ﷺ نے اینہاں نوں زندہ شہید فرمایا۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ستویں مسلمان سن۔ بعدوں، اللہ دی راہ وچ پہلا تیر ایہناں ای چلایا۔ ایہناں دے دادا جی حضور پاک ﷺ دے ناناجی سن۔ حضرت زبیر بن عوّام دے والد حضرت خدیجہؓ دے سکّے بھرا، تے حضور ﷺ دی پیاری پھپھی حضرت صفیہؓ دے شوہر سن۔ حضرت زبیرؓ سولہ کُو سال دے سن جس ویلے مسلمان ہوئے۔ ایہ وی پہلیاں مسلماناں وچوں نیں۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ حضرت ابوسلمہؓ حضرت عثمان بن مظعونؓ تے حضرت عبیدہ ابن حارث (رضی اللہ عنہم) اکٹھے ہی حضور پاک ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہوئے تے ایمان لیائے۔

۴۳واں ورھہ

ایس سال زید بن عمرو بن نفیل دے پُتر سعید بن زیدؓ تے اوہناں دی بیوی فاطمہ بنتِ خطاب (حضرت عمرؓ دی بھین) اسلام لیائے۔ ایہ دونویں جنے حضرت عمر فاروق اعظمؓ دے ایمان لیاؤن کا سبب بنے سن۔

حضرت خالد بن سعید بن العاصؓ وی ایسے سال اسلام لیائے۔ پہلی وحی لکھن دی سعادت ایہناں دے حصے آئی سی۔ پیو ایہناں نوں بڑا ماردا سی۔ بنو مخزوم دے حضرت ابوعبداللہ ارقمؓ ایمان لیائے۔ ایہ یارھویں مسلمان سن۔ ایہناں دے مسلمان ہون توں بعد، ایہناں دا گھر "دارِ ارقم" مسلماناں دا تبلیغ گڑھ بن گیا۔ جتّاں

چ شعبِ ابی طالب دا واقعہ نہیں ہویا، دارِ ارقم ای اسلام دا مرکز رہیا۔

حضرت نُعیم بن عبداللہ، حضرت بلال بن رباح تے حضرت خباب بن الارت (رضی اللہ عنہم) وی "السابقون الاوّلون" وچ گنے جاندے نیں۔
حضرت بلالؓ تے حضرت خبابؓ اُتے کافراں بڑے بڑے ظلم کیتے، پر ایہناں حضور پاک ﷺ دا پلّہ نہ چھڈیا۔

مکیوں باہروں حضرت ابوذر غفاریؓ پہلے مسلمان نیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت جعفر طیارؓ، حضرت عبداللہ بن جحشؓ، حضرت عثمان بن مظعونؓ دے بھرا تے پتر، حضرت خنیس بن حذافہؓ، حضرت مسعود بن ربیعہؓ، حضرت عیاشؓ بن ربیعہؓ، حضرت طلیبؓ، حضرت مصعب بن عمیرؓ، حضرت صہیب بن سنان رومیؓ وی ایسے سال ایمان لیائے۔

۴۴واں ورہہ

ایس سال سرکار ﷺ نوں کُھلی تبلیغ کرن دا حکم ہویا۔ آپ ﷺ نے صفا اُتے ساریاں نوں اکٹھا کیتا، اوہنوں کولوں اپنے بارے سوال فرمایا، ساریاں نے اک زبان ہو کے کہیا کہ تسیں تے سچے او، جو کجھ فرماؤ گے، سچ ای ہووے گا۔

حضور پاک ﷺ نے حق سچ دی گل کیتی، اللہ دے اک ہون دا، تے اپنی نبوت دا اعلان فرمایا۔ باقی تے سارے چُپ چپیتے ہی رہ گئے، ابو لہب نے مخالفت کیتی، پر مَیں سمجھناواں، ایہ چُپ رہنا ای بعدوں، ساریاں نوں اسلام لیاون تیکر لے آیا۔ ڈِھڈوں تے سارے مَندے ای سن کہ حضور پاک ﷺ جھوٹے نہیں، آپ ﷺ نے کدی کوئی بھیڑی گل یا بھیڑا کم نہیں کیتا، ایس لئی جو کجھ فرما رہے نیں، ہونا سچ ای اے۔ پر، باپیاں دا مذہب ابڑواہے چھڈ دینا وی اوکھا ہندا اے۔ قریش دیاں سرداراں دی مخالفت مُل لینی وی سوکھی نہیں سی۔ ۔ ۔ ۔ پر، ہولی

ہولی کئی واقعے رانج دے ہوئے، کافراں مشرکاں دیاں زیادتیاں، تے حضور پاک ﷺ اُتے آپ دیاں ساتھیاں دا صبر وی لوکاں نوں نظریں اوندا رہیا۔ تے اخیر، لوکی ہولی ہولی حق نوں قبولن لگ پئے۔

اعلانِ نبوت توں مگروں کافراں مشرکاں دے سردار حضور پاک ﷺ تے آپ نوں منن والیاں اتے زیادہ سختیاں کرن لگ پئے۔ آپ ﷺ دے گوانڈھیاں نے آپ ﷺ نال بُرا سلوک کرنا شروع کر دتا۔ ابولہب دیاں دوہاں پُتراں نے حضور پاک ﷺ دیاں دوہاں دھیاں حضرت رقیہؓ تے اُمِ کلثومؓ نال نسبت توڑ لئی۔ ایہ دباؤ ابو العاص تے وی پیا کہ اوہ حضرت زینبؓ (حضور ﷺ دی وڈی دھی) نوں طلاق دے دین، پر اوہ نہ منّے۔

ایس سال حضور پاک ﷺ تجارت دے نال نال تبلیغ کرن عکاظ دی تجارتی منڈی وچ گئے تے بنو سلیم دے عمرو بن عبسہؓ ایمان لے آئے۔

۴۵واں ورہہ

ایس ورہے حضور پاک ﷺ دے صاحبزادے فوت ہو گئے تے عقبہ بن ابی معیط نے یا ابولہب نے کہیا کہ حضور ﷺ تے اوتر نیں۔ ایس تے اللہ پاک نے سُورۃ کوثر نازل فرمائی جہدے وچ ایہ اے کہ اسیں تے تہانوں بہت کجھ، بلکہ سب کجھ دے عطا فرما دتا اے۔ نماز پڑھو تے نحر (قربانی) کرو، اصل گل ایہ اے کہ تہاڈا دشمن ای اوتر نکھترا اے۔

ایس سال ابو جہل، ابولہب، عقبہ بن ابی معیط، اسود بن عبد یغوث، ولید بن مغیرہ، نضر بن الحرث، مطعم بن عدی، امیہ بن خلف وغیرہ حضور ﷺ نال مذاق کرن تے حضور پاک ﷺ دی توہین کرن دی راہے تُردے رہے۔ ایہ بدقسمت ایہو جہیاں حرکتاں کردے سن جہدے توں حضور ﷺ نوں پریشان تے مسلماناں

نوں تنگ کیتا جائے۔ نوفل بن خولید نے طلحہ بن عبیداللہؓ نوں، حضرت عثمانؓ دے چاچے نے اوہناں نوں، زبیر بن عوامؓ دے چاچے نے اوہناں نوں، سعد بن ابی وقاصؓ دی ماں نے اوہناں نوں، عتبہ بن ربیعہ نے اپنے پُتر ابو حذیفہؓ نوں تے مصعب بن عمیرؓ دی ماں نے اوہناں نوں بڑی تکلیفاں دِتیاں۔

ایسے سال یاسرؓ تے اوہناں دے بیٹے عبداللہؓ کافراں دے ظلم دا شکار ہوئے سن۔ عبداللہ دی ماں حضرت سُمیہؓ نوں وی ابوجہل نے نیزہ مار کے شہید کر دِتّا۔ ایہ اسلام دی پہلی شہید خاتون نیں۔ اوہ ایسے ورہے ابوجہل دے ظلم دا شکار بنیاں۔

روضۃ الاحباب وچ ہے کہ سجدے والی آیت ایسے سال نازل ہوئی۔ ایہ پہلی سورت سی جیہڑی حضور پاک ﷺ نے کافراں دے مجمعے وچ سنائی۔

ایس سال سرکار ﷺ دے حکم اُتے صحابہ کرامؓ نے جبشہ ول پہلی ہجرت کیتی۔ ایہ یارہ بندے تے چار زنانیاں سن۔ عثمان، ابوحُذیفہ، ابوسلمہ، عامر بن ربیعہ، ابو سبرہ، زبیر بن عوام، عبدالرحمان بن عوف، عثمان بن مظعون، ابوحاطب، سہیل بن بیضا تے مصعب بن عمیر (رضی اللہ عنھم)۔ حضرت رقیہؓ (سرکار ﷺ دی پیاری دھی) سلہ بنت سہیل، اُمِ سلمہ تے لیلیٰ بنت ابی حثمہ (رضی اللہ عنھن) وی جبشہ ول ہجرت کر گئیاں۔

مہاجر صحابہؓ تے صحابیاتؓ دا پچھا تے کافراں کیتا، پر اوہ پہلوں ای کشتی تے سوار ہو کے جبشہ ول ٹُر گئے سن۔ فیر، کافر اوہناں دے پچھے جبشہ اپڑے تے جبشہ دے بادشاہ اصحمہ نجاشی نوں درخواست کیتی کہ اوہ ایہناں لوکاں نوں اوہناں دے حوالے کر دئے۔ اصحمہ نے کجھ سوال کتے جنھاں دے جواب وچ حضرت جعفر طیارؓ (حضرت علیؓ دے وڈّے بھرا) نے بڑی زوردار تقریر کیتی، نالے قرآن پڑھیا۔ نجاشی بڑا متأثر ہویا تے کافراں مشرکاں نوں دربار وچوں باہر دفع ہون دا حکم دِتیوسُو۔

۴۶واں ورہہ

ایس سال حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تے حضرت عمرؓ اسلام لیائے۔ ایہ دونویں بڑے جری تے بہادر بندے سن۔ ایہناں دے ایمان لیاون نال مسلماناں دے دل بڑے مضبوط ہوئے۔ حضرت عمرؓ اپنی بھین تے بھنوئیے دے اسلام بارے سُن کے گئے تے حضرت سعید بن زیدؓ نوں کُٹیونے۔ فیر قرآن پاک سُن کے سِدّھے ہو گئے تے جا آپ سرکار ﷺ دے پیریں ڈِگے۔ حضرت حمزہؓ حضور ﷺ دے چاچے وی سن، تے دوہاں اک ماں (حضرت ثُویبہؓ) دا دُدھ وی پیتا ہویا سی۔ ہویا اِنج کہ ایہ شکار تے گئے ہوئے سن۔ پچھانہہ پرتے تے لونڈی نے دسیا، اج ابوجہل نے محمد (ﷺ) نوں گالھاں کڈھیاں نیں۔ بس گرمی کھا کے ابوجہل وَلّے گئے۔ اوہدے سر تے کمان مار کے کہن لگے، توں کیہ سمجھدا ایں، اوہ اکلّے نیں۔ اج توں میں وی اوہناں دے نال اوں۔ ہن ہوش نال رہویں۔۔۔۔، تے مسلمان ہو گئے۔

ایس سال حضرت ضمادؓ نے اسلام قبول کیتا۔ ایہ حضور پاک ﷺ دے جوانی دے زمانے دے بیلی سن۔

کہیا جاندا اے، کہ ایسے سال محرّم وچ مُشرکاں بنو ہاشم تے بنو عبدالمطلب نال بائیکاٹ دا فیصلہ کیتا۔ ایس فیصلے دیاں شرطاں لکھ کے کعبے دے اندر ٹنگ دتیاں گئیاں۔ ایہدے پاروں مجبور ہو کے حضرت ابو طالب، حضور ﷺ تے ایس خاندان دے سارے لوکی شِعبِ ابی طالب (ابو طالب دی گھاٹی) وچ محصور ہو گئے۔ ایہناں وچ مسلمان تے ہی ہے سن، کافر وی سن۔ ایہناں وچوں صرف ابولہب، خاندان نال نہیں رہیا۔

لکھدے نیں، بھئی ایہ بائیکاٹ ترن سال رہیا۔ مشرکاں نے ایس خاندان واسطے باہروں کوئی شے نہ اَون دِتّی۔ تے بچے بُھکّے بلکدے رہے، لوکی پَتّر کھا کے گزارا کردے رہے۔

۴۷واں ورھہ

ایہ ورھہ آقا حضور ﷺ آپ دے صحابہؓ تے آپ ﷺ دے خاندان والے کافر تے مسلمان ساریاں نے، شعبِ ابی طالب وچ گزاریا۔ شعبِ ابی طالب دا ناں سُن کے ایہ خیال ہُندا اے جیویں بنو ہاشم تے بنو عبدالمطلب کسے جگہ قید سن۔ ایہ گل نہیں۔ معاملہ ایناں ایں کہ مکے دیاں لوکاں نے ایہناں دا حقہ پانی بند کر دِتا سی۔ باہروں وی کسے نوں لین دین نہیں سن کرن دیندے۔ اُنج ایہناں دے ایدھر اودھر جان تے پابندی کوئی نہیں سی۔

ایس ورھے حضور پاک ﷺ دے دوست تے مرداں وچوں پہلے مسلمان، ۔ ۔ ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وی ہجرت دا ارادہ کر لیا۔ یمن ول ٹر پئے۔ راہ وچ ایہناں دا اک پرانا یار ابن الدغنہ ملیا، تے ایہناں نوں واپس لے آیا۔

۴۸واں ورھہ

ایس سال حج دے موقعے تے کافراں نے حضور پاک ﷺ نوں کہیا کہ تُسیں سچے نبی او، تے چن نوں دو ٹوٹے کر کے وکھاؤ۔ آپ ﷺ دی انگلی دے اشارے نال چن دو ٹوٹے ہو گیا۔ تاریخِ فرشتہ وچ لکھیا اے کہ ۱۰۱۵ ہجری وچ عربوں کجھ لوکی ہندوستان آئے تے اوہناں حضور پاک ﷺ دیاں معجزیاں دی گل کیتی جہدے وچ چن دے ٹوٹے ہون دا واقعہ وی بیان کیتا۔ اوتھوں دے راجے نے پرانے رجسٹر پھرولے، تے ایہ گل نکلی کہ فلاں سن وچ فلاں ویلے چن دو ٹوٹے ہویا سی۔ ایس تحقیق توں بعد راجا مسلمان ہو گیا۔

ابنِ ہشام تے طبری دا بیان اے کہ یثرب والیاں وچوں پہلا بندہ جیہڑا حضور پاک ﷺ توں تے قرآن پاک توں متأثر ہویا، سُوید بن صامت سی۔ بعضیاں دا خیال اے کہ اوہ مسلمان ہو گیا سی، پر ایہ گل ثابت نہیں ہندی۔

یثرب دے دو مشہور قبیلیاں اوس تے خزرج وچ جنگ (جنگِ بُعاث) وی ایسے سال ہوئی سی۔

۴۹واں ورھہ

امام جلال الدین سیوطی نے شعبِ ابی طالب وچ محصوری دی مدت دو سال چار مہینے لکھی اے۔ زیادہ تر مؤرخ پورے تن سال لکھدے نیں۔ ہویا انج، بئی حضور پاک ﷺ نے حضرت ابوطالبؓ نوں دسیا کہ قریش دے اوس معاہدے نوں جیہڑا اوہناں ساڈے خلاف لکھ کے کعبے وچ ٹنگیا ہویا اے، اللہ نے سیونک ہتھوں ضائع کروا دِتا اے۔ اودھر، کافراں مشرکاں دے کئی ساتھی ایس ظلم دے خلاف اواز اٹھاون لگ پئے۔ ایس تے کجھ بندے ایدھر، کجھ اودھر ہو گئے۔ معاہدہ لاہ کے ویکھیا گیا تے سیونک نے کھا لیا سی، صرف اللہ پاک دا ناں رہ گیا سی۔

شعبِ ابی طالب توں فارغ ہون توں بعد حضرت عبداللہ بن عباسؓ پیدا ہوئے۔

ایس سال (شاید رمضان سن ۱۰ ہجری وچ) حضور پاک ﷺ دے سرپرست حضرت ابوطالبؓ فوت ہو گئے۔

ایسے مہینے حضور پاک ﷺ دی پیاری بیوی، تے ساڈی وڈی ماں حضرت خدیجہؓ وی انتقال فرما گئیاں۔ ایسے لئے ایس سال نوں "عامُ الحُزن" کہندے نیں، بھئی دُکھ والا سال۔ حضرت سودہؓ حضرت خدیجہؓ دی وفات توں مگروں حضور ﷺ دے نکاح وچ آئیاں۔

۵۰ واں ورہہ

ایس سال حضور پاک ﷺ نے طائف دا سفر فرمایا۔ آپ ﷺ راہ وچ اون والے ساریاں پنڈاں گراواں وچ تبلیغ فرماوندے' پیدل ای طائف اپڑے۔ کافراں مشرکاں نے ایس گلوں آپ ﷺ نوں پتھر مارے تے آپ ﷺ دا سارا پنڈا لہولہان ہوگیا۔ ایس سفروچ حضرت زید بن حارثہؓ آپ ﷺ دے نال سن۔ بڑیاں تکلیفاں جرن توں بعد وی حضور ﷺ نے ظالماں واسطے دعا ای فرمائی۔

ایس ورہے حضور پاک ﷺ نے کئی قبیلیاں نوں دین دی دعوت دتی۔ کندہ' حنیفہ' عامر' ہذیل' محار بن حفصہ' فزارہ' غسان' مرہ' سلیم' عبس' النفر' البکا' کلب' حارث بن کعب' عذرہ' حضارمہ وغیرہ ---- پر ایہناں چوں کوئی وی مسلمان نہ ہویا۔

کہندے نیں' ایسے سال حضور پاک ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ نال نکاح کیتا۔ رخصتی بعد وچ ہوئی سی۔

بعضے لکھدے نیں' یثرب دے قبیلے اوس دا اک وفد مکے دیاں قریشیاں کولوں مدد منگن آیا۔ حضور پاک ﷺ نے اوہناں نال گل کیتی۔ وفد دے ایاس بن معاذ نے حضور ﷺ دیاں گلاں نوں پسند فرمایا' پر ساتھی نہیں مننے تے اسلام ول نہیں آئے۔ ایاس یثرب واپس جا کے فوت ہوگیا۔ بعضے اوہنوں مسلمان لکھدے نیں۔

۵۱ واں ورہہ

ایس ورہے حضور پاک ﷺ نوں معراج ہویا۔ آپ سرکار ﷺ نوں اللہ سبحانہ' تعالیٰ دے حکم نال حضرت جبرئیلؑ نے حضرت اُم ہانیؓ دے گھروں سُتیاں پیاں جگایا' مسجد حرام (کعبتہ اللہ) تے فیر مسجد اقصیٰ تیکر لے گئے۔ اسماناں ول سفر شروع ہویا۔ فیر' سدرۃ المنتہیٰ تے اپڑ کے' حضرت جبرئیلؑ نے اگے جان توں معذرت کرلئی' اتے حضور پاک ﷺ اکلے ای اللہ پاک نال ملاقات کیتی۔

قرآن پاک دی زبان وچ دو نہ کماناں دا فاصلہ رہ گیا' فیر اوہ وی گھٹ گیا' تے آپ ﷺ نے اللہ پاک دا دیدار اکھ جھپکیوں بغیر کیتا۔ بعضے سیرت نگار ربیع الاول تے اِکا دُکا ربیع الثانی وچ لکھدے نیں' پر زیادہ تر ایہدے تے متفق نیں' بھئی معراج دا واقعہ ۲۷ رجب نوں ہویا سی۔ ایسے موقعے تے پنج نمازاں فرض ہوئیاں۔

ایس سال حبشہ وچ حضرت عثمان غنیؓ تے حضور پاک ﷺ دی پیاری بیٹی حضرت رقیہؓ دے گھر پُتر ہویا۔ عبداللہ۔ بعد وچ ۴ ہجری وچ عبداللہ فوت ہوگیا سی۔

ایس سال بیہقی دی روایت موجب شام دا تجارتی قافلہ آرہیا سی۔ حضور پاک ﷺ نے معراج شریف دیاں نشانیاں وچ دسیا سی کہ اوہ قافلہ شاموں پہلوں مکے اپڑ جائے گا۔ قافلے نوں کجھ دیر ہوگئی' سورج غروب ہون لگا تے سرکار ﷺ دے حکم مطابق اوتھے ہی رک گیا۔ قافلہ مکے اپڑیا تے سورج ڈُبیا۔

ایس سال قبیلہ دوس دا سردار طفیل بن عمرو مکے آیا' تے مسلمان ہوگیا۔ رضی اللہ عنہ۔ ایسے ورہے حضرت ابوذر غفاری جو یثرب دے نیڑے قبیلے غفار دے رہن والے سن' حضور پاک ﷺ بارے سُن کے مکے آئے' بارگاہ وچ حاضر ہوئے تے مسلمان ہوگئے۔ ایہ پہلے صحابیؓ نیں جنھاں اُچی کلمہ پڑھیا تے کافراں کولوں ایس گل تے کُٹ کھادی۔

ذی الحجہ وچ' حج دے موقعے تے یثرب دے چھ بندے ایمان لیائے جنھاں وچ حضرت اسعد بن زرارہؓ وی سن۔ میری تحقیق موجب ایہ مدینے پاک دے پہلے

بندے سن جنھاں دے دل وچ محبت آئی تے ایہناں اسلام قبول کیتا۔ ایہناں توں اڈ حضرت عوف بن حارث رافع بن مالک، قطبہ بن عامرؓ عقبہ بن عامر تے سعد بن ربیع (رضی اللہ عنھم) یثرب دے پہلے مسلمان نیں۔

۵۲واں ورہہ

یثرب دے چھ نیک بخت، مسلمان کیہ ہوئے، اوہناں واپس اپڑ کے تبلیغ شروع کر دِتی۔ اگلے سال حج دے موقعے تے بارہ بندے آ گئے۔ سعد بن ربیع ایہناں وچ نہیں سن، ست نویں بندے جیہڑے مسلمان ہون آئے، ذکوان بن عبد قیس، عبادہ بن صامت، خالد بن مخلد، عباس بن عبادہ، معاذ بن حارث، ابو الہیثم بن تیہان، تے عویم بن ساعدہ (رضی اللہ عنھم) سن۔ ایہناں آقا حضور ﷺ دی بیعت کیتی، تے یثرب واسطے مُبلّغ منگے۔ آپ ﷺ نے عبداللہ بن اُمِ مکتومؓ تے مُصعب بن عمیرؓ نوں ایہناں نال گھلیا۔ یثرب وچ تبلیغ دا کم حضرت مصعبؓ تے حضرت اسعد بن زرارہؓ نے بہت کیتا۔

۵۳واں ورہہ

ایس سال حج دے موقعے تے یثرب دے بہتّر، تہتّر بندے اسلام دی لو ولاں وچ لا کے حضور ﷺ دی بارگاہے حاضر ہوئے۔ ایہناں وچ اوس تے خزرج (دوہاں، دشمن قبیلیاں) دے بندے سن۔ دوہاں قبیلیاں وچوں حضور ﷺ نے بارہ بندے نقیب چنے، تے اوہناں دا صدر حضرت اسعد بن زرارہؓ نوں بنایا۔

ایس واری بیعت کرن والیاں بہتّر تہتّر بندیاں نے یثرب اپڑدیاں ای اسلام

دی کھلم کھلا تبلیغ شروع کر دتی، اللہ پاک دا ناں، تے حضور پاک ﷺ دی محبت دا پیغام کھلّر گیا، اتے لوکاں دے دلاں کو کھچن لگ پیا۔

ایہ گلّاں مکّے دیاں کافراں تیکر اپڑیاں، تے اوہ مکّے دیاں مسلماناں تے ہور سختیاں کرن لگ پئے۔ حضور پاک ﷺ نے مسلماناں نوں مدینے ول ہجرت دی اجازت دے دتّی۔ مسلمان دو دو چار چار کر کے کلّیوں نکلن لگ پئے۔ راہ وچ وی کئیاں نوں بڑیاں مصیبتاں آ پئیاں۔ باقی مسلمان تے چُھپ چُھپا کے یثرب ول نکلے، صرف حضرت عمرؓ نے علانیہ ہجرت کیتی۔ ایہناں نال ویہہ بندے ٹُرے۔

ڈھائیاں مہینیاں وچ قریباً" سارے مسلمان مدینے اپڑ گئے۔ ہن سرکار ﷺ نوں وی ہجرت دی اجازت مل گئی۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ نوں کہیا، تیار ہو جاؤ۔ اوہناں کولوں اک اوٹھنی قصویٰ حضور ﷺ نے سفر واسطے مُل لئی۔ حضرت علیؓ نوں اپنی منجی تے سون، تے کافراں مشرکاں دیاں امانتاں واپس کر کے یثرب اون واسطے حکم فرما کے، سرکار ﷺ راتوں رات گھروں نکلے۔ کافراں نوں سُونہہ لگ گئی سی۔ اوہ پہرا دے رہے سن، پر اَنّھیاں نوں کُجھ نہ دِسیا، تے حضور ﷺ حضرت ابوبکرؓ نال ثور دے پہاڑ دے اُتے کر کے، اک غار وچ جا رہے۔ تن دن اتھے رہے۔ حضرت عامرؓ بن فہیرہؓ بکریاں لے کے اوتھے اوندے سن تے دودھ پیا دیندے سن۔ حضرت اسما بنتِ ابوبکرؓ روٹی لے کے اوندیاں سن۔

مشہور گل اے کہ کافر ڈھونڈیاں بھالدیاں جبلِ ثور تے وی چڑھ آئے۔ غار دے منہ تے وی آ گئے۔ پر حضور پاک ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ نوں فرمایا۔ ڈرن دی گل کوئی نہیں، اللہ ساڈے نال اے۔ کافراں نوں کجھ نہ لبھا۔ تن دن بعد حضور پاک ﷺ حضرت ابوبکرؓ تے حضرت عامر بن فہیرہؓ نال یثرب ول ٹُرے۔ عبداللہ بن ارہقط نوں مدد واسطے نال لے لیا۔

راہ وچ اُمِّ معبدؓ دے خیمے کول آئے تے اوہناں توں دُدھ منگیا۔ اوہناں کہیا، بکریاں کھانگڑ نیں، دُدھ کوئی نہیں۔ حضور ﷺ نے کھانگڑ بکریاں دا دودھ

چویا' آپ وی پیتا' تے بتھیرا باقی وی بچ رہیا۔ ایہ اُمّ معبدؓ اوہوای نیں جنھاں بعد وچ اپنے شوہرنوں حضور پاک ﷺ دا حلیہ بیان کیتا سی۔

اودھر کافراں نے حضور پاک ﷺ دے سر دی قیمت سو اونٹھ لا دِتّی۔ ایس لالچ وچ سُراقہ بن مالک جُعشمی حضور پاک ﷺ تیکر اَپڑ گیا۔ نیڑے ہو کے حملہ کرن لگا تے اوہدا گھوڑا زمین وچ دھس گیا۔ لگا معافیاں منگن۔ حضور ﷺ نے معاف فرمایا تے گھوڑا بھوئیں وچوں نکل آیا۔ فیر ٹرائی کیتیو سُو' فیر دھس گیا۔ فیر معافیاں منگیاں تے رحمۃً للعالمین ﷺ فیر معاف فرما دِتّا۔ واپس مُڑن لگا تے حضور پاک ﷺ نے فرمایا' میں تیرے ہتھّاں وچ ایران دے شہنشاہ کسریٰ دے کنگن ویکھ رہیا واں۔ (حضرت عمرؓ دے زمانے وچ ایران فتح ہویا تے کنگن سراقہ نوں دِتّے گئے) سُراقہ نے حضور ﷺ کولوں امان نامہ منگیا۔ حضور ﷺ نے امان نامہ لکھوا کے مُہر لائی تے اوہنوں پھڑا دتا۔ سراقہ مسلمان نہیں سی ہویا۔ مسلمان تے اوہ فتح مکہ توں بعد ہویا۔

۵۴واں ورہہ

ربیع الاول سن اک ہجری وچ آپ سرکار ﷺ قُبا اپڑے۔ مدینے پاک دے مسلماناں نوں خبر پہلوں ای اپڑ چکی سی' تے اوہ ہر روز' شام تیکر حضور پاک ﷺ دا راہ تکدے رہندے سن۔ اخیر سرکار ﷺ تشریف لیائے تے سارے مسلمان نعرے لاندے آ گئے۔ آپ ﷺ نے قبا وچ حضرت کلثوم بن ہدمؓ دے گھر قیام فرمایا۔

اتھے اوندیاں سار ای سرکار ﷺ نے مسجد قُبا بناونی شروع کر دتی۔ ایہ زمین وی کلثوم بن ہدمؓ دی ای سی۔ سورہ توبہ وچ جس مسجد دی نینہ تقوے تے رکھن دا ذکر اے' اوہ ایہوای میت اے۔

قبا وچ کجھ دن قیام فرماون توں بعد آپ سرکار ﷺ اپنی اونٹھنی قصوٰی تے سوار ہو کے مدینے پاک ول ٹُر پئے۔ سو بندے نال سن۔ قبا توں بعد بنو سالم دا محلّہ اوندا اے۔ آپ ﷺ نے اوتھے جمعے دی نماز پڑھائی تے مدینہ شریف اپڑ گئے۔ ہر انصاری دی تمنا سی جے آپ سرکار ﷺ اوہدے گھر رہن' پر سرکار ﷺ نے فرمایا' میری اونٹھنی نوں پتا اے' اوہنے کتھے رُکنا ایں۔ اونٹھنی حضرت ابو ایّوب انصاریؓ دے گھر اگے اَپڑ کے بہہ گئی۔

کوئی ہزار کُو ورھے پہلوں' یمن دے بادشاہ تُبّع اوّل حُمیری نے یثرب تے حملہ کیتا سی۔ یثرب والے دن نوں تے تُبّع دے لشکر نال تیراں تلواراں نیزیاں نال لڑ دے سن تے شامیں دیگاں چڑھا کے لے اوندے تے حملہ آور لشکریاں دی دعوت کردے سن۔ تُبّع پریشان وی ہویا تے شرمندہ وی' بھئی ایہ چنگے بندے نیں۔ لڑن وچ کوئی کسر چھڈدے نیں' تے حملہ آوراں نوں مہمان وی سمجھدے نیں۔ بندہ اوہ چنگا سی۔ اوہنے سُنیہا گھلیا کہ میں لڑائی بند کرنا چاوہناں' میرے نال صلح دی گل بات واسطے دو بندے گھلّو۔

جیہڑے دو بندے یثرب والیاں کولوں آئے' اوہناں وچوں اک توریت زبور دا عالم سی۔ اوہنے بادشاہ نوں کہیا' توں چنگا کیتا اے' لڑائی بند کر رہیا ایں' نہیں تے تینوں فتح تے ہونی کوئی نہیں سی۔ اوہنے پُچھیا' کیوں؟۔ اوہ عالم کہن لگا' ایس لئی بھئی ایس علاقے تے حکومت صرف آخرالزمان نبی (ﷺ) نے ای کرنی ایں' ہور کوئی نہیں کر سکدا۔

تُبّع چنگا بندہ سی' دین دا علم وی ہے سُو' اپنے لشکر نال چار سو عالم وی رکھدا سی جنھاں کولوں نیکی دیاں گلاں پُچھدا رہندا سی۔ بڑا ڈُڈھ ہویا۔ اوسے ویلے کجھ شعر کہیو سُو' جنھاں وچ ایہ گل وی سی کہ بھائیا' توں کیڈا چنگا بندہ ہیں جنھے مینوں آخر الزمان پیغمبر ﷺ دے اون دی خوشخبری سنائی اے۔ (اوہدے ایہ' تے ہور کئی نعتیہ شعر کتاباں وچ ملدے نیں)

اوہنے یثرب والیاں نال تے کسے شرط توں بغیر ای صلح کرلئی' تے اپنے لشکر نال آئے ہوئے عالماں نوں جا کے ایہ خوشخبری سنائیو سُو۔ عالم تے پُرتّر گئے۔ اوہناں کہیا' اسیں تے ایسے کھوج وچ تیرے لشکر نال' گراں گراں پئے پھردے ساں۔ تے جے سرکار ﷺ نے ایتھے اوناں ایں' تے فیر اساں ایتھے ای رہناں ای۔ تُبّع نے اوہناں لئی چار سو گھر بنا دتے۔ تے اک گھر اوہنے حضور پاک ﷺ واسطے بنوایا۔ اوہدے وچ وڈّے عالم نوں رہن واسطے کہیو سُو۔ تے اوہنوں اک خط لکھ کے دے دتیو سُو' بھئی ایہ خط آپ سرکار ﷺ تک پہنچنا چاہی دا اے۔ جے تہاڈی نہیں' تے تہاڈی آل اولاد دے ذریعے ای سہی۔

تُبّع نے اپنے خط وچ لکھیا سی' نبی آخرالزمان ﷺ دی بارگاہے' تُبّع اوّل حمیری دا اسلام۔ ایس گزارش نال بھئی مینوں قیامت والے دن بُھل نہ جانا' میں تہاڈا پہلا اُمتّی جے۔

حضرت ابو ایّوب انصاریؓ اوس وڈّے عالم دی اولاد سن۔ تے اوہناں تُبّع دا خط ابو یعلیٰ ہتھیں مکّے شریف پہنچا دِتّا سی۔ جس گھر وچ ابو ایّوب رہندے سن' ایہ اوہو ای گھر سی جیہڑا تُبّع نے حضور پاک ﷺ واسطے بنوایا سی' تے آپ سرکار ﷺ نے جو فرمایا سی کہ میری اوٹھنی ماموراے' اینوں پتا اے' اہنے کتھے رکنا ایں ——— ایہدا مطلب ایہ سی' جے تُبّع دے بنوائے ہوئے مکان وچ ای سرکار ﷺ نے قیام فرماونا سی۔

ذرا سوچئے تے اسیں بڑا سواد لے سکنے آں' آپ سرکار ﷺ دے یثرب اون تے' اوہ پاک شہر جیہڑا مدینۃ النبی ﷺ (سوہنے پاک پیغمبرؐ دا شہر) بنیا' اوہدے وچ وسن والے مسلمان کِنّے خوش ہون گے۔ حضور پاک ﷺ کئی مہینے (حجرے مکمل ہون تیکر) ابو ایوب انصاریؓ دے گھر ای رہے۔

حضرت ابو ایّوب انصاریؓ دے گھر دے نال ای آپ سرکار ﷺ نے مسجد شریف واسطے جگہ پسند فرمائی۔ تے سہل تے سہیل' دو یتیم بچیاں کولوں پیسے

دے کے اوہ زمین خریدی تے مسیت دی نینہ رکھی۔

مکے شریف توں ہجرت کر کے جان والے مسلمان عموماً تے اُجڑے پُجڑے سن' ڈنگر مال جائداد چھڈ آئے سن۔ جیہڑے غریب سن (تے زیادہ تر غریب ای سن) اوہناں کول ہے ای کجھ نہیں سی۔ مدینے پاک وچ رہن والے مسلماناں (انصار) نے اوہناں دی پوری طرح مدد کیتی۔ مسلماناں دے بھائی چارے دی جو مثال مدینے دے انصار نے قائم کیتی' رہندی دنیا تیکر اوہ دنیا نوں حیران کری رکھے گی۔ اوہناں مہاجراں نال جیہڑا سلوک کیتا' اوہنے ناں صرف اوہناں نوں پریشانیاں توں بچایا' سگوں اوہ اپنے قدماں تے کھڑے ہو گئے۔

اسلام وچ ہجرت دا مطلب پناہ گزینی نہیں۔ اصل وچ مسلمان ہر ویلے جہاد دی حالت وچ ہُندا اے۔ مسلمان جس جگہ وی ہون' اوہناں دی زندگی دا پہلا مقصد ایہ ہُندا اے بھئی اوتھے اللہ پاک دی حاکمیت دا سکّہ چلے۔ جے ایہ صورت حال نہ ہووے تے اوہناں اتے جہاد فرض ہو جاندا اے۔ جے اوہ باقاعدہ لڑائی کر کے باطل دی حاکمیت یا اوہدے اثر رسوخ نوں ختم کرن جوگے ناں ہون' تے فیر اوہناں تے ہجرت فرض ہو جاندی اے۔ تے ہجرت دا مقصد اکّو ای ہندا اے' بھئی اوہ کسے جگہ تے جا کے اپنے آپ نوں منظم کرن تے فیر اپنی پہلی جگہ تے جا کے اوتھے اللہ کریم دی حاکمیت قائم کرن دا پربندھ کرن۔ اسلام وچ ہجرت دا مطلب پناہ گزین بن کے رہنا نہیں۔

مدینے دے مُشرک کافر' مکّے دے مشرکاں کافراں توں مختلف سن۔ ایہناں تے کجھ بہتی محنت نہیں کرنی پئی۔ ایہناں چوں بہتے سارے' تھوڑے ای عرصے وچ ایمان لے آئے۔

منافقاں نے بتھیریاں سازشاں کیتیاں۔ ایہ اُتوں تے حضور ﷺ اتے مسلماناں دی ہاں وچ ہاں ملاوندے سن' پر وِچّوں کُتروں کرن توں نہیں سن ٹلدے۔

یہودیاں دے تن قبیلے مدینے پاک وچ آباد سن: بنو قینقاع، بنو نضیر تے بنو قریظہ، ایہ مسلماناں دے تے اسلام دے مخالف سن، (تے اج تیکر مخالف ہے نیں) حضور پاک ﷺ نے جمادی الآخر سن اک ہجری وچ یہودیاں نال معاہدہ کر لیا۔ امن تے سلامتی نوں قائم کرن واسطے ایس معاہدے دیاں شقاں نے بنیادی کم کیتا۔ حضور پُرنور ﷺ نے مدینہ طیبّہ وچ آ کے جس طرح توحید دی تبلیغ فرمائی، اوہدے نتیجے وچ پہلے سال ای یہودیاں دے وڈے عالم عبداللہ بن سلام مسلمان ہو گئے، تے عیسائی راہب ابو قیس صرمہ بن ابی انس وی ایمان لے آئے۔

حضور پاک ﷺ اتے مسلمان صحابی مدینہ شریف وچ آ گئے تے کے دے قریش کافراں نوں کڑوّل پے گئے۔ اوہناں مدینے وچ منافقاں دے سردار عبداللہ بن اُبَیّ نوں گرمی دوا کے مسلماناں نال لڑاون دی کوشش وی کیتی، ایہ اعلان کیتا کہ اساں مسلماناں نوں کعبے وچ نہیں وڑن دینا۔ سدھی سدھی تڑی وی لائی کہ اسیں مدینے اَپڑ کے مسلماناں نال لڑاں گے۔

حضور پاک ﷺ نے مسلماناں دی تنظیم کیتی۔ آس پاس دے قبیلیاں نال صلح دے معاہدے کیتے۔ ویلے کویلے کجھ بندیاں نوں ایدھر اودھر گشت واسطے بھی بھیجیا، تے مطلب ایہ وی سی کہ دشمن نوں پتا لگے بئی مسلمان وی تیار نیں۔

رمضان وچ آپ سرکار ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نوں تریہہ مسلماناں دا سالار بنا کے بھیجیا، بئی پتا لَو، ابو جہل اک قافلہ لئی پھردا اے، اوہدا مقصد کیہ اے۔ عیص دے کول آمنا سامنا تے ہویا، پر جنگ نہیں ہوئی۔ ایہنوں "سریّہ سیف البحر" کہندے نیں۔ ایس مہم وچ مسلماناں دا جھنڈا چِٹّا سی۔

شوّال وچ حضرت عُبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ نوں سٹھ بندے دے کے آقا حضور ﷺ نے رابغ ول بھیجیا۔ رابغ مکے مدینے دی پرانی سڑک تے اک قصبہ اے۔ ۱۹۹۲ وچ میرے اباجی راجا رشید محمود اپنے اٹھّاں سنگیاں سمیت حضور پاک ﷺ کی والدہ پاک سیّدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کی قبر پاک دی زیارت کرن

گئے سن، تے دسدے نیں، بئی پہلوں اوہ رابغ اپڑے، فیر ایسے سڑک تے مستورہ گئے تے فیر صحرا وچ پنجی تریہہ کلو میٹر ریت وچ سفر کر کے ابوا شریف اپڑے سن جتھے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا دی قبر مبارک اے۔

سریہ رابغ وچ وی مسلماناں دا جھنڈا چِٹّا ای سی۔ ابو سُفیان دے نال دو سو قریشی ہے سن۔ لڑائی تے نہیں ہوئی، پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کافراں ول اک تیر چلایا۔ ایہ پہلا تیر سی جیہڑا مسلماناں ولّوں کافراں ول چلیا۔

حضور پاک ﷺ دا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نال نکاح تے ہجرت توں پہلوں ای ہو گیا سی، رخصتی شوّال سن اک ہجری وچ ہوئی۔

ذی قعدہ وچ آپ سرکار ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نوں ویہہ بندیاں نال خرّار بھیجیا، چِٹّا ای جھنڈا دتا، تے فرمایا کہ خرّار توں اگے نہ جانا۔ ایہ پنجویں دن اوتھے اپڑے تے قریش دی جماعت واپس مکے ٹُر گئی ہوئی سی۔ ایہ گشت لا کے واپس مدینے پاک آ گئے۔

ایسے سال صفر سن ۲ ہجری وچ حضور پاک ﷺ ستّر مجاہداں نال ابوا گئے۔ بنو حمزہ نال معاہدہ فرمایا تے پندرہ دناں بعد مدینے شریف مڑے۔ سرکار ﷺ نے جنّے سفر کیتے، سیرت دی کتاباں وچ اوہناں نوں غزوے کہیا جاندا اے، تے معنیٰ ایہ نکلدا اے بئی حضور ﷺ نے کافراں نال اَینے وَڈے مقابلے کیتے یا لڑائیاں لڑیاں۔ گل ایہ نہیں۔ حضور پاک ﷺ دے بہت سارے سفر مدینے پاک دے ارد گرد وسّن والیاں قبیلیاں نال معاہدے کرن واسطے کیتے گئے سن۔ اوہناں دا مقصد لڑائی بھڑائی ای نہیں سی۔ غزوہ ابوا یا غزوہ وُدّان وی امن دے قیام واسطے کیتا گیا سفر ای سی۔ ایس سفر تے تشریف لے جان لگیاں آپ سرکار ﷺ نے حضرت سعد بن عبادہؓ نوں مدینے پاک دا گورنر بنایا۔

۵۵واں ورہہ

حضور پاک ﷺ دی پاک حیاتی دا ایہ سال "غزوہ بواط" توں شروع ہویا۔ آپ سرکار ﷺ ربیع الاول سن ۲ ہجری وچ دو سو صحابہ کرامؓ نال نکلے۔ حضور ﷺ نے حضرت سعد بن معاذؓ نوں مدینے دا امیر بنایا۔ مکے دے قریشیاں کافراں دے قافلے نال ٹکرا نہیں ہویا۔

ایسے مہینے کُرز بن جابر فہری نے کجھ بندے نال لے کے مدینے دے قریب ڈاکا ماریا' ڈھور ڈنگر لے گیا' تے جیہڑے اک صحابیؓ ڈنگراں دی نگرانی واسطے اوتھے موجود سن' اوہناں نوں شہید کر گیا۔ آپ سرکار ﷺ نے اوہدا پچھا کیتا۔ کُرز ڈنگر چھڈ کے نس گیا۔ ڈنگر واپس آ گئے پر کافراں وچوں کوئی نہ لبھا۔ حضور پاک ﷺ نے اپنی غیر حاضری وچ حضرت زید بن حارثہؓ نوں مدینے پاک دا امیر بنایا سی۔

جمادی الاخریٰ وچ رب سچے دے سچے رسول ﷺ نے حضرت ابو سلمہؓ نوں مدینے دا حاکم مقرر فرمایا تے خود ڈیڈھ دو سو صحابیؓ نال لے کے نکلے' تے ذُوالعشیرہ تک تشریف لے گئے۔ ایس سفر نوں "غزوۂ ذوالعشیرہ" کہندے نیں تے بعضے لکھدے نیں کہ مکے دے کافراں دے قافلے دا پچھا کیتا گیا سی جیہڑا نہیں لبھا۔ پر سچ ایہ اے بھئی آپ سرکار ﷺ نے ایس سفر وچ بنو ضمرہ دے دوست قبیلے بنی مدلج نال صلح دا معاہدہ فرمایا' تے ایہ سفر وی جنگ واسطے نہیں سی' صلح صفائی تے معاہدے واسطے کیتا گیا سی۔ ذوالعشیرہ مکے مدینے دے وچکار' ینبوع دی بندرگاہ دے کول جگہ اے۔

ایس سال رجب وچ حضور پاک ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحشؓ نوں بارہ مہاجر صحابیاں نال اک مہم تے گھلیا۔ اوہناں نوں سرکار ﷺ نے اک خط دتا' نالے فرمایا کہ دو دن سفر کرن توں مگروں ایہ خط کھولنا تے ایہدے تے عمل کرنا۔ اوہناں دو دناں بعد خط پڑھیا تے لکھیا ہویا سی' بھئی نخلہ جاؤ تے قریش دے قافلیاں دی سُونہہ لئو۔ ایس قافلے نال چھ اونٹھ سن۔ اک اونٹھ راہ وچ گواچ گیا تے ایہدی

وجہ توں دو صحابی پچھے رہ گئے۔ دس بندے اپنے سالار نال نخلہ اپڑے۔ اوتھے قریش دے قافلے نال لڑائی ہو گئی۔ ایہناں دو بندے قیدی کر لئے تے اک مار سُٹیا۔ ایہ واقعہ رجب دی اخیرلی تاریخ نوں ہویا۔

رجب حرمت والا مہینا وی سی تے آپ سرکار ﷺ نے لڑائی دا حُکم وی نہیں سی دتا۔ ایس لئی حضور ﷺ نے دوہاں قیدیاں نوں وی چھڈ دتا تے مقتول دا "خون بہا" وی ادا کیتا۔

شعبان وچ مسلماناں لئی جنگ فرض قرار دے دِتّی گئی۔ اوہ آیتاں نازل ہویاں' جنھاں وچ اے "تسیں اوہناں نال لڑو جیہڑے تہاڈے نال جنگ کردے نیں۔ تے حدوں نہ ودھنا۔ کیوں جے اللہ حدوں لنگھن والیاں نوں چنگا نہیں سمجھدا"۔ ایہناں آیتاں وچ ای فرمایا کہ فتنہ قتل نوں زیادہ سخت اے۔ اوہناں نال لڑائی کرو۔ اودوں تیکر' جد تک فتنہ مک نہ جائے۔ بعدوں' ایس سلسلے دیاں کئی ہور آیتاں وی نازل ہوئیاں۔

حضور پاک ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ بنائی تے قبلہ بیتُ المَقدس ولّے سی۔ شعبان تیکر اودھر ای منہ کر کے نماز پڑھی جاندی رہی۔ فیر آپ سرکار ﷺ نے چاہیا جے مسلماناں دا قبلہ کعبہ شریف ہووے' مسلمان اوہدے ول منہ کر کے نماز پڑھن۔ اک دن سرکار ﷺ اک مسیت وچ پیشی (ظہر) دی نماز پڑھا رہے سن جے اللہ پاک نے ایہ آیتاں نازل فرما دتیاں (سورۃ بقرہ) "اسیں تہاڈا گھڑی گھڑی اسمان ول منہ چُکنا ویکھنے آں پئے۔ تے اسیں تہانوں اوس قبلے ول پھیر دیاں گے جہدے ول تہاڈا دل پیا کردا اے۔ فیر' اپنا منہ مسجد حرام (کعبے) ولے کر لئو"۔

شعبان دے اخیر وچ مسلماناں تے روزے وی فرض کر دتے گئے۔ رمضان شریف وچ جنگ بدر دی نوبت آ گئی۔ بعضے لکھدے نیں' بھئی اک قافلے پچھّے آپ سرکار ﷺ ذوالعشیرہ تیکر گئے سن' قافلہ نہیں سی ملیا۔ ہن اوہ قافلہ ساز سامان لے کے واپس مکّے ول مُڑیا سی تے حضور ﷺ نے اوہدے تے حملے واسطے اکٹھ

کیتا سی۔ اودھر، مکے وچ افواہ پھیل گئی کہ قریش دے تجارتی قافلے اُتے مسلمان حملہ کر دین گے۔ ابوجہل بندے اکٹھے کر کے لے آیا۔

اصل گل ایہ اے، کہ سریہ نخلہ دے موقعے تے واقد تمیمی نے اک کافر حضرمی نوں جیہڑا قتل کیتا سی، اوہ قریشیاں نوں ہضم نہیں سی ہو رہیا، تے اوہ لڑن مرن واسطے کسے موقعے دی تلاش وچ سن۔ جے حضور پاک ﷺ کسے تجارتی قافلے دی کھوج وچ آئے ہندے تے اوہنوں بچ کے نہ جان دیندے۔ مکے دے کافراں نے مسلماناں نال جیہڑا سلوک کیتا سی، اوہدے بدلے وچ اوہناں دے تجارتی قافلے دی لُٹ لئے جاندے تے حرج کوئی نہیں سی۔ پر ایہ گل عجیب اے کہ جس قافلے پچھے مسلمان جاندے سن، اوہ بچ کے نکل جاندا سی۔ حقیقت ایہ اے کہ مسلماناں نے کسے تجارتی قافلے تے حملہ ای نہیں کیتا، نہ اوہ ایس مقصد واسطے کدی نکلے سن۔

حضور پاک ﷺ مدینیوں ٹُرے تے آپ دے نال تن سو توں کجھ ودھ بندے سن۔ تن سو تیراں، یا کجھ گھٹ وَدھ۔ مہاجر تھوڑے سن، انصار بہتے۔ سارے دو گھوڑے تے ستّر اونٹھ۔ حضور پاک ﷺ حضرت علیؓ تے حضرت مرثدؓ تناں جھے اک اونٹھ آیا سی۔ تے حضور پاک ﷺ دے حکم نال تنے واری واری اوس تے سوار ہندے سن۔

حضور پاک ﷺ نے مدینے دا انتظام نابینا صحابی حضرت ابن اُمِّ مکتومؓ دے سپرد کیتا سی۔ جس ویلے روحاء اپڑے تے آپ ﷺ حضرت ابو لبابہؓ نوں مدینے دا منتظم بنا کے واپس کر دتا۔ اسلامی لشکر ذفران دی وادی وچ سی، جے پتا لگا بئی کافر بڑی تیاری نال آ اپڑے نیں۔ حضور پاک ﷺ بدر دے کھوہ (یا چشمے) دے نیڑے پڑا کیتا۔

مکے دیاں کافراں دا لشکر تیرہ سو بندیاں دا سی۔ سو گھوڑے، چھ سو زرہاں تے پتا نہیں کِنّے کو اونٹھ اوہناں دے نال سن۔

۱۷ رمضان سن ۲ ہجری نوں بدر دا معرکہ شروع ہویا۔

بدر دے مقام تے ساریاں توں پہلوں تے اسود مخزومی سیّد الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ دے ہتھوں ماریا گیا۔ فیر مبارزت ہوئی جہدے وچ عتبہ، شیبہ تے ولید بن عتبہ حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ تے حضرت عبیدہؓ ابنِ حارث رضی اللہ عنہم دے ہتھوں مارے گئے۔ حضرت عبیدہؓ دا پَیر کٹیا گیا تے واپسی تے وادی صفرا توں گزر دیاں شہید ہوئے تے اوتھے ای دفن کیتے گئے۔

کافراں نے ہلّہ بول دتا۔ لڑائی شروع ہو گئی۔ ایہ لڑائی گھٹ بندیاں تے زیادہ تعداد وچ نہیں سی۔ ایہ لڑائی ساز و سامان دے گھاٹے وادھے دی وی نہیں سی۔ ایہ حق تے باطل دا پہلا معرکہ سی۔ جہدے وچ آپ سرکار ﷺ نے اک دن پہلوں ای فتح دی خوشخبری وی سنا دِتّی سی، تے صحابہ کرامؓ نوں اوہ ساریاں تھکاں وی وِکھا دتیاں سن، جتھے وڈّے وڈّے کافراں نے ماریا جاناں سی۔

ساریاں توں پہلاں تے سرکار ﷺ نے اوہ کم کیتا جہدا ذکر قرآن پاک نے فرمایا۔ آپ ﷺ نے روڑیاں دی مُٹھ کافراں ول سُٹّی۔ تے ایہ روڑے مسلماناں دی فتح تے کافراں دی شکست دا نشان بن گئے۔ اللہ پاک نے فرمایا۔ ایہ مٹھ روڑیاں دی، تُساں نہیں سُٹّی، جیہڑی تُساں سُٹی اے۔ ایہ کم تے اللہ نے آپ کیتا اے۔ حضور پاک ﷺ نے صحابہ دی تنظیم کیتی۔ کہڑا کس پاسے کھلوئے گا، کہڑا کدھر رہوے گا۔ ایس دستے دا سالار کون اے، اوس دستے نوں کون لڑائے گا۔ جنگ چھڑی۔ مسلماناں جوابی حملہ کیتا۔ حضور پاک ﷺ آپ صحابہ کرامؓ نال موجود سن۔ مسلماناں دے جوش خروش اگّے کافراں دے ہتھیار کاڈھ نہ کڈھ سکے تے اوہناں دی صفاں دیاں صفاں اُلٹا دتیاں گیئاں۔ مشرک بے ترتیبی نال پچھے ہٹے، تے اوہناں وچ بھاج پے گئی۔

ایس غزوے وچ ابوجہل جیہے آکڑ خاں کم آ گئے۔ دو نِکیاں نِکیاں مُنڈیاں (معاذ تے معوذ) نے انج پھڑ کیتا کہ جس ویلے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اوہدا

سرلاہیا تے سگوں جانکنی دی مصیبت کولوں اوہدی جان چھڑا دتی۔

ایس معرکے وچ مسلماناں دے چودہ شہید ہوئے تے کافراں دے ستر بندے مارے گئے۔ حضور پاک ﷺ لڑائی دے فیصلے توں مگروں، تن دن اوتھے ہی مقیم رہے۔ فیر واپسی ہوئی۔ صفرا وچ حضرت عبیدہ بن حارثؓ شہید ہو گئے تے اوہناں نوں اوتھے ای دفن کر دتا گیا۔

مکے دے مشرک افراتفری وچ تتربتر ہو کے نسّے تے شرمندے شرمندے واپس مکے جا وڑے۔ مکے والیاں نوں پتا لگا بھئی عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف ابو جہل جیہے وڈے وڈے تتتر خاں مارے گئے نیں، تے ساریاں نوں خوف نے گھیر لتا۔ بدر وچ جیہڑے چودہ صحابہ کرامؓ شہید ہوئے، اوہناں دے ناں مبارک ایہ نیں: حضرت مہجع بن صالح۔ حضرت عبیدہ بن حارث۔ حضرت عمر بن ابو وقاص۔ حضرت عاقل بن عبدِیالیل۔ حضرت عمر بن عبد عمیر۔ حضرت عوف یا عوذ۔ حضرت معوذ بن عفرا۔ حضرت حارث بن سراقہ بن حارث۔ حضرت یزید بن حارث۔ حضرت رافع بن معلیٰ۔ حضرت عمیر بن حمام بن جموح۔ حضرت عمار بن زیاد بن سکن۔ حضرت سعد بن خیثمہ تے حضرت مبشر بن عبدالمنذر (رضی اللہ عنھم)

حضور پاک ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نوں تے حضرت زید بن حارثؓ نوں مدینے پاک بھیجیا، تاں جے مسلماناں نوں فتح دی خوشخبری اپڑا دین۔ ایہ ایس واسطے ضروری سی کہ مدینے دیاں منافقاں نے یہ افواہ اُڈا دتی سی کہ سرکار ﷺ نعوذُ باللہ قتل کر دتے گئے نیں۔ خوشخبری اپڑی تے مدینے پاک دیاں مسلماناں وچ خوشی دی لہر دوڑ گئی تے منافقاں دی بے بے مر گئی۔

حضور پُرنور ﷺ دی پیاری دھی حضرت رقیہؓ بیمار سن تے حضرت عثمانؓ دی ڈیوٹی اوہناں دی تیمار داری تے لگی ہوئی سی۔ حضرت اُسامہ بن زیدؓ کہندے نیں، اسیں حضرت رقیہؓ نوں دفنا چکے ساں، تے بدر وچ فتح دی خوشخبری پہنچی۔

واپسی تے سرکار ﷺ نے صفرا دی وادی وچ نضر بن حارث نوں قتل

کرن دا حکم فرمایا۔ اہنے مسلماناں نوں بڑیاں تکلیفاں پہنچائیاں سن، تے بدر وچ مُشرکاں دا جھنڈا وی ایہدے ہتھ سی۔ عرق الظبیہ پہنچ کے آپ سرکارؐ نے عقبہ بن ابی معیط نوں وی قتل کرن دا حکم دتا۔ ایہناں دوہاں نوں حضرت علیؓ نے بنّے لایا۔

جو کجھ مشرکاں نے مسلماناں نال کیتا ہویا سی، اوہدا حساب کتاب کیتا جاندا تے حضرت عمرؓ دی راء منظور ہندی، بھئی قیدیاں دی گردن مار دتی جاوے۔ پر حضور پاک ﷺ نے فدیہ لے کے اوہناں نوں چھڈ دین دا اعلان فرما دتا۔ جنھاں کول پیسہ نہیں سی، اوہناں بارے فیصلہ فرمایا کہ اوہ مسلمان بچیاں نوں پڑھان تے اوہناں نوں رہا کر دتا جاوے گا۔

رمضان مُکن وچ دو دن رہندے سن کہ فطرانے تے عید دی نماز کا حکم نافذ ہو گیا۔ مسلماناں نے سن ۲ ہجری وچ پہلی عید پڑھی۔

قیس بن سعدؓ دی روایت موجب زکوٰۃ وی شوّال سن ۲ ہجری وچ فرض ہوئی۔

آپ سرکار ﷺ بدر توں واپس مدینہ منوّرہ اپڑے، تے اطلاع ملی جے بنی سُلیم مسلماناں دے خلاف جمع ہو رہے نیں۔ آپ ﷺ نے سباع بن عرفطہ غفاریؓ (یا ابنِ اُمِ مکتومؓ) نوں مدینے دا حاکم بنایا تے خود بنی سُلیم دی سرکوبی واسطے تشریف لے گئے۔ الکدر تیکر تشریف لے گئے، پر بنی سُلیم دے باغی نہیں لبھے۔ آپ ﷺ تن دن اوتھے رہن توں بعد واپس مدینے آ گئے۔

یہودیاں نال مصیبت ایہ اے کہ جے اوہ سازش نہ کرن تے اوہناں دا کھادا پیتا ہضم نہیں ہُندا۔ حضور پاک ﷺ نے مدینے شریف اوندیاں ای اوہناں نال معاہدہ کیتا سی، پر اوہ کسے موقع تے سازش توں باز نہیں آئے۔ ہور کجھ نہیں تے اوس تے خزرج قبیلیاں نوں جیہڑے مسلمان ہو چکے سن، آپس وچ لڑاون دا پربندھ کر دتیو نے۔ اوہ تے آپ سرکار ﷺ نوں پتا چل گیا تے آپ ﷺ نے دوہاں قبیلیاں دے آگوآں نوں سمجھایا، کہ اسلام دے جھنڈے تھلے آ کے، جہالت

دیاں گلاں نہ کرو، تے یہودیاں اتے منافقاں دیاں جھکنڈیاں نوں سمجھو۔ گل اوہناں دی سمجھ وچ آ گئی، نہیں تے بُعاث دی جنگ فیر اک واری لگی سی چھڑن۔

یہودیاں دا قبیلہ بنو قینُقاع سازشاں وچ کجھ ودھیرا ای اگے سی۔ اوہناں دے اک دکاندار نے اک مسلمان خاتون دی بے حُرمتی کیتی، تے گل ودھ گئی۔ حضور پُرنور ﷺ نے یہودیاں نوں سمجھاون دی کوشش کیتی پر اوہناں اوکھے جواب دتے۔ تے حضور پاک ﷺ نے شوال وچ اوہناں دیاں گھراں نوں گھیرے وچ لے لیا۔ پندرہ دن ایہ محاصرہ جاری رہیا۔ فیر کجھ سفارشاں من کے، حضور ﷺ نے محاصرہ تے چک لیا۔ پر اوہناں نوں مدینہ چھڈن دا حکم جاری فرما دتا۔

اودھر، ابو سفیان نوں بدر وچ ہون والی شکست نے بڑا ذلیل کر دتا سی۔ اوہنے بدلہ لین دا طریقہ ایہ کڈھیا جے رات ویلے مدینے دے نیڑے اک مقام عریض اُتے حملہ کر دتا۔ اوتھے کجھ درخت ساڑ کے اک انصاری نوں شہید کر کے بھجیا۔ حضور پاک ﷺ نوں گویڑ ہوئی تے آپ نے کجھ صحابی نال لے کے ابو سُفیان تے اوہدے ساتھیاں دا پچھا کیتا۔ رات نوں چوری چوری ایہ حرکت کرن والے بُزدل نسّے تے کھان والے جیہڑے ستّو نال لیائے ہوئے سن، اوہ سُٹ گئے۔ ستّواں دے تھیلے مسلماناں نوں لبھے۔ عربی وچ ستواں نوں سویق کہندے نیں، ایس لئی ایس واقعے دا ناں غزوۂ سویق پے گیا۔

ایسے سال نکّی عید پڑھی گئی سی، ایسے ورہے وڈّی عید دا حکم نافذ ہویا۔ سرکار ﷺ نے دس ذوالحجہ نوں عید دی پہلی نماز پڑھائی تے قربانی دا پربندھ کیتا۔

محرّم سن ۳ ہجری وچ پتا چلیا کہ بنو ثعلبہ تے بنی محارب (بنو غطفان دیاں شاخاں) دی ابو سفیان وانگر مدینے دے نیڑے تیڑے لُٹ مار کرن واسطے ذی امر دے مقام تے اکٹھے ہو رہے نیں۔ حضور ﷺ نے ساڈھے چار سو بندے نال لئے تے نجد ول ٹر پئے۔ غطفان دے قبیلیاں نوں خبر ہو گئی تے اوہ ایدھر اودھر دیاں پہاڑاں وچ لُک گئے۔ اوہناں دا اک بندہ لبھا تے حضور پاک ﷺ نے اوہنوں کجھ

کہن دی بجائے اسلام دی دعوت دتی، اوہ مسلمان ہو گیا۔ حضور پاک ﷺ آپنے بندیاں نال مہینا "ذی امر" رہے، پر بھگوڑیاں وچوں کوئی سامنے نہ آیا۔ ایس مہم نوں غزوہ ذی امر، غزوہ غطفان یا غزوہ انمار کہندے نیں۔

۵۶ واں ورہہ

یہودی سردار کعب بن اشرف مسلمان پردہ دار عورتاں دے خلاف وی بکواس کردا سی، تے حضور پاک ﷺ دے خلاف وی شعر کہندا سی۔ اسلام وچ اوس بندے دی سزا قتل دے بغیر کجھ نہیں، جیہڑا آپ سرکار ﷺ دی توہین کرے۔ ایسے لئی حضور پُرنور ﷺ نے کعب بن اشرف نوں قتل کرن دا حکم دتا۔ محمد بن مسلمہؓ نے ایہ مہم آپنے ذمّے لئی تے ابو نائلہؓ (سلکان بن سلامہ) اُتے تن ہور بندیاں نال ایس کم نوں چلے۔ آپ سرکار ﷺ بقیع الغرقد تیکر جا کے ایہناں نوں تور کے آئے۔ ایہناں سرکار ﷺ کولوں اجازت لے لئی بھئی اسیں جس طرح چاہیے، اوہنوں مار مکائیے، ------ تے کعب بن اشرف نوں چکر دے کے وڈھ دتو نے۔ کعب دے سر دی نمائش نال یہودیاں دیاں سازشاں نوں چنگا ڈکّا لگا۔ کعب بن اشرف دا قضیہ حضور پاک ﷺ کی عمر پاک دے ۵۶ ویں ورہے دے شروع وچ ای (۱۴ ربیع الاول سن ۳ ہجری نوں) مک گیا۔

ربیع الثانی وچ اللہ پاک دے محبوب پاک ﷺ تن سو بندیاں نال فرع دے کول بحران دے علاقے ول تشریف لے گئے تے دو مہینے اوتھے رہے۔ ایہ فوجی گشت کا پربندھ سی۔ کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔

بدر توں مگروں، تے اُحُد توں پہلوں مسلماناں دی خاص مہم زید بن حارثہؓ دا سریّہ سی (غزوہ اوہ مہم ہندی اے جیدے وچ آپ سرکار ﷺ خود تشریف لے جان، تے سریّہ اوہ مہم جیہڑی حضور ﷺ بھیجن، آپ نال نہ ہون) حضور پاک

ﷺ نوں پتا لگا بھئی قریشیاں دا اک قافلہ عراق ول نوں جا رہیا اے' تے اوہدے وچ وڈے وڈے قریشی سردار شامل نیں۔ حضور پاک ﷺ نے مہم ترتیب دتی تے سو سواراں نوں زید بن حارثہؓ دی کمان وچ بھیجیا۔ قردہ ناں دے چشمے کول قافلہ ایہناں دے ہتھے چڑھ گیا۔ قافلے دے دو بندے تے راہ وکھاون والا پھڑے گئے' باقی نس گئے۔

ایس مہم نال مکے دیاں کافراں تے مسلماناں دے باقی سارے مخالفاں نوں یقین ہو گیا کہ مسلماناں نے ساڈا ناطقہ بند کر دتا اے' تے ہن اسیں کسے پاسے جان جوگے وی نہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دے جوائی حضرت خنیسؓ بدر دی جنگ وچ پھٹڑ ہوئے تے مدینے اَپڑ کے فوت ہو گئے تے حضرت حفصہؓ بیوہ ہو گئیاں۔ شوال سن ۳ ہجری وچ آپ سرکار ﷺ نے حضرت حفصہؓ نال نکاح پڑھا لیا' تے اوہ وی مسلماناں دی ماں ہو گئیاں۔

بدر دی ہار نے مکے دیاں کافراں نوں پُسوڑی پائی ہوئی سی۔ ابو سفیان نے غزوہ سویق والی حرکت تے کیتی سی' پر ڈنگر تے ستواں دے تھیلے چھڈ کے فیر نسا پے گیا سانے۔ فیر زید بن حارثہؓ والی مہم نے اوہناں نوں ہور گرمی چڑھائی۔ تے اوہ اکٹھے ہو کے مدینے تے چڑھائی کرن آ گئے۔ اُحُد دے کول "عینین" دے مقام اُتے اوہناں خیمے لا لئے۔ حضور پاک ﷺ نے صحابہؓ نال صلاح مشورہ کیتا' تے ۶ شوال نوں حضرت ابنِ اُمِ مکتومؓ نوں مدینے دا حاکم مقرر کر کے اُحُد دے کول عینین دے مقام تے آ اپڑے۔

ایہ ابنِ اُمِ مکتومؓ اوہ ای نیں جنہاں بارے تفسیراں وچ لکھیا ہویا اے کہ ایہ اَنھے حافظ سن تے اک واری سرکار ﷺ کول کجھ کافر سردار بیٹھے گلاں باتاں کر رہے سن کہ ابن ام مکتومؓ آ گئے تے اپنی گل شروع کر دتی۔ حضور پاک ﷺ نوں ایہناں دی گل چنگی نہ لگی تے آپ ﷺ نے ناگواری ظاہر کیتی جہدے —

سورۃ عَبَس دیاں شروع دیاں آیتاں نازل ہوئیاں تے اللہ پاک نے حضور ﷺ نوں (نعوذ باللہ) ڈانٹیا۔

ایہ گھڑی ہوئی کہانی اے۔ جس محفل وچ حضور پاک ﷺ دی اواز توں اچی اواز کڈھن دا خدائی حکم موجود اے' اوس محفل وچ حضرت ابنِ اُمِ مکتومؓ حضور پاک ﷺ دی گل بات وچ اپنی گل واڑن دی جرأت کیویں کر سکدے سن۔ تے ایہ ہویا ہندا' تے ڈانٹ اوہناں نوں پینی سی کہ نعوذ باللہ سرکار ﷺ نوں۔

دُوجے پاسے سوچیے تے آپ سرکار ﷺ دے خُلق نوں عظیم تے اللہ پاک آپ اکھدا اے۔ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔ حضور پاک ﷺ تے منگن والیاں نال' اَتے اپنی جان دے دشمناں نال چنگا سلوک فرماوندے سن' تے اوہناں دیاں بھیڑیاں گلاں تے وی ناگواری ظاہر نہیں سن فرماوندے ------ ایہ کِداں ممکن سی کہ اک ایہو جیہے صحابی جیہڑے نابینے تے سن' پر اوہناں نوں کئی واری حضور پاک ﷺ نے مدینے پاک دا گورنر مقرر فرمایا' اوہدی گل تے ناگواری محسوس کردے۔

ہُن تیکر صرف اک اہلِ حدیث مولوی' عنایت اللہ سوہدروی سامنے آئے نیں جنہاں نے سورۃ عبس دی تفسیر وچ ہون والی ایس غلطی نوں محسوس کیتا' تے دلیلاں نال صحیح تفسیر کیتی اے۔ اوہناں ثابت کیتا اے کہ سورۃ عبس دیاں پہلیاں آیتاں دا مخاطب حضور پاک ﷺ نہیں' سگوں اوہ کافر سردار اے جنّھے حضرت ابنِ اُمِ مکتومؓ تے گرمی کھاہدی سی۔

اُحُد دی جنگ واسطے قریش دے لشکر وچ تن ہزار جوان سن۔ اوہ آپنیاں زنانیاں نوں وی نال لیائے سن' تاں جے اوہناں دی عزت خاطر وی جنگ توں نس توں بچ جان۔ اوہناں نال تن ہزار اونٹھ دے دو سو گھوڑے سن۔ حضور پاک ﷺ اک ہزار بندے لے کے چلے' پر منافقاں دا سردار' عبداللہ بن اُبَی تن سو بندے لے کے وکھرا ہو گیا۔ تے صرف ست سو مسلمان رہ گئے۔ آپ سرکار

ﷺ نے مسلماناں نوں ترتن حصیاں وچ ونڈیا۔ مہاجراں دے جھنڈا چک حضرت
مُصعب بن عمیرؓ اوس (انصار) دے حضرت اُسید بن حضیر تے خزرج (انصار) دے
حباب بن منذر نوں بنایا گیا۔

جنگ چھڑی تے اصول مُوجب پہلوں اک اک سُورے دا مقابلہ ہویا۔
اوہدے وچ مسلماناں اگے کافر نہ کھلو سکے تے لگے گئے۔ معرکہ ہویا تے مسلماناں
دے جذبے اگے کافراں دا وڈا لشکر نہ کھلو سکیا۔ ساز سامان تے اسلحہ وی کم نہ آیا'
تے اوہناں دیاں زنانیاں دے طعنے مہنے وی کجھ مدد نہ کر سکے۔ کافر نسّ تے مجبور ہو
گئے۔

ایسوای موقع سی جہدے بارے حضور نبی پاک ﷺ نے پہلوں ای
اندازہ کیتا ہویا سی۔ کیوں جے آپ سرکار ﷺ نے جنھاں تیر اندازاں دی ڈیوٹی
ٹبے تے لائی' اوہناں نوں پہلوں ای خاص طور تے' فرمایا سی 'کہ جو کجھ بھی ہووے'
تساں اپنی ڈیوٹی توں نہیں ہٹنا۔ ایہ گل نہ وی کہی جائے' تاں وی سپاہی دا کیہ کم
اے' کہ اوہ سالار دے حکم بغیر ذرا وی ایدھر اودھر ہووے۔ پر آقا حضور ﷺ
نے تے پہلوں ای اوہناں نوں خبردار کر دتا سی ---------- اوہناں کولوں غلطی ہو
گئی۔ کافراں نوں شکست ہوئی' مسلمان لشکری مال غنیمت لٹن لگ پئے تے تیر انداز
وی سچی سرکار ﷺ دے حکم نوں بھُل کے اوہناں نال آ لگے۔ بس' فیر کیہ سی۔
خالد بن ولید اوس ویلے کافراں دے سالار سن۔ اوہناں ٹبہ خالی ویکھیا تے مُڑ
پئے۔ ٹبے تے چڑھ کے آئے تے مسلماناں تے چڑھ دوڑے۔ مسلماناں وچ بھاجڑ
پے گئی۔ گنتی دے چند بندے آپ ﷺ دے نال رہ گئے۔ سرکار ﷺ نے
تے میدان وچوں ہٹنا ای نہیں سی۔

اوس ویلے دُوہناں پاسوں کیہ کجھ نہیں ہویا ہوناں۔ کافراں دی کوشش سی
کہ حضور پاک ﷺ اکلّے رہ گئے نیں' بچ کے نہ جان۔ جیہڑے چند صحابیؓ حضور
پاک ﷺ دے کول سن' اوہ جان تے کھیڈ گئے۔ اوس ویلے حضرت طلحہ بن

عبیداللہؓ نے جانثاری نے دنیا نوں حیران کر دتا۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے وی
حضور پاک ﷺ دا ساتھ نہیں چھڈیا۔

حضور پاک ﷺ دے سامنے دی بیڑ وچوں اک دند مبارک شہید ہو گیا'
ہور کئی زخم وی آئے' آپ ﷺ دا خُود سروچ کھُب گیا۔ ایس طرح آپ سرکار
ﷺ خاصے زخمی ہو گئے۔ صحابہؓ نوں پتا لگا کہ آپ سرکار ﷺ کافراں وچ
گھرے ہوئے نیں' تے دس کو صحابہؓ فوری طور تے واپس مُڑے' تے طلحہ تے سعد
کول آئے۔ مشرکاں نوں وی معلوم ہویا کہ حضور ﷺ اکلّے رہ گئے نیں تے اوہ
وی دھا کے پے گئے۔ ایس گھمسان دے رن وچ ابو دجانہؓ مصعب بن عمیرؓ علی
المرتضیٰؓ سہل بن حنیفؓ مالک بن سنانؓ نسیبہ بنت کعب مازنیہ (اُمِ عمارہ) قتادہ بن
نعمانؓ عمر بن خطابؓ حاطب بن ابی بلتعہؓ ابو طلحہؓ تے عبدالرحمان بن عوفؓ نے
خوب خوب جوہر دکھائے۔

مسلمان پہاڑ والے پاسے واپس ہوئے تے حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ جنھاں
نوں اُنتالی زخم لگے سن' آپ سرکار ﷺ نوں موہڈیاں تے چک کے اوس چٹان
تے جا اپڑے جہدی لوکی اج وی زیارت کردے نیں۔

مشرک اپنے کیمپ وچ واپس گئے۔ جیہڑے صحابیاںؓ دیاں لاشاں اوہناں
دے ہتھے چڑھیاں' اوہناں دی چیر پھاڑ کیتی گئی۔ ٹوٹے ٹوٹے کر دتے گئے۔ ایہناں
لاشاں وچ سید الشہدا حضرت حمزہؓ دا جسم مبارک وی ہند دے ہتھے چڑھیا تے اوہنے
لاش دی بے حُرمتی کیتی۔

غزوہ اُحد ۶ شوال سن ۳ ہجری نوں ہویا۔ ایہ حضور پاک ﷺ دی عمر
دے ۵۶ ویں ورہے دا سب توں خاص واقعہ اے جہدے وچ ستّر توں ودھ صحابیؓ
شہید ہوئے۔

شک تے ہے سی' کہ کافر مدینے دل منہ نہ کر لین' پر پتا چلیا کہ اوہ واپس
مکے مڑ گئے نیں۔ جاندیاں جاندیاں ابوسُفیان کہہ گیا کہ اگلے سال بدر دے مقام تے

فیر اکٹھ ہووے گا۔

مسلماناں نوں تے خیال سی' بھئی کافراں دی ہری ہوئی جنگ خالد بن ولید دی جنگی سیانف تے مسلمان تیر اندازاں دی غلطی پاروں' کافراں دی جت ہی بن گئی اے' ایس لئی شاید اوہ ہور جرأت کرن' تے اگلے دن فیر جنگ کرن یا مدینے تے حملہ کرن دی کوشش کرن۔ پر' مسلماناں دی گھٹ تعداد ہُندیاں ہویاں وی' اوہناں جس بہادری دا مظاہرہ کیتا سی' اوہدے توں کافر ڈرے ہوئے سن۔ ایسے واسطے سِدّھے مکے ول ٹر پئے۔

حضور پاک ﷺ نے غزوہ اُحد توں بعد' دوجے ای دن احد وچ شریک مجاہداں نوں نال لے کے مشرکاں دے لشکر دا پچھا کیتا۔ حمراء الاسد اپڑ کے' جیہڑا مدینے شریف توں اٹھ میل دور سی' آپ ﷺ نے خیمے گڈوا دتے۔ مشرک روحا دے مقام تے سن' جیہڑا ۳۶ میل مدینیوں دور سی۔ اوتھے مشرکاں دے کئی سرداراں نے خیال ظاہر کیتا بھئی مڑ کے مدینے تے حملہ کر دیئے' پر جس ویلے پتا لگا کہ حضور پاک ﷺ تے پچھا کردے آ رہے ہیں' اوہناں مکے ول منہ کر لیا۔ آپ سرکار ﷺ تن دن حمراء الاسد رُکے' تے جد پتا چلیا کہ مشرک مکے مڑ گئے نیں' آپ ﷺ اپنے صحابہؓ سمیت واپس مدینے تشریف لے آئے۔

اُمّ المساکین حضرت زینب بنتِ خزیمہؓ دے تیسرے خاوند حضرت عبداللہ بن جحشؓ غزوہ اُحد وچ شہید ہو گئے تے بعدوں' آپ حضور ﷺ نے ایہناں نال نکاح پڑھا لیا۔

یکم محرم سن ۴ ہجری نوں اطلاع ملی کہ خویلد دے پُتر طلحہ تے سلمہ اپنے قبیلے بنی اسد بن خزیمہ نوں مسلماناں دے خلاف جنگ واسطے تیار کر رہے نیں۔ حضور پُرنور ﷺ نے ڈیڑھ سو صحابہؓ نال حضرت ابو سلمہؓ نوں ایہہ مہم سپرد کیتی۔ اوہ اصل راہ توں ہٹ کے اوتھے اپڑے' پر کافراں نوں خبر مل گئی سی' ایس لئی اوہ نس گئے سن۔ اوہناں دے اونٹھ بکریاں وغیرہ لے کے مسلمان واپس آ گئے۔

اک خبر ایہہ ملی کہ خالد بن سفیان وی مسلماناں دے خلاف فوج جمع کر رہیا اے۔ سچے رسول ﷺ نے عبداللہ بن انیسؓ نوں اوہدے علاج لئی بھیجیا۔ اوہ ۵ محرم نوں گئے تے ۲۳ محرم نوں واپس آئے۔ اُتے خالد دا سِر وی نال لیائے۔

صفر سن ۴ ہجری وچ عضل تے قارہ دے کجھ بندے حضور ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہوئے کہ اسلام دی تبلیغ واسطے کجھ بندے چاہی دے نیں۔ دس بندے ایس کم تے مامور کیتے گئے۔ اوہ رابغ تے جدّے دے وچکار رجیع ناں دے چشمے تے اپڑے تے سو بندیاں اوہناں نوں گھیر لیا۔ اٹھ صحابیؓ شہید ہو گئے۔ حضرت خبیبؓ تے زید بن دثنہؓ نوں اوہناں مکّے لے جا کے ویچ دتا۔ حضرت خبیبؓ نوں مشرکاں سُولی تے چڑھا دتا تے حضرت زیدؓ نوں صفوان بن امیہ نے خرید کے شہید کر دتا۔

رجیع دے ایس واقعے توں بعد' بیر معونہ دا حادثہ پیش آ گیا۔ نجد دے اک سردار نے تبلیغ واسطے بندے منگے تے اوہناں دی حفاظت دا وعدہ کر کے ستر (۷۰) صحابہؓ نال لے گیا۔ کافراں نے ایہناں دا محاصرہ کر کے ساریاں نوں شہید کر دتا۔ حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ اونٹھاں مگر سن' بچ گئے تے ایہہ دردناک خبر لے کے مدینے اپڑے۔

۵۷واں ورہہ

ایس ورہے دے شروع وچ ای غزوہ بنی نضیر دا واقعہ پیش آ گیا۔ یہودی اُتوں تے معاہدے کر لیندے سن' پر وچوں سازشاں شرارتاں توں باز نہیں سن اوندے۔ رجیع تے معونہ دے واقعے ویکھ کے یہودیاں پروگرام بنایا کہ نعوذ باللہ حضور پاک ﷺ نوں قتل کر دیئے۔ عمرو بن امیہؓ نے نجد توں واپسی وچ دو ستیاں ہویاں یہودیاں نوں قتل کر دتا سی۔ حضور پاک ﷺ اوہناں دی دیت دین واسطے

یہودیاں کول گئے۔ اوہناں حضور ﷺ اتے پتھر سُٹن دا پروگرام بنایا۔ پر حضور ﷺ نوں اللہ تعالیٰ نے اطلاع دے دتی۔ آپ ﷺ اوتھوں اٹھ کے گھر آ گئے۔ تے ایس حرکت اُتے بنی نضیر دے اوہناں یہودیاں نوں نوٹس دتا کہ دساں دناں وچ مدینہ چھڈ دین۔ اوہ نہ منّے کہ آپ ﷺ نے اوہناں دا محاصرہ کر لتا۔ اوہ ہار من گئے تے حضور ﷺ نے محاصرہ چک لیا تے حکم دتا بھئی اپنا سارا سامان لے کے جدھر منہ اوندا اے‘ ٹر جاؤ۔

ربیع الاول سن ۴ ہجری وچ ای شراب قطعی طور تے حرام کرن دا فرمان جاری کر دتا گیا۔ تے لوکاں شراب دے مٹکے بھن دِتے‘ شراب نوں گندیاں نالیاں وچ روڑھ دِتا گیا۔

ربیع الثانی یا جمادی الاول وچ پتا لگا کہ بنی غطفان دے دو قبیلے بنو محارب تے بنو ثعلبہ لڑائی واسطے اکٹھ کر رہے نیں۔ حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ نوں نال لیا تے نجد وچ اندر تیکر چلے گئے۔ شرارتی کافر نے ایدھر اودھر ہو گئے‘ پر ایس لشکر نال مسلماناں دا رعب قائم ہو گیا۔ بعضے سیرت نگار ایہنوں غزوہ ذاتُ الرقاع قرار دیندے نیں‘ بعضے الگ غزوہ سمجھدے نیں۔

اُحد توں بعد ابوسفیان نے اگلے سال بدر دے مقام تے لڑائی دا سُنیہا دتا سی۔ حضور ﷺ ابن ہِشام دے بقول‘ شعبان وچ ڈیڑھ ہزار بندے لے کے نکلے تے بدر اپڑ گئے۔ مدینے دا انتظام حضرت عبداللہ بن رواحہؓ دے سپرد کیتا گیا۔ ابوسُفیان وی چیلنج مطابق مکے توں نکلیا۔ مرّالظہران اپڑ کے رُک گیا‘ حضور ﷺ دے لشکر بارے سُن کے واپس ٹر گیا۔ بدر وِل آیا ای نہیں۔ حضور ﷺ نے اٹھ دن انتظار کیتا‘ فیر واپس مدینے تشریف لے گئے۔

حضرت ابوسلمہؓ جنگِ اُحد وچ زخمی ہوئے تے بعد وچ فوت ہو گئے۔ شوال سن ۴ ہجری وچ حضور ﷺ نے حضرت ابوسلمہؓ دی بیوہ اُمِّ سلمہؓ نال نکاح کر لیا‘ تے اوہ ساڈی ماں بن گئیاں۔

۵۸واں ورہہ

ایس ورہے دے پہلے ہی مہینے (ربیع الاوّل وچ) خبر ملی کہ دُومتہ الجندل دے ارد گرد دے وسنیک قبیلے قافلیاں تے ڈاکے ماردے نیں‘ نالے مدینے اُتے حملے واسطے تیاری کر رہے نیں۔ آپ ﷺ نے مدینے دا انتظام سباع بن عرفطہ غفاریؓ دے سپرد کیتا تے آپ اک ہزار مسلماناں نال اودھر تشریف لے گئے۔ ڈاکو تے نس بھج گئے۔ اوہناں دا کجھ مال ڈنگر لبّھا۔ حضور پاک ﷺ کجھ دن اوتھے ٹھہر کے واپس تشریف لے آئے۔

شعبان وچ اطلاع ملی کہ بنو مصطلق دا سردار حارث بن ابی ضرار مسلماناں دے خلاف فوج کشی دی تیاری کر رہیا اے۔ حضور ﷺ نے بندہ بھیج کے تصدیق کرائی تے فیر تریہہ بندے تے تریہہ گھوڑے لے کے چلے۔ مریسیع دے چشمے تے بعضے کہندے نیں‘ مقابلہ ہویا‘ تیر چلے تے مسلمان کامیاب ہوئے۔ ایس غزوے دے نتیجے وچ ڈھور ڈنگر تے عورتاں قید ہوئیں۔ ایہناں وچ حارث دی دھی جویریہؓ وی سن جنھاں نال بعد وچ حضور ﷺ دا نکاح ہویا۔ بعدوں‘ حضرت جویریہؓ دا والد حارث دھی نوں چھڑان آیا۔ دو اونٹھ راہ وچ اک گھاٹی وچ چھپا آیا۔ آپ ﷺ دے کول آ کے دھی نوں چھڑان واسطے مال پیش کیتیو سُو تے حضور پاک ﷺ نے فرمایا‘ اوہ جیہڑے اونٹھ عقیق دی پہاڑیاں وچ چھپا آیا ایں‘ اوہناں بارے کیہ خیال اے؟ ایہ سن کے اوہنوں یقین ہو گیا کہ آپ ﷺ نبی نیں‘ تے اوہ مسلمان ہو گیا۔ جد اوہنوں پتا لگا کہ اوہدی دھی تے مسلماناں دی ماں بن گئی ہے‘ تے بڑا خوش ہویا۔

شوال وچ آقا حضور حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت زینب بنتِ جحشؓ نال نکاح فرما لیا۔ اوہ پہلوں‘ حضرت زید بن حارثہؓ دی بیوی

سن۔ اوہناں طلاق دے دتی تے عدت پوری ہون تے حضور ﷺ نے نکاح کر
لیا۔

کم ذی قعدہ نوں عورتاں واسطے پردے دا حکم نازل ہویا۔

بنی نضیر دیاں یہودیاں نوں مدینہ بدر کر دتا گیا سی' اوہناں وچوں کجھ خیبر وچ
جا کے آباد ہو گئے۔ اوہناں سازش تیار کیتی' اپنے سردار عرب دے کونے کونے وچ
بھیجے' تے ساریاں نوں مشورہ دتا کہ مسلمان ہن اکلے دُکلے قبیلے دے وَس دے نہیں
رہے۔ ہن تے مل کے ایہناں نوں ختم کرنا پوے گا۔ نہیں تے ایہناں ساڈا
ساریاں دا جینا حرام کر دینا اے۔

دس بارہ یا چوی ہزار دشمناں دا لشکر جمع ہو گیا' تے حضور ﷺ نے
اصحابؓ نال مشورہ کیتا۔ حضرت سلمان فارسیؓ ایرانی ہون پاروں خندق دے ذریعے
دفاع یا لڑائی دے طریقے توں واقف سن۔ اوہناں ایہ مشورہ دتا کہ مسلمان کھلے
میدان وچ مقابلہ کرن دی بجائے محفوظ مقام تے اکٹھے ہون' تے آسے پاسے خندق
کھود لین۔ تن ہزار مسلمان ایس کم لگے۔ بعضیاں دے نزدیک' ویہاں دناں وچ
خندق مکمل ہوئی۔

مسلمان خندق توں اندر والے پاسے' تے کافر خندقوں باہر سن۔ اوہ حملہ
کرن واسطے ودھے تے اگے لمی چوڑی خندق سی۔ حیران ہو گئے۔ ایہ کم اگے کدی
عرب وچ ہویا ای نہیں سی۔ فیروی اک واری اک مقام توں عمرو بن عبدود تے کجھ
ہور کافر اندر آ گئے۔ حضرت علیؓ نے عمرو نوں مار لیا تے کجھ ہور مارے گئے' کجھ نس
گئے۔ دوناں پاسیوں تیر چلدے رہے جندے نتیجے وچ چھ مسلمان شہید ہوئے تے
اٹھ دس کافر مارے گئے۔

بنو قریظہ دے یہودی فیر ایس موقعے تے سازشاں وچ لگ گئے۔ اخیر کھل
کے مسلماناں نال دشمنی کرن دا فیصلہ کر لیا۔ ہن حال ایہ سی کہ سامنے دنیا جہان دے
دشمن اکٹھے ہو کے آ گئے سن تے پچھوں' بلکہ اندروں یہودیاں دا خطرہ سی۔ ایس

موقعے تے نعیم بن مسعود (اک نو مسلم) بڑے کم آئے۔ اوہ مسلمان تے ہو گئے سن
پر لوکاں نوں ایس حقیقت دا پتا نہیں سی۔ اوہناں قریش نوں ہور گلاں تے یہودیاں
نوں ہور گلاں کر کے اوہناں دوآں وچ پھٹ پا دتی۔

اسلام دشمناں دے مختلف قبیلے اکٹھے ہو کے تے آ گئے سن۔ پر محاصرہ لما
ہون تے قریشیاں واسطے مصیبت بن گئی سی۔ ایس سارے لشکر دا خرچہ تے اوہناں
نوں برداشت کرنا پے رہیا سی۔ فیر ہر قبیلے دی سوچ دا اپنا انداز سی۔ اوہناں وچ آپس
میں پھوٹ پے گئی۔ اودھر' حضور پاک ﷺ نے اپنے خیمے وچ پیر والے دن دعا
منگی تے اللہ پاک نے سخت طوفان بھیج دتا۔ اوس طوفان وچ خیمے اکھڑ گئے' ہانڈیاں
اڈ گئیاں'۔۔۔۔۔۔ تے' سارے قبیلے جیہڑے اکٹھے ہو کے اسلام نوں ختم کرن چلے
سن' واپس چلے گئے۔ ایہ محاصرہ مہینے دے نیڑے نیڑے رہیا۔

بنو قریظہ نے غزوہ خندق (غزوۂ احزاب) دے موقعے تے جو کجھ کیتا سی'
بھگتنا تے پینا ای سانے۔ حضور پاک ﷺ نے اوہناں دا محاصرہ کر لتا' اوہ' قلعہ
بند ہو گئے۔ محاصرہ لما ہو گیا (پنجی دن) تے بنو قریظہ مجبور ہو کے حضور ﷺ دا
حکم منن تے آ گئے۔ آپ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذؓ نوں ایہ معاملہ سپرد کر
دتا۔ اوہناں فیصلہ کیتا کہ سارے مرد قتل کر دتے جان' زنانیاں تے بچے غلام بنا لئے
جان' مال اسباب مسلماناں وچ تقسیم کر دتا جائے۔ ایس فیصلے موجب بنو قریظہ دے
چھ ست سو بندے قتل کیتے گئے۔ غزوہ بنو قریظہ ذی الحجہ سن ۵ ہجری وچ ہویا۔

ذی قعدہ یا ذی الحجہ سن ۵ ہجری وچ سلام بن ابی الحقیق (ابو رافع) دے قتل
دا انتظام ہوا۔ ایہ یہودی مسلماناں دے خلاف بڑا اگے چلا گیا سی۔ حضور پاک
ﷺ نے خزرج قبیلے دے پنج مسلماناں دے ذمے ایہدی موت دی مہم لائی۔
عبداللہ بن عتیکؓ تے چار ہور صحابیؓ خیبر گئے جتھے ابو رافع یہودی دا قلعہ سی' تے
اوہنوں بلّے لا آئے۔ بعضے کہندے نیں' اکلے عبداللہ بن عتیکؓ نے ایہ کارنامہ
کیتا' بعضے لکھدے نیں' پنجاں نے مل کے اوہناں ماریا۔

دس محرّم سن ۶ ہجری نوں آقا حضور ﷺ نے محمد بن مسلمہؓ دی سربراہی وچ ترِیہہ سوار بھیجے بئی قرطا دے کافراں دا قلع قمع کرو۔ اوہناں دس بندے قتل کیتے‘ باقی نس گئے۔ ۲۹ محرم کو مہم سر کرکے ایہ سارے صحابیؓ واپس مدینے پاک اپڑ گئے۔ قرطا والیاں دا سردار ثمامہ بن اثال پھڑیا گیا سی۔ آپ سرکار ﷺ نے اوہنوں معاف فرما دتا‘ تے اوہ مسلمان ہو گیا۔

رجیع دے حادثے وچ جنہّاں مسلماناں نوں شہید کیتا گیا سی‘ اوہناں دا بدلہ لین واسطے حضور پُرنور ﷺ آپ دو سو سواراں نوں نال لے کے گئے۔ بنو لحیان جنہاں مسلمان شہید کیتے سن‘ پہاڑاں وچ جا چُھپے۔ حضور پاک ﷺ اک دو دیہاڑے رہ کے واپس تشریف لے گئے۔

۵۹واں ورہہ

ایس سال دے شروع وچ حضور پاک ﷺ نے حضرت عُکاشہ بن محصنؓ نوں چالی بندیاں نال غمر دے مقام تے بھیجیا تاں جے بنی اسد دے اسلام دشمناں نوں سدھیاں کرن۔ اوہ نس کے پہاڑاں وچ چھپ گئے۔ صرف اک بندہ لبھّا جنھے چراگاہ دا پتا دتا۔ دو سو اونٹھ پھڑ لِتّے گئے۔

ایہناں ای دناں وچ حضور پاک ﷺ نے محمد بن مسلمہؓ نوں دس بندے دے کے‘ ذوالقصہ دے بنی ثعلبہ تے بنی غوال ول بھیجیا۔ دشمن اک سو سن‘ اوہ اک جگہ چھپ کے بہ گئے تے اچانک حملہ کر کے اوہناں ساریاں مسلماناں نوں شہید کر دتا‘ صرف محمد بن مسلمہؓ زخمی حالت وچ بچے۔

آقا حضور ﷺ نے ایہناں دی شہادت توں بعد ’ربیع الآخر وچ حضرت ابو عُبیدہؓ کو چالی بندے دے کے ذوالقصہ ول روانہ فرمایا۔ بنو ثعلبہ پہاڑاں وچ جا چھپے۔ اک بندہ پھڑیا گیا‘ تے اوہ بعدوں مسلمان ہو گیا۔

ذی قرد ناں دے چشمے تے حضور پاک ﷺ دیاں اونٹھنیاں سن۔ اوس چراگاہ تے کافراں نے حملہ کیتا تے اونٹھنیاں دی دیکھ بھال کرن والے صحابیؓ نوں شہید کر کے ڈنگر لے گئے۔ حضرت سلمہ بن اَکوَعؓ نِکی عمرُ دے سن‘ تے کھیڈن ملھن اودھر گئے ہوئے سن۔ اوہناں ایہ دیکھ لیا‘ تے ڈاکواں دا پچھا کر کے‘ نالے تیر مار مار کے ڈنگر وی چھُڑا لئے۔ اوہناں دیاں تن یمنی چادراں وی کھوہ لیاندیاں۔ سلمہ بن اَکوعؓ بڑے چھوہلے سن۔ راہ وچ پہاڑیاں تے چڑھ کے مدینے پاک والیاں نوں اوازاں وی دیندے جاندے سن۔ کجھ ہور لوکی وی سلمہؓ دیاں ہاکاں تے نسّے‘ تے اوہناں دو مشرک مار لئے۔ حضور پاک ﷺ وی پنج ست سو سوار لے کے آ گئے۔ پر‘ بھگوڑیاں دے تعاقب دا ارادہ چھڈ دتا گیا۔ بعضے کہندے نیں‘ ایہ غزوہ ربیع الثانی وچ ہویا‘ تے بعضے لکھدے نیں‘ حدیبیہ توں مگروں‘ خیبر توں تن دن پہلوں پیش آیا۔

ایسے مہینے زید بن حارثہؓ نوں بنو سُلَیم واسطے جموم ول‘ کجھ بندے دے کے بھیجیا گیا۔ ایس مہم وچ لڑائی دی نوبت نہیں آئی۔

جمادی الاوّل سن ۶ ہجری وچ ستّر سواراں نال حضرت زید بن حارثہؓ عیص ول گئے تے مشرکاں نوں گرفتار کر لیا۔ اوہناں دے مال تے قبضہ وی کر لیا۔

مدینے پاک توں ۳۶ میل تے طرف ناں دے چشمے ول بنو ثعلبہ دا پتا لگا جنہاں محمد بن مسلمہؓ دے ساتھیاں نوں شہید کیتا سی۔ اودھر اک مہم حضرت زید بن حارثہؓ دی سربراہی وچ ایسے مہینے بھجی گئی‘ پر بندے فیر نس بھج گئے۔

رجب وچ وادی القریٰ ول بارہ بندیاں نال حضرت زید بن حارثہؓ نوں بھیجیا پر بنی فزارہ نے مجاہداں تے اچوا حملہ کر کے اوہناں نوں شہید کر دتا۔ حضرت زید تے دو ہور بچ گئے۔

شعبان وچ سرکار ﷺ نے حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ دی قیادت وچ اک سریّہ دُومتہ الجندل دے علاقے ول بھیجیا۔ سرکار ﷺ نے آپ اوہناں دے سر تے پگ بدّھی تے فرمایا کہ جے اوہ مسلمان ہو جان تے اوہناں دے سربراہ

دی دھی نال ویاہ کرلینا۔ ایہو ای ہویا۔

ایسے مہینے پتا لگا کہ بنو سعد دا اک ٹولہ یہودیاں دی مدد کر رہیا اے۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ نوں دو سو بندے دے کے اوہناں ول گھلیا۔ مسلماناں نے شب خون ماریا۔ تے بنو سعد زنانیاں جاتکاں سمیت نس گئے، مال ڈنگر چھڈ گئے۔ اوہ مسلمان لے آئے۔

رمضان سن ۶ ہجری وچ حضرت ابوبکر صدیقؓ دی سربراہی وچ کجھ بندے بنو فزارہ ول وادی القریٰ گھلے۔ کجھ بندے مارے گئے۔ اک بڑی سوہنی کڑی لبھی۔ جنھوں سرکار ﷺ نے مکے بھیج کے مشرکاں کولوں مسلمان قیدی چھڑا لئے۔

عکل تے عرینہ دے کجھ بندے مسلمان ہوئے، پر مدینے شریف وچ بیمار پے گئے۔ سرکار ﷺ نے اوہناں نوں اپنی چراگاہ وچ بھیجیا۔ اوہ صحت وند ہو گئے تے فیر کافر ہو کے، چراگاہ دے نگران نورؓ شہید کر کے اونٹھ لے گئے۔ حضور پاک ﷺ نے حضرت کرزبن جابر فہریؓ نوں (جنھاں شروع شروع وچ آپ ایہو ای کم کیتا سی۔ تے بعدوں، ایمان لے آئے سن) ویہہ صحابہؓ نال بھیجیا۔ اوہناں مرتداں نوں پھڑ لیا تے جس طرح اوہناں چراگاہ دے محافظ نوں قتل کیتا سی، بدلے وچ اوہناں نوں وی اوسے طرح وڈھیا۔

سیرت پاک لکھن والے بعضے لکھاری شوّال وچ ای حضرت عمروؓ بن امیہ ضمریؓ والے سریئے دا ذکر کردے نیں، پر قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے ایہدی تردید کیتی اے۔

یہودیاں دا آگو ابورافع قتل ہو گیا تے اوہناں اسیر بن رزام نوں لیڈر چن لیا۔ اوہ بنی غطفان وغیرہ نال مل کے مسلماناں دے خلاف سازش کر رہیا سی کہ حضور پاک ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نوں پہلوں تے تحقیق واسطے بھیجیا۔ تحقیق ہون مگروں اوہناں نوں تریہہ بندے دے کے گھلیا بھئی اسیر نوں بلا لؤ، اوہدے نال گل بات کریئے۔ یہودی نال تے ٹرپئے، پر راہ وچ سازش کر کے مسلماناں نوں

قتل کرن دی کوشش کیتی۔ نتیجے وچ لڑائی ہوئی تے یہودی مارے گئے۔ صرف اک نس گیا۔ ایہ واقعہ وی شوّال وچ ای پیش آیا۔

حضور پرنور ﷺ عمرے دی نیت کیتی تے چودہ سو صحابیؓ لے کے مکے ول ٹرے آپ ﷺ نے ذوالحلیفہ رک کے بشر بن سفیان نوں مکے گھلیا، تے اوہ خبر ایہ لیائے کہ قریش تے مسلماناں نوں مارن واسطے جمع ہو رہے نیں، اتے خالد بن ولید دو سو بندیاں نال ٹریا آ رہیا اے۔ حضور ﷺ راہ بدل کے ٹرپئے تے حدیبیہ دے کھوہ تے آ قیام فرمایا۔ ایتھوں حضرت خراش بن امیہؓ نوں مکے بھیجیا گیا۔ مشرکاں نے اوہناں دا اونٹھ مار سٹیا، اوہ مشکل نال بچے تے واپس آ کے صورت حال دسّی۔

فیر، حضور پاک ﷺ نے حضرت عثمانؓ نوں مکے گھلیا بھئی کافر سانوں عمرے توں نہ روکن، اسیں لڑن تے آئے نہیں۔ کافراں نے حضرت عثمانؓ نوں کہیا، ایس سال تے اساں عمرہ نہیں کرن دینا۔ ایدھر، حضور پاک ﷺ دے ساتھیاں تیکر ایہ افواہ اپڑی کہ حضرت عثمانؓ نوں شہید کردتا گیا اے۔ آپ ﷺ نے ساریاں صحابیاں کولوں خونِ عثمانؓ اتے بیعت لئی۔ ایہ اوہو ای بیعت اے جہدے بارے اللہ پاک نے قرآن وچ فرمایا، جیہڑی تہاڈی بیعت پئے کردے نیں، ایہ اللہ دی بیعت کر رہے نیں۔ اینہاں دیاں ہتھاں توں اُتلا ہتھ تے اللہ پاک دا ای اے۔

حضرت عثمانؓ تے بچ کے آگئے۔ پر کافراں نوں بیعت دی ایس خبر نے ہلا دتا۔ اوہناں صلح دی گل بات چھوئی۔ صلح دیاں جیہڑیاں شرطاں طے ہوئیاں، اوہناں وچ ایہ سی کہ مسلمان ایس سال مکے وچ نہیں وڑن گے۔ اگلے سال اون گے، تن دن رہ کے عمرے کر لین۔ دونویں گھر دس سال تیکر لڑائی نہیں کرن گے۔ جیہڑا مسلماناں نال چاہے، اوہناں نال شامل ہو جائے، جیہڑا قریشیاں نال شامل ہونا چاہے، اودھر ہو جائے۔ اتے قریش دا جیہڑا بندا نس کے مدینے جائے، اوہ واپس موڑ دتا جائے گا، تے جیہڑا پناہ لیں اودھروں قریش ول آیا، قریش نے واپس نہیں کرنا۔

اُنج تے اِنج لگدا سی، جے مسلماناں نے ڈگ کے صلح کیتی اے، پر بعدوں،

ایہناں شرطاں دا بڑا چنگا نتیجہ نکلیا' تے اللہ پاک نے ایس صلح پاروں فتح نیڑے ہون دی بشارت دتی۔ صلح حدیبیہ یکم ذی قعدہ نوں ہوئی۔

صلح حدیبیہ توں واپس آکے حضور ﷺ نے حبش دے بادشاہ اصحمہ نجاشی' مصر دے بادشاہ مقوقس' ایران دے بادشاہ خسرو پرویز' روم دے بادشاہ ہرقل' یمامہ کے سربراہ ہوذہ بن علی' بحرین دے حاکم منذر بن ساوی' دمشق دے حاکم حارث بن ابی شمر تے عمّان دے بادشاہ نوں خط لکھے۔ ایہناں خطاں وچ اوہناں نوں اسلام قبول کرن دی دعوت دتی گئی۔

ذوالحجہ وچ حضور اکرم ﷺ نے ابوسفیان صخر بن حرب دی دھی اُمّ حبیبہؓ نال نکاح کیتا۔ ایہناں اپنے خاوند نال اسلام قبول کیتا تے حبشہ ول ہجرت کیتی سی۔ بعدوں' خاوند عیسائی ہو گیا تے شراب زیادہ پی کے مر گیا سی۔ حضور ﷺ نے ام حبیبہؓ نوں حبشہ پیغام بھجوایا تے اصحمہ نجاشی نے نکاح پڑھایا۔

محرّم سن ۷ ہجری وچ غزوہ خیبر ہویا۔ خیبر یہودیاں دا گڑھ سمجھیا جاندا سی۔ ایہہ علاقہ مدینے پاک توں دو سو میل دور سی۔ اوتھے اوہناں دے کئی قلعے سن۔ حضور پاک ﷺ نے سباع بن عرفطہ غفاریؓ نوں مدینے دا گورنر مقرر کیتا' اَتے چودہ سو پیدل تے دو سو سوار لے کے خیبر ول ٹرے۔

پہلا حملہ قلعہ ناعم تے ہویا تے اوہ چھیویں دن فتح ہویا۔ قلعہ نطاۃ دوجے ای دن فتح ہو گیا۔ قلعہ الزبیر نوں جان والے پانی دا نالہ بند کر دتا گیا تے مجبور ہو کے لوکی باہر آ گئے۔ قلعہ شن دے اک حصے ابی تے حضرت ابو دجانہؓ چڑھ گئے تے قلعے دی فتح دا سبب بن گئے۔ شن دا دوجا حصہ حصن البر منجنیقاں نال حملہ کر کے فتح کیتا گیا۔ قموص ناں دا قلعہ وسہ دناں دے محاصرہ توں بعد وی فتح نہیں سی ہو رہیا۔ حضور پاک ﷺ نے ایہدی فتح دا فرض حضرت علیؓ کو سونپیا۔ اوہناں مرحب دا سر دو ٹکڑے کیتا تے قلعہ فتح کیتا۔

حضرت جعفر طیارؓ اپنیاں ساتھیاں سمیت حبشہ توں واپس آئے' تے خیبر وچ

آ ملے۔ حضور ﷺ بہت خوش ہوئے۔ آپ نے اوہناں نوں مال غنیمت وچوں حصہ وی دتا۔

یمن دے مشہور قبیلے اشعر دے لوکی ایسے موقعے تے حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہو کے ایمان لے آئے جنھاں وچ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ وی سن۔ غزوہ خیبر وچ صفیہؓ بنت حیی قید ہوئیاں۔ پر حضور ﷺ نے آزاد کر کے اوہناں نال نکاح کر لیا۔

خیبر توں بعد حضور پُرنور ﷺ وادی القریٰ تشریف لے گئے۔ اوہ لڑن واسطے تیار سن۔ اوہناں دا اک اک بندہ اوندا سی تے مقابلے وچ ماریا جاندا سی۔ ہر واری حضور پاک ﷺ اوہناں نوں اسلام دی دعوت دیندے سن۔ ایس طرح یارہ بندے مروا کے' دوجے دن اوہناں نوں ہوش آیا تے اوہناں ہتھیار سُٹے۔ ایہدے وی یہودیاں نال مقابلہ سی۔ تیماوچ وی یہودی ای سن' پر اوہناں حالات ویکھدیاں ہوئیاں صلح دی پیش کش کیتی جیہڑی منظور کر لئی گئی۔

۶۰ واں ورھہ

سیرت پاک دیاں کتاباں وچ غزوہ ذات الرّقاع بارے لکھیا اے کہ ایہہ سن ۴ ہجری وچ ہویا۔ پر بُخاری سن ۷ وچ کہندے نیں۔ ایہہ وی لکھدے نیں بھئی ایہہ وقوعہ غزوہ خیبر توں بعد ہویا۔ بخاری دی گل سُن لیّے تے ایہہ غزوہ حضور پاک ﷺ دے ۵۹ ویں' یا ۶۰ ویں ورھے ہویا۔ حضرت ابو ہریرہؓ تے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ خیبر دے معرکے توں مگروں خیبر اپڑے سن۔ تے ایہناں دا اسلام ایس موقع تے ظاہر ہویا سی۔ جد' ایہہ دونویں غزوہ ذات الرقاع وچ شامل نظریں اون' تے مطلب ایہہ ای ہویا کہ ایہہ غزوہ خیبر توں بعدوں ہویا اے۔

اسیں ذات الرقاع دا ذکر سن ۴ وچ کر چکے آں' تے دس چکے آں' بھئی بئی

ثعلبہ تے بنی محارب دے اکٹھ دی خبر سن کے حضور پاک نجد وَل تشریف لے گئے، پر جنگ نہیں ہوئی۔

بخاری وچ اوندا اے بھئی صحابہ کرامؓ دے پیر، سفر پاروں بھڑ ہو گئے تے اوہناں پیراں گردے لیراں ولھیٹ لئیاں سن۔ ایسے پاروں ایس غزوے دا ناں ذات الرقاع (لیراں والا) پے گیا۔

حضور پاک ﷺ دا اوہ مشہور واقعہ وی بخاری مُوجب ایسے غزوے وچ پیش آیا کہ آپ ﷺ اک رُکھ تھلے آرام فرما رہے سن۔ آپ ﷺ نے تلوار رُکھ نال ٹنگ دتی سی۔ حضرت جابرؓ کہندے نیں، اسیں دوجیاں رُکھاں تھلے سوں گئے ساں جیہڑے دُراڈے سن۔ اک کافر آیا، اوہنے تلوار لاہ لئی۔ حضور پاک ﷺ دی نیندر کھل گئی۔ کافر کہن لگا، تسیں میرے کولوں ڈردے او؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا، نہیں۔ اوہنے کہیا، تہانوں میرے کولوں کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ"۔ کافر ڈر نال کنبن لگ پیا۔ تلوار ہتھوں جا پئیو سُو۔ حضور پاک ﷺ نے تلوار چُک لئی تے کافر نوں کجھ نہ کہیا۔ حضرت جابرؓ کہندے نیں، ایہ ساری گل بات سانوں سرکار ﷺ نے دسی۔ اسیں تے اوس ویلے اپڑے ساں، جدوں تلوار حضور ﷺ دے کول سی، تے کافر کنب رہیا سی۔ بخاری وچ اوس کافر دا ناں غورث بن حارث لکھیا اے، تے واقدی دعثور دسدے نیں۔

حضور پُرنور ﷺ نے قیصر روم دے ناں جیہڑے خط وچ اوہنوں اسلام دی دعوت دتی سی، اوہ خط دحیہ کلبیؓ لے کے گئے سن۔ واپس آرہے سن تے حِسمی نے راہ وچ اوہناں توں تحفے تحائف کھوہ لئے۔ حضور پاک ﷺ غزوہ خیبر توں واپس مُڑے تے آپ ﷺ نے جمادی الاوّل سن ۷ ہجری وچ حضرت زید بن حارثہؓ تے دحیہ کلبیؓ نوں حِسمی وَل روانہ فرمایا۔ ایس سریہ وچ پنج سو مجاہد اوہناں نال سن۔ اوہ حِسمی کولوں تحفے وی واپس لے آئے تے اوہدا مال ڈنگر تے اوہدے بندے وی قیدی بنا کے لے آئے۔

بنو ہوازن مگر ایسے مہینے سرکار ﷺ نے حضرت عمرؓ نوں ۳۰ بندیاں نال بھیجیا، پر اوہ نس گئے۔ کافراں دی اک ہور ٹولی تھی، پر کسے ہور نال لڑائی دی اجازت نہ ہون پاروں اوہناں نوں چھڈ کے حضرت عمرؓ واپس مدینے آگئے۔

شعبان سن ۷ ہجری وچ اک سریّہ حضرت بشیر بن سعد انصاریؓ دی سربراہی وچ بنو مرّہ دی سرکوبی واسطے گیا۔ رات نوں کافراں نے ایہناں تے حملہ کیتا تے سارے مجاہد شہید ہو گئے۔ صرف بشیرؓ زخمی حالت وچ بچے۔ ایہ سریّہ فدک دے نیڑے تیڑے سی (بعضے لکھدے نیں، ایہ سریّہ شوال سن ۷ ہجری وچ ہویا سی) شعبان دے مہینے وچ بنو کلاب وَل حضرت ابوبکر صدیقؓ تے سلمہ بن اکوعؓ گئے، تے کامیاب رہے۔

رمضان وچ غالب بن عبداللہ لیثیؓ دی سربراہی وچ اک سو تیہہ مجاہد بنو عوال تے بنو عبد بن ثعلبہ وَل گئے (بعضے لکھدے نیں، قبیلہ جہینہ دی شاخ حرقات وَل گئے سن)۔ ایہ کامیاب رہے۔ کافراں دا رتیا پانچا کیتا تے بھیڈاں بکریاں ہِک لیائے۔

ایہ اوہو ای سریہ میفعہ اے۔ جیہدے وچ حضرت اُسامہ بن زیدؓ نے نہیک بن مرداس نوں قتل کیتا سی۔ جس ویلے اسامہؓ اوہنوں مارن لگے، اوہنے کلمہ پڑھ لیا، پر اسامہؓ اوہنوں ناں چھڈیا۔ حضور پاک ﷺ نوں پتا لگا، تے آپ ﷺ نے اسامہؓ کولوں پچھیا۔ اوہ کہن لگے، موت دے ڈر توں اوہنے کلمہ پڑھیا سی، دلوں نہیں سی پڑھیا۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا، توں اوہدے دل وچ وڑ کے ویکھیا سی؟ بعضے لکھدے نیں، بھئی ایہ سریہ حضرت اُسامہ بن زیدؓ دی سربراہی وچ گیا سی۔

شوّال وچ ۳۰ سواراں نال حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نوں بنو غطفان وَل بھیجیا گیا۔ پتا لگا سی جے اوہ مسلماناں تے چڑھائی واسطے اکٹھے ہو رہے نیں۔ ایس سریّے وچ اسیر بن رزام تے اوہدے ۳۰ ساتھی قتل ہوئے۔

شوال وچ ای حضرت بشیر بن سعد انصاری ؓ (صفی الرحمان مبارکپوری نے بُھل کے بشیر بن کعب لکھ دتا اے) نوں تن سو مجاہداں نال غطفان' حیان تے عینیہ دے کافراں پچھے بھیجیا جیہڑے مسلماناں نال لڑائی دا پربندھ کر رہے سن۔ بہتے کافر نس بھیج گئے۔ اک قتل ہویا' دو پھڑے گئے جیہڑے مدینے آ گئے مسلمان ہو گئے۔

صلح حدیبیہ وچ ایہہ شرط رکھی گئی سی جے مسلمان اگلے سال عمرے واسطے اون گے' تن دن مکے وچ رہ کے مدینے واپس ٹر جان گے۔ حضور پاک ﷺ نے ذیقعدہ سن ۷ ہجری وچ اعلان فرمایا بھئی جیہڑے بندے صلح حدیبیہ دے موقعے تے موجود سن' سارے آ جان' عمرہ کرن چلیے۔

آپ ﷺ نے عویف بن الاضبط الدیلی نوں (یا بعضے کہندے نیں ابو رہم غفاری نوں) مدینے پاک دا گورنر بنایا۔ آپ صحابہ کرامؓ نال عمرہ کیتا۔ طواف دیاں پہلیاں تن پھیریاں وچ سرکار ﷺ دے حکم مُوجب صحابہؓ سینہ تان کے چلے (ایہہ سُنت اج وی قائم اے) معاہدے موجب تن دن مکے وچ رہ کے حضور پاک ﷺ اپنیاں صحابیاںؓ سمیت واپس مدینے تشریف لے آئے۔

ایسے سال (ذی قعدے وچ ای) حضور پاک ﷺ نے آخری نکاح حضرت میمونہؓ نال فرمایا۔ پہلوں ایہناں دا نکاح مسعود بن عمرو نال ہویا' طلاق توں مگروں ابو رہم نال ہویا۔ اوہناں دے انتقال توں بعد حضور ﷺ نے نکاح فرمایا۔ ایہہ آپ سرکار ﷺ دی آخری بیوی سن۔

ذی الحجہ سن ۷ ہجری وچ حضور پاک ﷺ نے حضرت اخرمؓ نوں پنجاہ بندے دے کے بنی سُلیم نوں اسلام دی دعوت دین واسطے بھیجیا۔ بنی سُلیم نے مجاہداں دی ایس جماعت نوں شہید کر دتا۔ اخرمؓ نوں وی مُردہ سمجھ کے چھڈ گئے' پر ایہہ بچ گئے۔ تے تندرست ہو کے یکم صفر سن ۸ ہجری نوں مدینے آئے۔ بعضے سیرت نگار لکھدے نیں کہ ایہہ سریہ ابو العوجاؓ دی سرکردگی وچ گیا سی' تے ایہہ واقعہ اوہناں نوں پیش آیا سی۔

صفر سن ۸ ہجری وچ حضرت خالد ولیدؓ نے اسلام قبول کیتا۔ ایہناں دا پیو ولید بن مغیرہ اوہ سی جنھے آپ سرکار ﷺ بارے کہیا (نعوذ باللہ) کہ آپ مجنون نیں۔ تے اللہ پاک نے سورہ نٓ وچ فرمایا۔ **نٓ۔ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ۔ مَا أَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ** ۔ سَوہنہ اے میںوں قلم دی' تے اوہدیاں لکھیاں ہوئیاں سطراں دی۔ تسیں تے اللہ کے فضل نال مجنون نہیں گے۔ ایسے سورۃ وچ اگے چل کے ولید دیاں دس بُرائیاں اللہ پاک نے گنوائیاں۔ اخیر وچ کہیا **بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ**۔ ایہدی تے اصل وچ قصور اے۔ فیر فرمایا' **سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ**۔ "ایہدی سونڈ (نکوڑے) اتے نشان"۔ غزوہ بدر وچ وڈے وڈے کافر مارے گئے سن' پر ولید بن مغیرہ دے نک اتے نشان ای لگا سی۔

اوس ولید بن مغیرہ دا پُتر' خالد بن ولید وی جدوں تیکر کافراں نال سی' مسلماناں دے خلاف بڑے زور نال لڑیا۔ اُحد وچ جتی ہوئی جنگ دا پاسہ پلٹن دا کارنامہ خالد دا ای سی۔ اخیر صفر سن ۸ ہجری وچ اللہ کریم نے اوہناں نوں اسلام ول راغب کیتا' مدینے پاک حضور ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہو کے اسلام لے آئے۔ بعدوں' جنگ مُوتہ دے موقع تے آپ سرکار ﷺ نے اوہناں نوں "سیفُ اللہ" (اللہ دی تلوار) دا لقب دتا سی۔

اوہ دن کیڈا چنگا سی' جس دن حضرت خالد بن ولیدؓ وی مسلمان ہوئے' تے حضرت عمرو بن عاصؓ وی۔

صفر سن ۸ ہجری وچ فدک دے آسے پاسے سرکوبی لئی حضرت غالب بن عبداللہ لیثیؓ دی سربراہی وچ دو سو بندے بھیجے گئے تاں جے حضرت بشیر بن سعدؓ دیاں ساتھیاں دی شہادت دا بدلہ لیا جائے۔ ایس سریے وچ اوہناں دا بدلہ لے لتا گیا۔

۶۱ واں ورہہ

ایس ورہے دے شروع وچ ای حضور اکرم ﷺ نوں خبر ملی جے بنو قضاعہ نے مسلماناں تے ہلّہ بولن واسطے بڑے بندے اکٹھے کر لئے نیں۔ آپ ﷺ نے کعب بن عمیر غفاریؓ نوں صرف پندرہ بندیاں نال، حال معلوم کرن واسطے بھیجیا۔ ایہناں اوہناں نوں اسلام دی دعوت دتی، پر اوہناں ساریاں مجاہداں نوں شہید کر دتا۔ صرف اک بندہ بچیا، ابنِ سعد دے مطابق، اوہ کعبؓ سن۔ ایہ سریّہ ذات الطلح سی (بعضیاں نے "اطلح" لکھیا اے جو درست نہیں) ایسے مہینے (ربیع الاوّل سن ۸ ہجری وچ) پتا لگا کہ بنو ہوازن مسلماناں دے خلاف اکٹھ کر رہے نیں۔ حضور پاک ﷺ نے شجاع بن وہب اسدیؓ نوں پنجی مجاہداں نال "ذات عرق" ول بھیجیا۔ بنو ہوازن تے نس گئے، مال ڈنگر بتھیرا ہتھ آیا۔

بلقاء دے کول، شام وچ مُوتہ اک مقام اے جتھے حضور پاک ﷺ دے قاصد حضرت حارث بن عمر ازدیؓ نوں شرحبیل بن عمرو غسانی نے اوس ویلے شہید کر دتا سی، جد اوہ سرکار ﷺ دا خط لے کے شام دے حاکم ولّے جا رہے سن۔ شرحبیل قیصرِ روم ولوں بلقا دا گورنر سی۔ اوہنے حارثؓ نوں بنھ کے قتل کیتا سی۔ حضور پاک ﷺ نے قاصد دے قتل نوں جنگ دا اعلان ای سمجھنا سی، آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ نوں تن ہزار مجاہداں نال مُوتہ گھلیا۔

حضور ﷺ نے حکم فرمایا، جے زیدؓ شہید ہو جان تے جعفر طیارؓ بن ابو طالب نوں سپہ سالار بنا لینا۔ اوہ وی شہید ہو جان تے عبداللہ بن رواحہؓ نوں سپہ سالار بنا لینا۔ آپ ﷺ نے اجازت دتی، کہ عبداللہ بن رواحہؓ دی شہادت توں مگروں، جنھوں مرضی جے، سالار بنا لینا۔ لشکر ٹریا تے آپ سرکار ﷺ ثنیۃ الوداع تک اوہدے نال تشریف لے گئے۔

ایہ لشکر مُوتہ اپڑیا تے پتا لگا بھئی قیصرِ روم ہرقل کم از کم اک لکھ مسلّح فوج نال آپ آیا ہویا اے، تے لکھ کو بندے عرب دیاں دوجیاں قبیلیاں دے، اوہدے

نال آ ملے نیں۔

مسلماناں نوں اندازہ نہیں سی کہ ایڈے جرّار لشکر نال مقابلہ کرنا پئے گا۔ پر شہادت دا شوق دلاں وچ جوش پیا ماردا سی۔ ایہ خیال وی سی کہ حضور پاک ﷺ نے آپ لشکر تیار کر کے بھیجیا اے، نالے ایس توں ودھ مسلمان ہے وی کِنّے کُو سن، جے جھبدے ہور کمک دی امید ہووے۔ مسلماناں ایہ وی سوچیا کہ جے لڑائی توں بچنا ہندا، تے حضور ﷺ حضرت زیدؓ، حضرت جعفر طیارؓ تے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ دی شہادت دی خوشخبری کیوں دیندے۔

ایس لئی مسلماناں نے بھجّن یا کمک دا انتظار کرنا فضول سمجھیا تے اللہ دے آسرے تے دو لکھ دے لشکر نوں ٹکر گئے۔ ہونا تے انج ای سی جِداں حضور پاک ﷺ نے فرمایا سی۔ زید وی، جعفر وی، تے فیر عبداللہ بن رواحہ وی (رضی اللہ عنہم) شہید ہو گئے تے مسلماناں نے حضرت خالد بن ولیدؓ نوں سپہ سالار چُن لیا۔

حضرت خالد بن ولیدؓ دے ہتھوں نو تلواراں ٹُٹیاں۔ حضرت خالدؓ نے اپنے تھوڑے جیہاں مجاہداں نوں اِنج ترتیب دتا سی کہ رُومیاں نوں سمجھ نہیں سی اوندی کہ ایہ کتھے کتھے نیں، تے کس پاسوں حملہ کرن گے۔ ایسے لئی، پہلوں تے حضرت خالدؓ فوج نوں اِنج لڑاوندے رہے بھئی کدی کسے پاسوں حملہ کر دین، کدی کسے دوسرے پاسوں اک دم پے جان۔ فیر، ایہناں ایس طرح آپنے فوجیاں نوں چُپ کرایا، جے رومیاں نوں بڑی دیر تیکر سمجھ ای نہ آئی کہ ایہناں کس پاسوں پینا اے۔ ایسے چکّر وچ شام پے گئی۔ رومیاں سوچیا، بھئی سویرے ویکھاں گے، خالدؓ کس انداز وچ حملہ کردا اے۔

تے اصل گل ایہ سی، بھئی حضرت خالدؓ نے فوج نوں چپ نہیں سی کرایا، لے کے واپس ای مُڑ پئے سن۔ تے سویرے تیکر اوہناں بڑا سارا پندھ وی کر لیا سی۔ رومی دوپہر تیکر لڑائی واسطے ای سوچدے رہے، تے فیر پتا لگیو نے، کہ سپہ سالار اپنی ساری فوج نوں احتیاط نال لے کے کامیابی نال واپس وی ٹُر گیا اے۔ ایہ کے

سالار وی بہت وڈی خوبی ہندی اے کہ اوہ ایہو جیہے حالات وچ اپنی پوری فوج بچا کے لے جائے۔

رومیاں دی دو لکھ مسلح فوج نال تن ہزار مسلماناں دی لڑائی' تے اوہدے وچ کسے نقصانوں بغیر واپس آ جانا' عرباں نوں وی معجزہ ای لگدا سی' تے اج تیکر ایہ گل کسے دی سمجھ وچ نہیں اوندی۔۔۔ ایس واقعے وچ مسلمان اپنا بدلہ تے نہ لے سکے' پر اوہناں دی بہادری تے جنگی سیانف دیاں دھماں چار چفیرے پے گیاں۔

جمادی الثانی وچ خبر ملی کہ ذات السلاسل دے لوکی (بنی قضاعہ' بلی تے بنو القین ہوری) مدینے تے حملہ کرن دا سرہند کر رہے نیں۔ حضور پرنور ﷺ نے حضرت عمروؓ بن عاصؓ نوں ترنبہ گھوڑے تے تن سو مجاہد دے کے گھلیا۔ اوتھے اپڑے تے پتا لگا بھئی دشمناں دی تعداد ودھیری اے۔ کمک منگی تے حضور ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراحؓ نوں دو سو بندے دے کے بھیج دتا۔ ایہناں وچ حضرت ابوبکرؓ تے حضرت عمرؓ وی سن۔ مسلمان بنی قضاعہ دا سارا علاقہ لنگھ گئے تے کافراں دے اک لشکر نال ٹاکرا ہویا' اتے کافراں نے دوڑ بھج کے جان بچائی۔

نجد وچ خضرہ ناں دے علاقے وچ بنو غطفان مسلماناں دے خلاف جمع ہو رہے سن۔ اوہناں دی سرکوبی واسطے حضور ﷺ نے شعبان وچ حضرت ابو قتادہؓ نوں پندرہ بندیاں نال بھیجیا۔ ایہ پندرہ دن مدینیوں باہر رہے۔ کئی دشمناں نوں قتل کیتا' تے مال غنیمت وی لیاندا۔

بعضے لکھدے نیں جے سریہ خبط یا سریہ سیف البحر صلح حدیبیہ توں پہلوں ہویا سی۔ بعضے کہندے نیں' رجب سن ۸ ہجری وچ ہویا۔ ایہدے وچ ابو عبیدہ بن جراحؓ تن سو صحابہؓ نال جہینہ ول گئے سن۔ ایس سریے وچ مسلماناں نوں بڑیاں اوکڑاں آئیاں۔ کھان پین واسطے کوئی شے نہیں سانے لبھدی۔ رکھاں دے پتر وی کھانے پے سانے۔ اک بڑی وڈی مچھی کنارے آ گئی تے اوہنوں کئی دن کھاندے رہے۔

حدیبیہ وچ جیہڑا معاہدہ ہویا سی' اوہدے مطابق مکے دے قریش تے مسلمان اک دوجے دے ساتھی قبیلیاں نال لڑنا نہیں سی۔ دو سال تے ایہدے تے عمل ہویا۔ پر حضور پاک ﷺ دی حیات پاک دے ۶۱ ویں ورہے (سن ۸ ہجری وچ) بنو خزاعہ جیہڑے مسلماناں دے ساتھی سن' اوہناں دے خلاف مکے والیاں نے بنو بکر نوں ہلاشیری دتی' تے اوہناں حملہ کر دتا۔ مکے دیاں کافراں نے بنو بکر دی مدد وی کیتی۔ بنو خزاعہ دے بندے کسے طرح حضور ﷺ کول اپڑن وچ کامیاب ہو گئے تے ساری گل بات دس دتی۔

حضور پاک ﷺ نے مکے دیاں قریشیاں نوں سنیہا گھلیا کہ بنو خزاعہ دا "خوں بہا" دیو' یا بنو بکر دی پشت پناہی توں بار آ جاؤ۔ نہیں تے' حدیبیہ دے معاہدے نوں ختم کر دیو۔ مکے دیاں مشرکاں نے جواب دتا کہ معاہدہ منسوخ۔

اوہناں نوں احساس تے جلدی ای ہو گیا جے اوہناں کولوں غلطی ہوئی اے۔ ایسے لئی اوہناں ابوسفیان بن حرب نوں مدینے بھیجیا۔ ابوسفیان دی دھی' حضرت امِ حبیبہؓ حضور ﷺ دے گھر سن۔ کوشش اوہنے بتھیری کیتی کہ معاہدہ فیر ہو جائے' پر اوہدی نہ چلی۔

حضور ﷺ نے اپنی تیاری دی خبر باہر نہ نکلن دتی۔ ایتھوں تیکر بھئی جیہڑے قریبی سن' اوہناں نوں وی نہ دسیا۔ فیر رمضان دے شروع وچ حضرت ابو قتادہؓ نوں اٹھ بندیاں نال بطن اضم ول بھیجیا۔ ایہ مدینے توں کوئی ۳۶ میل دور اے۔ لوکی سمجھے' حضور ﷺ جیہڑی تیاری کر رہے نیں' اوہ ایسے پاسے ول جان لئی ہونی ایں۔

حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے ایک خط دے ذریعے قریش توں اطلاع دین دی کوشش کیتی کہ مسلمان مکے تے حملہ کرن لگے نیں۔ پر حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ نوں بھیجیا' جے فلانی جگہ ایک زنانی حاطب دا خط لے کے جا رہی جے۔ حضرت علیؓ تے کجھ ہور صحابہؓ نوں ایہ مہم دتی گئی۔ اوہ زنانی تیکر اپڑ گئے پر اوہدے

کولوں خط نہ نکلیا۔ حضرت علیؓ نے اوہنوں تڑی لائی تے کہیا کہ حضور ﷺ نے جو خبر دتی اے، اوہ کدی غلط نہیں ہو سکدی، ایس واسطے خط کڈھ دے۔ اوس زنانی نے آپنے والاں وچ خط بدھا ہویا سی۔ حضور ﷺ نے حاطبؓ نوں پچھیا، تے اوہناں ایس حرکت دی وجہ دسّی۔ صحابہؓ گرمی وچ سن۔ وجہ معقول ہُندی، نہ ہُندی، حضور ﷺ نے فرمایا، حاطبؓ غزوہ بدر وچ شامل سن، ایس لئی ایہناں نوں معاف کیتا جاندا اے۔

حضور ﷺ دس ہزار بندیاں نال ۱۰ رمضان سن ۸ ہجری نوں مکے ول ٹرے۔ مرّ الظہران دی وادی وچ اپڑ کے آپ ﷺ نے پڑاء کیتا۔ ابو سفیان ایتھے ای حاضر ہو کے اسلام لیایا سی۔

۱۷ رمضان نوں صبح سویرے، حضور پاک ﷺ مرّ الظہران توں مکے ول ٹرے۔ آپ ﷺ نے حضرت عباسؓ نوں حکم دتا کیونکہ اوہ ای ابو سفیان نوں لے کے آپ ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہوئے سن، ہُن اوہ سفیان نوں لے کے راہ وچ بہ جان تے اسلامی لشکر نوں ویکھن دین۔

انصار دا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہؓ کول سی۔ اوہ ایہ شعر پڑھدے ابو سُفیان کولوں لنگھے "اج مار دھاڑ دا دیہاڑا اے۔ اج قریشی ذلیل ہون گے۔ اج کے وچ وڈھ ٹُک دی اجازت ہووے گی"۔ حضور ﷺ نوں پتا لگا، تے آپ ﷺ نے جھنڈا حضرت سعدؓ کولوں واپس لے کے اوہناں دے پُتر قیس نوں دے دتا ------- تے فرمایا۔ اج کعبے دی تعظیم کیتی جاوے گی۔ اج اللہ قریش نوں عزت دَے گا۔

حضرت ابو سفیانؓ ایمان لیائے سن تے حضور پاک ﷺ نے فرما دتا سی کہ جیہڑا ایہناں دے گھر وچ وڑ جائے گا، اوہنوں کجھ نہیں کہیا جائے گا۔ فیر فرمایا، جیہڑا اپنے گھر دے بوہے بند کر لئے گا، اوہنوں نوں کجھ نہیں آکھیا جاوے گا، جیہڑا خانہ کعبہ وچ اپڑ گیا، اوہ وی امان وچ آ گیا۔

اسلامی لشکر مکے وچ وڑیا۔ تے اک ادھ جگہ تے نکی جیہی جھڑپ توں ودھ، کسے نوں مقابلے دی جرأت ای نہیں ہوئی۔ دو صحابیؓ اکلّے ہو گئے تے اوہناں نوں شہید کر دتا گیا۔ کجھ کافراں جھڑپ دی جرأت کیتی تے مارے گئے۔

حضور پاک ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ نوں، اپنے سجّے پاسے، تے حضرت زبیر بن عوامؓ نوں کھبّے پاسے رکھیا۔ حضرت ابو عبیدہؓ پیادیاں نال سن۔ ایہ سب اپنے اپنے لشکریاں نال اڈ و اڈ راہواں تے مکے وچ داخل ہوئے۔ حضور ﷺ جس ویلے مکے وچ داخل ہوئے تے عاجزی پاروں آپ اینے جھکے ہوئے سن کہ آپ ﷺ دی داڑھی شریف دے وال کجاوے نال لگ رہے سن۔

حضرت زبیرؓ کول حضور پاک ﷺ دا جھنڈا سی۔ اوہناں حجون وچ مسجد فتح کول ایہ جھنڈا گڈ دتا۔ تے آپ سرکار ﷺ دے پچھے پچھے مسجد حرام وچ داخل ہوئے۔ کعبے ول وڑ کے حضور ﷺ نے سارے بُت توڑ بھن دتے، نالے تصویراں تے ہور ایہو جہیاں جیہڑیاں فضول شیواں کعبے وچ ہے سن، اوہ باہر سُٹ دتیاں۔

حضور ﷺ حضرت اُسامہ بن زیدؓ اور حضرت بلالؓ نوں نال لے کے کعبے شریف وچ داخل ہوئے، اندروں بُوہا بند کر لیا، تے نماز ادا فرمائی۔

باہر تشریف لیائے تے مکّے دے سارے لوکی اکٹھے سن، بھئی ہن ساڈی قسمت دا کیہ فیصلہ ہندا اے۔ آپ حضور ﷺ نے کعبے دا بُوہا دوہاں ہتھاں نال ایدھروں اودھروں پھڑ لیا، تے فرمایا۔ قریشیو۔ دسّو، میں تہاڈے نال کیہ سلوک کراں۔ اوہ بولے۔ تُسیں کریم تے مہربان بھرا او، تے ساڈے کریم تے مہربان بھائی دے پُتر او۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ جاؤ، اج تہانوں کوئی نہیں پُچھے گا۔

حضور پاک ﷺ نے کعبے دی کُنجی عثمان بن طلحہ نوں واپس کر دتی۔ حالاں ایہو عثمان سن جنھاں اک واری حضور ﷺ نوں کعبے دی کنجی دین توں انکار کر دتا سی۔ آپ ﷺ نے فتح مکہ دے ایس موقعے تے کنجی سنبھالن دا کم

اوہناں دے سپرد کیتا تے فرمایا' تیرے کولوں چابی اوہوای واپس لئے گا' جیہڑا ظالم ہووے گا۔

نماز دا ویلا ہویا تے سرکار ﷺ نے حضرت بلالؓ نوں حکم دتا کہ کعبے دی چھت تے چڑھ کے اذان دیو۔ اوس ویلے ابو سفیان بن حرب' عتاب بن اُسید تے حارث بن ہشام کعبے دے ویہڑے وچ بیٹھے ہوئے کجھ گلاں کر رہے سن۔ فیر' ایہ تنے حضور پاک ﷺ دی بارگاہے حاضر ہوئے تے آپ ﷺ نے اوہناں دیاں ساریاں گلاں دس دتیاں جو اوہ آپو وچ کر رہے سن۔ ایہ سن کے حارث تے عتاب وی ایمان لے آئے۔

فتح مکہ والے دن صرف نو بندیاں نوں قتل کرن دا حکم جاری ہویا۔ عبدالعزیٰ بن خطل۔ عکرمہ بن ابوجہل۔ حارث بن نفیل۔ مقیس بن صبابہ۔ ہبار بن اسود۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ ابن خطل دیاں دو لونڈیاں جیہڑیاں حضور ﷺ دے خلاف شعر گوندیاں ہندیاں سن۔ تے سارہ جیہدے کولوں حاطب بن ابی بلتعہؓ دا خط ملیا سی۔

ایہناں وچوں ابنِ ابی سرح حضرت عثمان غنیؓ دی سفارش نال معاف کر دتے گئے' تے مسلمان ہو گئے۔ عکرمہ نس کے یمن چلا گیا۔ اوہدی بیوی مسلمان ہو گئی تے فیر عکرمہ نوں وی لے آئی۔ اوہ وی مسلمان ہو گئے۔

ابن خطل خانہ کعبہ دے پردے نال چمڑیا ہویا سی' اوہنوں حضور ﷺ دے حکم مطابق قتل کر دتا گیا۔

مقیس پہلوں مسلمان ہویا سی' فیر مرتد ہو گیا سی۔ حارث حضور ﷺ نوں مکے وچ تکلیف دیندا سی۔ ایہنوں حضرت علیؓ نے قتل کیتا۔

ہبار بن اسود نے ہجرت دے موقعے اتے حضور ﷺ دی وڈی صاحبزادی حضرت زینبؓ نوں ایہو جیہا ہجکا ماریا سی کہ اوہ اونٹھ توں اک چٹان تے جا پئیاں تے اوہناں دا حمل ضائع ہو گیا سی۔ مکہ فتح ہویا' تے ایہ نس گیا۔ فیر مسلمان ہو گیا'

ایس لئی معافی مل گئیوسُو۔

ابنِ خطل دی اک لونڈی قتل کر دتی گئی۔ دوجی مسلمان ہو گئی۔

مطلب ایہ بھئی نواں وچوں چار قتل ہوئے۔ باقیاں دی جان بچ گئی۔ اوہناں اسلام قبول کر لیا۔

فتح مکہ والے دن فضالہ بن عمر تے صفوان بن اُمیہ وی ایمان لے آئے۔

دوجے دن سرکار ﷺ نے فیر خطبہ ارشاد فرمایا تے مکے پاک دی حرمت بارے احکام فرمائے۔ حضور پاک ﷺ نے صفا تے دعا فرمائی۔ بعدوں پُچھیا کہ بعض لوکی آپو وچ کیہ گل کر رہے سن۔ پتا لگا کہ انصار کہہ رہے سن بھئی ہن حضور ﷺ آپنیاں وچ آ گئے نیں۔ آپنا علاقہ تے اپنا شہر فتح کر لیا نیں۔ ہن شاہد ایتھے ہی قیام فرماونا پسند کرن۔ حضور ﷺ نے ایہ سن کے ارشاد فرمایا۔ مدینے والیو' میرا مرنا جینا تے تہاڈے نال ای اے۔

مکے پاک دا ہر بندہ دلوں تے جاندا ای سی' بھئی حضور پاک ﷺ نے زندگی وچ کدی جھوٹھ بولیا ای نہیں۔ ایس لئی جیہڑا آپنے نبی ہون دی گل فرماوندے نیں' ایہ وی سچ ای ہونی ایں۔ کجھ لوکی قریش دیاں وڈیاں بندیاں نال متھا لاونا مشکل سمجھدے سن' ایس لئی اسلام نہیں سن لیاوندے۔ ہُن مکہ فتح ہو گیا۔ قریش دے وڈے وڈے لیڈریا تے اسلام لے آئے یا شہروں نس گئے سن۔ ہر پاسے اسلام دا بول بالا ہو گیا سی۔ حضور پاک ﷺ اپنی ایس حیثیت وچ وی آپنے روایتی اخلاق کولوں کم لے رہے سن۔ "لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ" فرما کے سرکار ﷺ نے عام معافی دا جیہڑا اعلان کیتا سی' ایہدا وی بڑا اچھا اثر پیا۔ تے لوکی آ آ کے حضور ﷺ دی بیعت کرن لگ پئے۔

آپ ﷺ نے مکے وچ اُنّی (١٩) دن قیام فرمایا۔ ایس عرصے وچ حضور پاک ﷺ دے فرمان موجب مکے دیاں گھراں وچوں لوکاں آپ ای بُتاں نوں چُک چُک کے باہر ماریا۔ نخلہ وچ مشہور دیوی عُزّیٰ دا بُت خانہ سی۔ حضور ﷺ

نے حضرت خالد بن ولیدؓ نوں ۳۰ سواراں نال بھیجیا' بھئی اوہدی صفائی کر آؤ۔ اوہناں بت خانہ ڈھاہ چھڈیا۔

سواع دا بُت خانہ ڈھاہن دا فرض حضرت عمرو بن العاصؓ دے سپرد کیتا گیا۔ اوہناں آپنا فرض پوری طرح نبھایا۔ ایہناں دوہاں بُت خانیاں دی صفائی ۲۵ رمضان نوں ہوئی۔ ۲۶ رمضان نوں اوس' خزرج تے غسان دے بُت منات دا بت خانہ قدید کول سی۔ اوہدے واسطے حضرت سعدؓ نوں بھیجیا گیا۔ اوہناں ایہ کم پورا کیتا۔

شوّال سن ۸ ہجری وچ حضور پاک ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ نوں تن سو پنجاہ بندے دے کے بنی جذیمہ نوں اسلام دی دعوت دین واسطے گھلیا۔ اوہناں نوں قتل کیتا گیا جس تے حضور ﷺ نے ناراضگی دا اظہار فرمایا۔ بنی جذیمہ نوں مقتولاں دی "دِیت" دتی' اوہناں دا جیہڑا مال ضائع ہویا سی' اوہ بھریا' تے حضرت خالدؓ نال کجھ دن ناراض رہے۔

عرب دے مشہور بزار ذوالمجاز دے کول' مکے تے طائف دے درمیان اک وادی اے' جہدا ناں حُنین اے۔ ایہنوں اوطاس وی کہندے نیں۔ ایتھے ہوازن تے ثقیف دے قبیلے اباد سن۔ مکہ دی فتح توں مگروں' عام قبیلے تے مسلماناں کولوں ڈر گئے' پر ہوازن تے ثقیف حسد نال اکٹھے ہو کے مسلماناں نال لڑائی بارے فکر کرن لگ پئے۔ حضور ﷺ جس ویلے مکہ فتح کرن ٹرے سن' ایہناں ایہ بجھیا سی جے شاید ساڈے تے حملہ کرن لگے نیں۔ مسلماناں تے مکہ فتح کر لیا' پر ایہ اپنی تیاری نوں استعمال کرن دا سوچن لگ پئے۔

ہوازن دا سردار مالک بن عوف نصری سی' اوہنے سارے بندے اکٹھے کیتے' تے اوہناں نوں لے کے مدینے ول ٹریا۔ ایہ اوطاس دی وادی وچ آ گئے۔ حضور پاک ﷺ نے حال معلوم کرن واسطے بندہ بھیجیا' تے معلومات حاصل کرن توں بعد' بارہ ہزار مجاہداں نوں حنین ول جان دا حکم دتا۔ کئی مسلماناں نے اپناں لشکر

ویکھ کے فخر دے لفظ بولے' جیہڑے اللہ پاک نوں پسند نہ آئے۔

ایس لئی جس ویلے اسلامی لشکر حنین اپڑیا' کافر پہلوں ای تیار سن' حملہ آور ہو گئے تے مجاہد شکست کھا کے پچھے ہٹے۔ ایس موقعے نے حضور ﷺ میدان وچ اوسے طرح ڈٹے رہے جس طرح اُحد وچ سن۔ تھوڑے جیہے بندے حضور ﷺ دے نال رہ گئے۔ حضور ﷺ نے نسّن والیاں کو اواز دے بلایا' تے فرمایا' ویکھو' میں میدان وچ ہے گا جے۔ حضور ﷺ آپ سواری توں اترے۔ زمین دی مٹّی مُٹھ وچ لے کے کافراں ول سُٹی۔ اینے وچ صحابہ کرامؓ نوں وی ہوش آ گیا۔ بھجدیاں رک کے واپس مڑے' تے کافراں تے انج حملہ کیتیو نے جے اوہناں وچ بھاجڑ پے گئی۔ اوہناں نوں شکست ہوئی' مسلماناں نوں فتح نصیب ہوئی۔ بنی ثقیف دے ستر بندے مارے گئے۔ کافراں دے ہتھیار' مال' بندے' زنانیاں بچے غنیمت دے طور تے مسلماناں دے ہتھ آئے۔ مالک بن عوف نصری بے وقوفی نال سپاہیاں دے بال بچے وی نال لے آیا سی۔

شکست ہوئی تے مالک تے کجھ بندیاں نال نس کے طائف ٹر گیا۔ درید بن صمہ کئی ہزار بندیاں نال اوطاس چلا گیا' تے اوتھے پناہ لے لئی۔ حضور ﷺ نے تھوڑے جیہے بندے درید پچھے بھیجے' اوہناں اوس نوں قتل کر دتا۔ ایس جنگ وچ قیدیاں دی تعداد ہزاراں وچ سی۔ اوہناں وچ حضور ﷺ دی دُدھ شریک بھین حضرت شیماؓ وی سن۔ اوہناں مجاہداں نوں دسیا' تے حضور ﷺ نے اوہناں نوں کول بلایا۔ ویکھ کے آپ ﷺ دیاں اکھاں وچ اتھرو آ گئے۔ آپ ﷺ نے اوہناں دی بڑی عزت کیتی' تے انعام اکرام' تحفے تحائف دے کے اوہناں نوں وطن اپڑا دتا۔

حضور ﷺ نے حکم دتا کہ حنین دا مال غنیمت تے قیدی جُعرانہ وچ رکھے جان' تے خود آپ سرکار ﷺ طائف ول تشریف لے گئے۔

حنین وچ کافراں دی فوج شکست کھا کے طائف وچ جا پناہ گزین ہوئی سی'

تے فیر جنگ دی تیاری شروع کر دتی سانے۔ اوہ طائف دے قلعے وچ وڑ گئے۔ حضور ﷺ نے محاصرہ کر لیا۔ ویہہ دن محاصرہ جاری رہیا' پر قلعہ فتح نہ ہو سکیا۔ آپ ﷺ نے محاصرہ چھڈ دتا تے واپس جُعرانہ تشریف لے آئے۔

چھ ہزار قیدی' ۲۴ ہزار اونٹھ' چالیہ ہزار بکریاں تے چار ہزار اوقیہ چاندی غنیمت وچ ہتھ آئے۔ حضور ﷺ نے دس دن بنو ہوازن دا انتظار کیتا۔ اوہ نہ آئے تے آپ ﷺ نے غنیمت وچ آئیاں چیزاں تقسیم کر دِتیاں۔

بعد وچ بنو ہوازن دا وفد حضور ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہویا۔ نو بندے سن' اوہناں اسلام قبول کیتا' تے اپنے بندے تے مال واسطے درخواست کیتی۔ حضور ﷺ نے فرمایا' میں تے اینے دن تہاڈا انتظار کردا رہیا۔ تسیں نہیں آئے تے میں سب کجھ ونڈ دتا اے۔ ہاں' ایہ ہو سکدا اے کہ تسیں یا تے مال لے لئو یا بندے۔ اوہناں بندے منگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا' میرے خاندان (بنی ہاشم) نوں جو کجھ ملیا اے' اوہ سب تہاڈا اے۔ جو کجھ باقی مسلماناں وچ ونڈیا گیا اے' اوہدے بارے اسیں ظہر توں بعد گل کراں گے۔

حضور ﷺ نے ظہر توں بعد خطبہ ارشاد فرمایا کہ میں اپنا تے اپنے خاندان دا حصہ ہوازن والیاں نوں دے دتا اے۔ تہاڈے وچوں جیہڑا خوشی نال اپنا حصہ واپس کر دئے' چنگا۔ نہیں تے' تسیں قیدی واپس کر دیو' میں تہانوں ایہناں دا عوضانہ دیاں گا۔ سارے صحابہؓ نے خوشی خوشی قیدی چھڈ دتے۔

حنین دی جنگ وچ مال غنیمت بہت ملیا سی' پر ایہ خاص گل اے کہ حضور ﷺ نے سارا مال مکے والیاں وچ ونڈ دتا۔ مدینے پاک والیاں (انصار) نوں کجھ نہیں دتا۔ ایس تے کجھ انصار جواناں نے آپو وچ گل بات کیتی کہ پتا نہیں' ساڈے کولوں کیہ قصور ہو گیا اے' جے سانوں کجھ نہیں دتا گیا۔ حالانکہ اساں وی جنگ وچ اوسے طرح حصہ لیا اے جس طرح مکے والیاں نے۔ ایہ گل حضور ﷺ کول اپڑی تے آپ نے سب نوں اک جگہ جمع ہون دا حکم دتا۔ کجھ مکی آ گئے۔ سرکار

ﷺ نے اوہناں نوں وی اون دتا۔

حضور پاک ﷺ نے اوہناں نوں خطاب فرمایا۔ ایہ شاید واحد خطاب اے جنھوں تقریر یا خطاب کہیا جا سکدا اے۔ ورنہ ہر جگہ حضور ﷺ نے گلاں ای ارشاد فرمائیاں' تقریر نہیں فرمائی۔ ایس موقعے تے آپ ﷺ نے فرمایا۔ انصاریو! تُسیں اوہو ای نہیں جیہڑے گمراہ سَو' میں آیا تے اللہ نے تہانوں ہدایت دتی۔ تسیں محتاج سَو' میرے اون پاروں اللہ نے تہانوں غنی کیتا۔ تسیں آپو وچ اک دوجے دے ہتھیں پئے پیندے سَو' میری وجہ توں اللہ نے تہاڈے دل جوڑ دتے؟ انصار نے عرض کیتا۔ یا رسولَ اللہ صلی اللہ علیکَ وسلم! تُسیں بجا ارشاد فرما رہے ہو۔

حضور ﷺ نے فیر فرمایا۔ انصاریو۔ تُسیں مینوں ایہ کیوں نہیں کہندے کہ تہانوں تے تہاڈے آپنیاں نے نہیں سی منیا' اساں تہاڈی تصدیق کیتی سی۔ تسیں تے بے یار مددگار ہو گئے سَو' اساں تہاڈی امداد کیتی۔ تہانوں آپنے شہروں' آپنیاں گھراں چوں کڈھ دتا گیا سی' اساں تہانوں جگہ دتی۔ اساں ساریاں دا ساتھ دتا۔۔۔۔۔۔ انصار' ایس گل اُتے چُپ دے چُپ ای رہ گئے۔

سرکار ﷺ نے فیر ارشاد فرمایا' انصاریو۔ تہانوں ایہ سودا چُجدا اے یا نہیں' کہ اونٹھ گھوڑے' مال ڈنگر تے پیسہ دھیلا دُوجے لے جان۔ میں تہاڈے حصے وچ آواں۔ انصار خوشی نال لُڈیاں پاون لگ پئے۔ اک زبان ہو کے کہن لگے۔ اللہ دی سَونہہ' سانوں ایہ سودا منظور اے۔

۱۸ ذیقعدہ سن ۸ ہجری نوں حضور پاک ﷺ نے عشا توں مگروں جُعرانہ توں عمرے دی نیت کیتی تے فجر ویلے بیت اللہ شریف اپڑے۔

مکہ پاک توں مدینہ شریف ولّے چلّن توں پہلوں' حضور ﷺ نے عتاب بن اسیدؓ نوں مکہ دا گورنر مقرر فرمایا تے معاذ بن جبلؓ نوں دین دی تعلیم واسطے ایتھے چھڈیا۔ ایس واری حضور پاک ﷺ ڈھائی مہینے مدینے شریف توں باہر رہے۔

صدآ قبیلے دا سردار زیاد بن حارث پندرہ بندیاں نال حضور پاک ﷺ دی بارگاہے اَپڑیا تے اسلام قبول کیتا۔ ایہناں دی تبلیغ کارن سارا قبیلہ ای مسلمان ہوگیا۔ دو سال بعد ایس قبیلے دے سو آدمی حجتہ الوداع وچ شریک ہوئے۔

محرّم سن ۹ ہجری دا چن چڑھیا تے آپ سرکار ﷺ نے اسلام لیاون والے قبیلیاں توں زکوٰۃ وصول کرن واسطے بندے مقرر کیتے۔

بنو تمیم نے قبیلیاں نوں بھڑکا کے جزیہ دی ادائگی روک دِتّی تے حضور ﷺ نے محرّم وچ ای عینیہ بن حصن فزاریؓ نوں پنجاہ سواراں نال اوہناں ول بھیجیا۔ بنو تمیم حملے دی تاب نہ لیا سکے تے نس اٹھے۔ اوہناں دے یارہ بندے، اِکّی زنانیاں تے تریہہ بچے گرفتار ہوئے۔ بعد وچ اوہناں دے دس سردار آئے، اسلام قبول کیتا، تے اپنے بال بچے تے حضور ﷺ دے تحفے تحائف لے کے واپس گئے۔

صفر سن ۹ ہجری وچ حضور پاک ﷺ نے حضرت قطبہ بن عامرؓ نوں ۲۰ بندیاں نال تبالہ ول گھلیا۔ لڑائی وچ دوہاں پاسیاں دے لوکی پھٹّڑ ہوئے، پر مجاہداں نے تبالے والیاں تے غلبہ حاصل کرلیا، تے اوہناں دِیاں زنانیاں، اونٹھ بکریاں پھڑ کے مدینے لے آئے۔ ابن قیّم کہندے نیں، قبیلہ خثعم والیاں پچھّا تے کیتا، پر کامیاب نہ ہوئے۔

ایسے عرصے وچ یمن دے قبیلے عذرہ دے بارہ آدمیاں دا اک وفد حضور ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہوئے۔ اوہناں اسلام قبول کرلیا۔ حضور ﷺ نے اوہناں نوں بشارت دِتی کہ شام فتح ہو جائے گا، ہرقل ایس ملک وچوں نس جائے گا۔

۶۲واں ورھہ

ربیع الاوّل سن ۹ ہجری وچ بلّی دا وفد حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ

حاضر ہو کے ایمان لیایا۔

ایسے مہینے آپ سرکار ﷺ نے ضحاک بن سفیانؓ دے نال کجھ بندے بنی کلاب ول گھلے۔ جنگ وچ کافراں نوں شکست ہوئی۔ ایس موقعے تے حضرت اُصیدؓ بن سلمہ وی نال سن۔ اوہناں دا پیو سامنے آگیا۔ اوہنے اسلام نوں گالھ کڈھی۔ حضرت اصیدؓ نے پیو نوں ڈھاہ کے روکی کھیا، تے اک ہور مسلمان نے اوہنوں قتل کردتا۔

حضور ﷺ نوں پتا چلیا کہ جدہ وچ کجھ حبشی ڈکیت آئے ہوئے نیں۔ اوہ مکے تے حملہ کرنا چاہوَ ہندے نیں۔ آپ ﷺ نے علقمہ مدلجیؓ نوں تن سو بندیاں بھیجیا۔ حبشیاں نوں پتا لگا، تے نس گئے۔

ایسے مہینے قبیلہ طے کے بُت قلس نوں تہس نہس کرن خاطر حضرت علی المرتضیٰؓ نوں سو اونٹھ، پنجاہ گھوڑے تے ڈیڈھ سو بندیاں نال توریا گیا۔ قلس دا بت خانہ ڈھاہ کے، قیدی بندے تے ڈھور ڈنگر لے کے، ایہ واپس آئے، تے قیدیاں وچ حاتم طائی دی دھی وی سی۔ حضور ﷺ نے حاتم دی دھی نوں رہا کردتا، سواری دتی، تے اوہنوں واپس گھل دتا۔ اوہنے اپنے بھرا عدی نوں گھلیا۔ (اوہ لڑائی وچ شکست کھا کے شام ول نس گیا سی)۔ حضور پاک ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہو کے اوہ مسلمان ہوگیا۔

جمادی الاوّل وچ حضرت ماریہ قبطیہؓ توں حضور ﷺ دے بیٹے ابراہیم پیدا ہوئے۔ ماریہؓ نوں مصر دے بادشاہ مقوقس نے حضور پاک ﷺ دی خدمت وچ بھیجیا سی، تے آپ ﷺ نے ایہناں نال نکاح پڑھا لیا سی۔

حضرت ابراہیم اجے ودھ ای چیندے سن کہ فوت ہو گئے۔ بعضے سیرت نگار سیدنا ابراہیم دی ولادت ذوالحجہ سن ۸ ہجری وچ دسدے نیں، پر قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری نے ثابت کیتا اے کہ ایہ جمادی الاول سن ۹ وچ پیدا ہوئے سن، تے اٹھارہ مہینیاں بعد ۲۹ شوال سن ۱۰ ہجری نوں فوت ہوئے۔

شام دے جیہڑے سوداگر زیتون دا تیل ویچن واسطے مدینہ منوّرہ اوندے سن' اوہناں دسیا کہ رُومیاں دا اک وڈا لشکر بلقاء اپڑ گیا اے۔ ایہدے وچ عرب قبیلے وی شامل ہو گئے نیں۔ ہرقل نے وی چالیس ہزار فوجی بھیجے ہیں۔ ایہ خبر سن کے حضور پاک ﷺ نے سفر دی تیاری دا حکم دتا۔ منافقاں نیں کئی سازشاں کیتیاں۔ لوکاں نوں کہیا' ایہو جیہی سخت گرمی وچ جہاد تے نہیں جانا چاہی دا۔ پر صحابہ کرامؓ نے جنگی تیاریاں وچ اپنی حیثیتوں ودھ حصہ لیا۔

رجب سن ۹ ہجری وچ ہون والا ایہ غزوہ تبُوک ای سی جیہدے لئی حضور پاک ﷺ دی اپیل تے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے گھر دا سارا سامان ای لے آندا سی۔ حضور ﷺ نے محمد بن مسلمہؓ نوں مدینے دا گورنر بنایا' تے اہلِ بیت دی نگرانی لئی حضرت علیؓ نوں چھڈیا۔ آپ ﷺ ۳۰ ہزار صحابہؓ تے دس ہزار گھوڑے لے کے چلے۔

تبوک اپڑے تے پتا لگا کہ رومی فوج جمع ہون دی خبر سچّی نہیں سی۔ اتھے کوئی مقابلہ نہیں ہویا۔ پر دشمن مرعوب ہو گئے' اتے آس پاس دے قبیلے دے آگواں نے حاضر ہو کے صلح دی درخواست کیتی تے جزیہ دینا منیا۔

بعض راوی کہندے نیں کہ جزیہ دا حکم سن ۸ ہجری وچ نازل ہویا سی۔ پر کسے لیکھت وچوں ایہ پتا نہیں چلدا بھئی تبوک توں پہلوں حضور پاک ﷺ نے کسے کولوں جزیہ لیا ہووے۔

تبوک توں ای حضور پاک ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ نوں چار سو توں ودھ بندیاں نال اکیدر ول گھلیا۔

اکیدر شاہ ہرقل دی طرفوں دُومتہ الجندل دا حاکم سی۔ حضور ﷺ نے حضرت خالدؓ نوں پہلوں ای دس دتا بھئی اکیدر تہانوں شکار کردا ہویا لبھے گا' اوہنوں قتل نہ کرنا' پھڑ لیاؤنا۔ ہاں' جے نہ آوے تے مار دینا۔ اکیدر دا بھائی تے ماریا گیا' اوہ حضور پاک ﷺ دے دربار وچ حاضر ہویا تے دو ہزار اونٹھ' اٹھ سو گھوڑے' چار

سو زرہاں تے چار سو نیزے پیش کر کے صلح کیتی۔

مسجد قُبا دے کول کجھ منافقاں نے اک میت تیار کیتی تے صلاح بنائی کہ ہتھیار تے طاقت جمع کر کے قیصر روم دی مدد لیاواں گے تے مسلماناں نوں ایتھوں کڈھ دیاں گے۔ تبوک توں واپسی دے رستے وچ ای اللہ پاک نے وحی دے ذریعے حضور ﷺ نوں میت دا سارا معاملہ دس دتا۔ حضور ﷺ نے دو صحابیاں نوں حکم دتا کہ ایس مسجد ضرار نوں ڈھاہ کے' سارے سامان نوں اگ لا دیو۔ ایہو ای ہویا۔

تبوک وچ ویہہ دن قیام فرماون توں مگروں حضور ﷺ مدینے واپس تشریف لیائے تے ثنیتہ الوداع دیاں پہاڑیاں تے مدینے دیاں بچیاں نے حضور ﷺ بارے اوہ مشہور شعر گائے جیہڑے عام طور تے کے تو مدنیوں اون ویلے بارے درج کیتے جاندے نیں۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
مِنْ ثَنِيَات الوَدَاع
وَجَبت شُكْرُ عَلَيْنَا
مَا دَعَا لِلّٰه دَاع

(وداع دیاں گھاٹیاں توں ساڈے واسطے چن چڑھیا اے۔ جد تیکر دنیا وچ اللہ نوں اواز دین والا کوئی باقی اے' ساڈے تے خدا دا شکر واجب اے)

ایسے موقعے تے حضور ﷺ نے فرمایا سی' مینوں اُحد پہاڑ نال محبت اے' اوہنوں میرے نال پیار اے۔

جس ویلے حضور پاک ﷺ جُعرانے توں عمرہ کر کے حنین دے معرکے توں واپس تشریف لیا رہے سن تے عروہ بن مسعود ثقفیؓ نے راہ وچ ای اسلام قبول کیتا سی۔ اوہناں حضور ﷺ کولوں اسلام دی تبلیغ دی اجازت منگی تے سرکار ﷺ نے فرمایا' مینوں ڈر اے' تیری قوم تینوں قتل نہ کر دئے۔ ایہو ای ہویا۔

اوہناں اسلام دی تبلیغ کیتی تے لوکاں عروہ بن مسعودؓ نوں شہید کر دتا۔

حضور ﷺ تبوک توں واپس آئے تے رمضان وچ پنجاں بندیاں دا اک وفد ثقیف توں آپ ﷺ دی بارگاہ وچ آیا۔ اوہناں اسلام قبول کیتا۔ حضور ﷺ نے عثمان بن ابی العاصؓ نوں ثقیف والیاں دا بُت لات بھنن توڑن واسطے بھیجیا۔ اوہناں اپنی ڈیوٹی پوری کیتی۔

رمضان وچ ای بنی عامر بن صعصعہ دا وفد آیا۔ دو بندے شرارت نال آئے سن، اوہ حضور ﷺ نوں کوئی ازاں نہ پہنچا سکے۔ واپسی تے اک رستے وچ ای طاعون نال مرگیا، دوجے تے بجلی ڈِگ پئی۔ باقی وفد دے لوکی دلوں بجانوں مسلمان ہو گئے سن۔

بنی فزارہ دے چودہ بندیاں دا اک وفد آیا۔ اوہ مسلمان ہوئے تے رحمت دی بارش منگی۔ حضور ﷺ نے دعا فرمائی۔

عبدالقیس قبیلے دے لوکی دو واری حضور ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہوئے۔ اک واری سن ۵ ہجری وچ تے دوجی واری سن ۸ یا سن ۹ ہجری وچ۔ ابنِ اسحاق کہندے نیں، دوجی واری ایہ وفد غزوہ تبوک توں بعد رمضان سن ۹ ہجری وچ آیا سی۔ ایہ ۴۰ بندے سن۔ ایہناں اسلام قبول کیتا۔

بنی مرّہ دے تیرہ آدمی آئے، مسلمان ہوئے، بارش واسطے دعا کرائی۔ واپس گئے تے پتا لگا کہ جس دن حضور ﷺ نے دعا فرمائی سی، اوسے دن بارش ہوئی سی۔

ذیقعدہ وچ (کجھ کہندے نیں ذوالحجہ وچ) حضرت ابوبکر صدیقؓ نوں امیر بنا کے حضور ﷺ نے تن سو صحابہؓ نوں حج واسطے روانہ فرمایا۔ بعد وچ حضرت علیؓ نوں وی پچھے ای بھیج دتا گیا۔ حج دے موقعے تے اعلان کیتا گیا کہ آئندہ کوئی مشرک حج نہیں کرے گا، تے نہ کوئی بندہ لیڑیوں بغیر کعبہ شریف دا طواف کرے گا۔

ایسے سال حج دی فرضیت دا حکم وی آیا۔ ایہ وی کہندے نیں کہ سود دے

حرام ہون دا حکم وی ایسے سال نازل ہویا، پر آپ سرکار ﷺ نے اک سال بعد، حجۃ الوداع دے موقعے تے ایہدا اعلان فرمایا۔

سن ۹ ہجری دے اخیرلے مہینیاں وچ کئی واقعے ہوئے۔ بنی حنیفہ دا وفد آیا تے اوہدے نال مسیلمہ کذاب وی سی۔ جیہڑا بعدوں، حضرت ابوبکرؓ دی خلافت دے زمانے وچ قتل کیتا گیا۔ مسیلمہ نے کہیا، آپ مینوں اپنی خلافت دین کا اعلان فرماؤ تے میں بیعت کرناں۔ حضور پاک ﷺ دے ہتھ وچ کھجور دی اک سوٹی سی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، تینوں تے میں ایہ سوٹی وی نہ دیاں۔

طے توں پندرہ بندیاں دا وفد آیا تے اوہ مسلمان ہوئے۔ اوہناں دا سردار زید الخیلؓ سی، حضور ﷺ نے اوہدا ناں بدل کے زید الخیرؓ رکھیا۔

یمن دے مشہور قبیلے ہمدان دے اک سو ویہہ بندے حضور ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہوئے۔ فیر بنی اسد دے دس بندے وی حاضر ہوئے تے اسلام لیائے۔ بنی عبس دے تن بندیاں دا وفد وی ایہناں دناں وچ ای حاضر ہویا۔ بنی المنتفق دے لوکی تے ازد دے بندے وی وفد دی صورت وچ حاضر ہوئے تے ایمان لیائے۔

یمن دے مشہور شہر نجران دے عیسائیاں دا سٹھاں بندیاں دا وفد حاضر ہویا۔ اوہناں گل بات کیتی، حق اوہناں تے واضح ہو گیا، پر اوہناں حق نوں قبول نہ کیتا۔ حضور ﷺ نے اللہ دے حکم نال مباہلے دا چیلنج دتا۔ حضور ﷺ حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ، حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ نوں نال لے کے باہر تشریف لیائے۔ ایہ نورانی چہرے ویکھ کے عیسائی بھِڑ پے گئے، تے جزیہ دینا قبول کر کے چلے گئے۔ مؤرخ لکھدے نیں کہ اوہناں وچ دو فریق سن۔ اک نے اسلام قبول کر لیا سی تے دوسرے فریق نے جزیہ ادا کرن دا وعدہ کر کے صلح کیتی سی۔

بنو سعد دی طرفوں ضمام بن ثعلبہ مدینے اپڑے، حضور ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہوئے، اسلام لیاندا، تے واپس جا کے اپنی ساری قوم نوں تبلیغ کر کے

مسلمان بنا لیاندا۔ قبیلہ ازد دے پندرہ بندے حاضر ہو کے مسلمان ہوئے۔ حضور ﷺ نے اوہناں نوں مشرکاں نال جہاد کرن دا حکم دتا۔ اوہناں جرش والیاں دا اک مہینا محاصرہ کیتا۔ پھر محاصرہ چھڈیا۔ جرش والے باہر نکلے، لڑائی ہوئی تے کافراں نوں شکست ہوئی۔

۶۳ واں ورہہ

حضور ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ نوں نجران دے اک معزز خاندان بنی الحارث ول گھلیا۔ اوہناں نال لڑائی دی ہدایت نہیں سی، ضرورت وی نہ پئی، کیوں جے اوہناں اسلام قبول کر لیا۔ فیر اوہناں دا اک وفد لے کے حضرت خالدؓ حضور ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے حضرت قیس بن حصینؓ نوں اوہناں دا امیر مقرر فرما دتا۔ بعضے لکھدے نیں، ایہ وفد ربیع الثانی / جمادی الاول سن ۱۰ ہجری وچ آیا۔ ابن ہشام دے بقول ایہ وفد شوال یا ذی قعدہ وچ آیا سی۔

شعبان وچ یمن دے قبیلہ خوالان دے دس بندے حضور ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہوئے۔ اوہ مسلمان سن، تے آپ ﷺ دی زیارت واسطے حاضر ہوئے سن۔ حضور ﷺ نے اوہناں نوں بت "عم النس" نوں ڈھاہن دا حکم دتا۔ اوہناں واپس جا کے ایس حکم تے عمل کر دتا۔

رمضان سن ۱۰ ہجری وچ غسان توں تن بندے حاضر ہو کے اسلام لیائے۔

رمضان وچ ای حضور ﷺ نے حضرت علیؓ نوں تن سو بندے دے کے یمن گھلیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، لڑائی وچ پہل نہ کرنا، اسلام دی دعوت دینا۔ حضرت علیؓ نوں کافراں دی اک جماعت ملی۔ ایہناں اسلام دی دعوت دتی۔ اوہناں لڑائی چھوہ لئی تے ویہہ بندے مارے گئے، باقی نس گئے۔ مال غنیمت مجاہداں وچ تقسیم

کر دتا گیا۔ فیر حضرت علیؓ ہوراں نوں پتا لگا کہ حضور ﷺ حج واسطے ٹر پئے نیں۔ ایس لئی اوہ وی مکہ مکرمہ ول چل پئے۔

سلامان قبیلے دا اک وفد شوال وچ حضور ﷺ دی بارگاہ وچ حاضر ہویا، تے بارش لئی دعا کرائی۔ ایسے مہینے یمن دے قبیلے کندہ دی اک شاخ تجیب دے تیرہ بندے حضور ﷺ دی خدمت وچ حاضر ہوئے۔

۲۵ ذیقعدہ نوں حضور ﷺ حج واسطے مکہ شریف نوں چلے۔ مدینے شریف دے نیڑے ذوالحلیفہ دے مقام تے رات قیام فرمایا۔ دوجے دن عمرے تے حج دی نیت کر کے احرام بدھے تے اپنی اوٹھنی قصویٰ تے سوار ہو گئے۔ ۴ ذوالحجہ نوں حضور ﷺ مکہ مکرمہ وچ داخل ہوئے۔ ۹ ذی الحجہ نوں حضور ﷺ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا، اوہنوں کہندے تے خطبہ ای نیں، پر حضور پاک ﷺ دے طریقے مطابق ایہ وی اہم گلاں ای سن، کوئی تقریر نہیں سی۔

حضور ﷺ قصویٰ تے سوار سن، تے فرما رہے سن: "کسے عربی کو غیر عربی تے، کسے غیر عربی نوں عربی تے، کسے لال رنگ دے بندے نوں کالے رنگ دے بندے تے، تے کالے نوں لال تے کوئی فضیلت نہیں۔ ہاں جیہڑا پرہیزگار اے، اوہ وڈا اے۔ سارے مسلمان آپو وچ بھرا بھرا نیں.....

جو خود کھاؤ، اوہو ای غلاماں نوں کھواؤ۔ جو خود پاؤ، اوہو ای غلاماں واسطے مہیا کرو......"

ایس حج دے موقعے تے لکھ سوا لکھ مسلمان جمع سن۔ خطبے دے آخر وچ حضور ﷺ نے ساریاں مسلماناں نوں "الوداع" کہیا۔ ایسے واسطے ایہ حج حجتہ الوداع کہلوایا۔

۱۴ ذی الحجہ سن ۱۰ ہجری نوں حضور ﷺ فجر دی نماز کعبے پاک وچ ادا کر کے مدینے شریف ول ٹر پئے۔ راہ وچ جحفہ توں تن میل دور "غدیر خم" اپڑے تے آپ ﷺ نے صحابہؓ نال جیہڑی گفتگو فرمائی، اوہدے وچ ایہ اشارہ موجود سی جے

آپ ﷺ جلدی وصال فرما جان گے۔

۱۵ محرم سن ۱۱ ہجری نوں یمن دے قبیلے نخع دے دو سو بندے مدینہ منورہ آئے۔ ایہ آخری وفد سی جیہڑا حضور ﷺ کی حیات مبارک وچ حاضر ہویا۔

صفر سن ۱۱ ہجری وچ حضرت اُسامہ بن زیدؓ نوں سپہ سالار مقرر کر کے حکم دتا کہ بلقاء جاؤ تے جنگ مُوتہ دا بدلہ لو۔ حضرت اسامہؓ حضور ﷺ دے ہتھوں نشان لے کے آئے تے جرف دے مقام تے سب نوں جمع ہون واسطے کہیا۔ تیاری شروع ہو گئی، پر حضور ﷺ بیمار ہو گئے۔

حجۃ الوداع دے موقعے تے عرفات وچ جیہڑی آیت "الیوم اکملت لکم دینکم" نازل ہوئی سی، اوہدے وچ وی اشارہ موجود سی، خود حضور ﷺ نے واپسی وچ ایہ گل فرما دتی سی۔ پہلوں حضور ﷺ رمضان وچ دس دن اعتکاف فرماوندے سن۔ سن ۱۰ ہجری وچ ۲۰ دن اعتکاف فرمایا۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے پچھیا تے سرکار ﷺ نے فرمایا، مینوں اپنی موت نیڑے دِسدی اے۔ صفر سن ۱۱ ہجری دے شروع وچ آپ ﷺ اُحد پہاڑ تے تشریف لے گئے تے اُحد دیاں شہیداں دی نماز پڑھی۔ آپ ﷺ اٹھ سال بعد اوتھے تشریف لے گئے سن۔ فیر، حضور ﷺ نے احدیاں شہیداں نوں الوداع کہیا۔ پھر اک راتیں حضور ﷺ مدینے پاک دے قبرستان جنت البقیع تشریف لے گئے۔ اوتھے دفن ہون والیاں واسطے دعا فرمائی تے فرمایا، میں وی تہاڈے کول آون والا آں۔

حضور ﷺ نوں بخار آ گیا۔ اوس ویلے آپ ﷺ حضرت میمونہؓ ول تشریف فرما سن۔ بیماری دا آخری ہفتہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ ول گزاریا۔

وصال توں پنج دن پہلوں حضور ﷺ دے جسم دی حرارت زیادہ ہو گئی۔ طبیعت کجھ بہتر ہوئی تے آپ ﷺ مسجد وچ تشریف لے گئے۔ منبر تے بیٹھ کے فرمایا: میں کسے نوں تکلیف دتی ہووے یا کوئی محسوس کرے کہ میں اوہدے نال زیادتی کیتی اے، تے میرے کولوں بدلہ لے لئے۔ فیر، آپ ﷺ نے پیشی

پڑھائی۔ فیر، صحابہ کرامؓ نوں کجھ ہور گلاں سمجھائیاں۔

اک دن پہلاں حضور ﷺ نے اپنے ساریاں غلاماں نوں ازاد فرما دتا۔

اخیر لے دن حضور ﷺ لئی حضرت عائشہؓ نے پردہ پاسے کیتا تے آپ سرکار ﷺ نے صحابہ کرامؓ نوں نماز پڑھدیاں تے حضرت ابوبکر صدیقؓ نوں نماز پڑھاندیاں ویکھیا۔

بعد وچ آپ ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہراؓ نوں بلایا تے فرمایا کہ میں چلیاں، تسیں جلدی میرے پچھے آ جاؤ گیاں۔

آخر، ۱۲ ربیع الاول سن ۱۱ ہجری نوں پیر والے دن حضور پاک ﷺ اپنے رب نال جا ملے۔

حضور پاک ﷺ نے فرمایا اے، نبیاں دے جسم نوں مٹی نہیں کھا سکدی۔ ایس لئے حضور ﷺ اپنے ظاہری جسم نال مدینہ طیبہ وچ، ساڈی ماں حضرت عائشہ صدیقہؓ دے حجرے وچ ہن وی ارام فرما رہے نیں، اسیں اوہناں دی بارگاہ وچ درود سلام دا ہدیہ پیش کرنے آں تے آپ سُندے نیں۔

آپ ﷺ جلدی وصال فرما جان گے۔

۱۵ محرم سن ۱۱ ہجری نوں یمن دے قبیلے نخع دے دو سو بندے مدینہ منورہ آئے۔ ایہ آخری وفد سی جیہڑا حضور ﷺ کی حیات مبارک وچ حاضر ہویا۔

صفر سن ۱۱ ہجری وچ حضرت اُسامہ بن زیدؓ نوں سپہ سالار مقرر کر کے حکم دتا کہ بلقاء جاؤ تے جنگ مُوتہ دا بدلہ لو۔ حضرت اسامہؓ حضور ﷺ دے ہتھوں نشان لے کے آئے تے جرف دے مقام تے سب نوں جمع ہون واسطے کہیا۔ تیاری شروع ہو گئی، پر حضور ﷺ بیمار ہو گئے۔

حجۃ الوداع دے موقعے تے عرفات وچ جیہڑی آیت "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ" نازل ہوئی سی، اوہدے وچ وی اشارہ موجود سی، خود حضور ﷺ نے واپسی وچ ایہ گل فرما دتّی سی۔ پہلوں حضور ﷺ رمضان وچ دس دن اعتکاف فرماوندے سن۔ سن ۱۰ ہجری وچ ۲۰ دن اعتکاف فرمایا۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے پچھیا تے سرکار ﷺ نے فرمایا، مینوں اپنی موت نیڑے دِسدی اے۔ صفر سن ۱۱ ہجری دے شروع وچ آپ ﷺ اُحد پہاڑ تے تشریف لے گئے تے اُحد دیاں شہیداں دی نماز پڑھی۔ آپ ﷺ اٹھ سال بعد اوتھے تشریف لے گئے سن۔ فیر، حضور ﷺ نے احد دیاں شہیداں نوں الوداع کہیا۔ پھر اک راتیں حضور ﷺ مدینے پاک دے قبرستان جنت البقیع تشریف لے گئے۔ اوتھے دفن ہون والیاں واسطے دعا فرمائی تے فرمایا، میں وی تہاڈے کول آون والا آں۔

حضور ﷺ نوں بخار آگیا۔ اوس ویلے آپ ﷺ حضرت میمونہؓ ول تشریف فرما سن۔ بیماری دا آخری ہفتہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ ول گزاریا۔

وصال توں پنج دن پہلوں حضور ﷺ دے جسم دِی حرارت زیادہ ہو گئی۔ طبیعت کجھ بہتر ہوئی تے آپ ﷺ مسجد وچ تشریف لے گئے۔ منبر تے بیٹھ کے فرمایا: میں کسے نوں تکلیف دتّی ہووے یا کوئی محسوس کرے کہ میں اوہدے نال زیادتی کیتی اے، تے میرے کولوں بدلہ لے لئے۔ فیر، آپ ﷺ نے پیشی

ماہنامہ نعت لاہور